

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ

الحمد لله المنعم الكريم ان مسیت قرآن مطبوعی در ایران از سوی انجمن عالی
والا سید دانشی در این کتاب شایسته است که به دست رسیده باشد و این کتاب
در ایران در دسترس نیست و این کتاب در ایران در دسترس نیست

CHEN 1985

بصحة القراءة

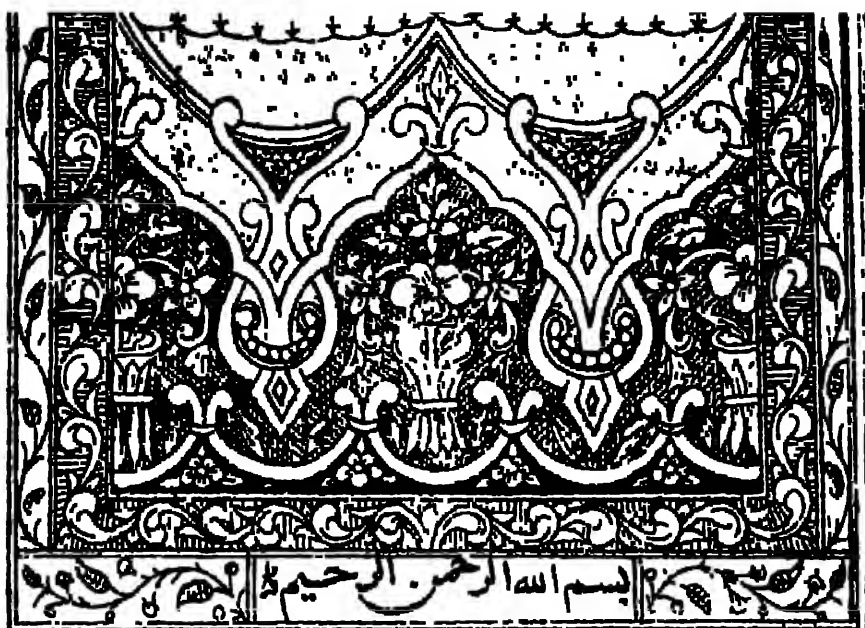
1987

تأليف كمالی از موسسان قدیم و دولت علیہ عالیہ

استاد فطانت دستگاہ حافظہ کریم استاد سلمہ اللہ و عافہ

تاریخ نیم ماه جب ۱۳۰۰ ہجری قمری و در اقبال عبدہ بنو مال

مطبع فیضی شایعہ طبعی



الحسب الذي وفق قراء الامم واولياءه لضبط القراءات واقتان الروايات +
 واهمهم بحسب الشوارد منها والمتواترات + واطاوعلم كل حرف كان فيه اختلاف
 القراء والروايات فصنفوا في ذلك العلم الشريف كتباً وقصائد + واشتنبوا
 فيها كل ثابت واومأوا الى كل نادر وشارد + ثم خلف من بعدهم خاف
 امثالنا اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات واطاعوا كل شيطان مارد +
 الا من تشبه بهم وتزبنا بزبهم فحسى ان يُدَحَّرَ بسيدهم ويحشر معهم
 في مرتهم والشرع على ذلك شاهد + اشهد ان لا اله الا الله وحده
 لا شريك له الفرد الصمد الاحد الواحد + واشهد ان سيدنا ونبينا محمداً
 عبده ورسوله الذي اذله الله به كل حبار عنيد منكبر مارد + اللهم صل وسلم عليه
 على الروح وجهه ما يجمل ليل اضاءته ومارده في الدنيا زاهد وعبده الله عابد +

اما بعد قاری قرآن کو لازم ہو کہ بعد دستی مخارج حروف دریافت مقامات وقوف کے
 تحصیل علم اختلاف قراءات میں سعی کر کے جملہ صاوا و اسکا حاصل کرے اور اس فنی شیخ
 کے مذاق سے بلند بہرہ نہر اسلیے تلاوت و سماعت قرآن برفیقین بصیرت نامہ اور خط کمال
 اوسے حاصل ہوتا ہے نیز قراءات شاذہ کا متواتر سے بہدلیک و کتب و خط روایات سے محفوظ رہتا
 اکثر قراء کو دیکھا ہے کہ چون بصیرت پیدا کرنے اس علم کے اور جستہ جستہ معلوم کر لینے بعض قراءات
 قراءات کے تلاوت قرآن مجید میں اسکا اجر کرتے ہیں اور گو ہرگز خط روایات کا تیز نہیں ہوتا
 نیکی برباد نہ لازم کا مصداق اپنے سر لیتے ہیں اور جمل مرکب میں گرفتار ہو تو وہیں چو کہ کتا
 علامہ شاطبی اس فرج خاص میں نہایت مقبول اور بے مثل ہے اسلیے خاکسار نے بظرافہ
 عام کل مضمون اسکا بطور کتاب متقل اردو عبارت عام فہم میں لکھا اور اس کے اشعار
 سے تعرض نہیں کیا کہ مقصود اس کے مطالب سمجھانے سے ہو اور اس سبب واسطے صرف ترجمہ
 الفاظ شاطبیہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جہاں اوس میں التزام تھا کہ بعض قراءات عام مرتب یا
 بیروز مقررہ اور انکی قراءت مذکور ہو اور بعض دیگر اور انکی قراءت مذکور نہ ہو بطور
 ضد اور مفہوم مخالف کے جو مذکور نہیں اوسکو مذکور سے سمجھیں مثلاً ذکر مد سے قصی
 غیر مذکور اور ذکر اشیات سے حذف غیر مذکور اور ذکر فتح سے کہیں سکون کہیں
 کسب اور نہیں امالہ غیر مذکور اور ذکر مد غم سے غم مد غم اور ذکر تھمیز سے
 عدم تھمیز اور ذکر نقل حرکت سے نہ حرکت اور ذکر اختلاس حرکت سے
 اتمام حرکت وغیرہ اور بعض صورت مذکورہ غرض جہاں ایک نام مع بعض قراءات مذکور ہو تو ضد

اوسکی واسطے قرار غیر مذکورین کے برحمت ذکر و جولانی ذہن کے سمجھیں اور بطریق
 کے مضامین کا اولین التزام تھا اس کتاب میں اور پھر عمل نہیں کیا گیا کہ مبتدی کو اسکا سمجھنا
 دشوار اور فہمی کو بھی حمت اور پریشانی ہوتی بلکہ اس میں ہر ہر صورت مذکورہ کو تو بھیج اور جال
 کو تفصیل بطور شرح مختصر و لطیف کے بیان کیا ہے کہ ماہر فن صاحب قلب سلیم اور ذہن مستقیم
 پر ظاہر ہوگا اب اس مقدمہ میں کچھ مختصر حال مصنف شاطبیہ کا لکنا اور بطور
 احوال اور براعت استدلال کے مضامین کتاب مذکور پر اطلاع دینا مناسب تھا اس واسطے
 لکھا جاتا ہے کہ مصنف اوس کتاب کے امام القراء والمحدثین علامہ وقت ولی الدین یقین شیخ
 ابوالقاسم ضریر شاطبی ہیں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ احوال مصنف میں تحریر فرماتے ہیں
 کہ امام تھے علوم قراءات میں حافظ تھے سنت مطہرہ کے نسخ معجمین اور کویاوتے علوم
 عربیہ اور علوم روایت میں بڑے محقق تھے گئے گئے اور انکے تلامذہ میں علامہ ابن الجب
 صاحب کافیر جو متن مشہور ہو علم خمین اور جب بیمار ہوئے مرض شدید میں تو شکوہ فرماتے
 اور آہ نکرتے جب کوئی ادب کا حال پوچھتا فرماتے العافیۃ اس کلمہ سے زیادہ اور کچھ
 فرماتے اکثر اوقات سکوت میں رہتے ضروری بات فرماتے حالت طہارت اور میا
 حسہ میں پڑھانیکو خشوع و خضوع کے ساتھ جلوس فرماتے غیر کتاب سنت میں توجہ
 کرنے سے اپنے جلیسون کو منع فرماتے اور نئے بہت سی کرامتیں وقوع میں آئیں
 سو شاطبیہ کے اور بھی مصنفات اور انکے مشہور ہیں شاطبیہ ایک قریب ہو جزیرہ اندلس میں
 ایسے میں انکوں سے بصیر ہوئے فرمایا انہوں نے جو کوئی میرا یہ قصیدہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو

حال مصنف شاطبیہ

نفع دیکھا کہ میں نے نظم کیا ہر اوسکو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور روایت کیا تو طبیعت نے
 کہ ناظم جب فارغ ہوئے تصنیف اس قصیدے سے طواف کیا کعبہ شریفہ کا پارہ ہزار
 جب پہونچے انا کن شکر کہ دعا میں تھی دعا فرماتے اللھم فاطر السموات الارض
 عالم الغیب الشہادۃ رب هذا البیت العظیم انفع بہا کل من قرأھا
 اور انہیں سے روایت ہے کہ جب مصنف رخ فارغ ہوئے تالیف اس قصیدے سے
 دیکھا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں پس کھڑے ہوئے سامنے
 آپ کے اور پیش کیا قصیدہ عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ ملاحظہ ہو یہ قصیدہ پس لیا
 اوسکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں او فرمایا وہ
 مبارک ہے جو شخص اوسکو یاد کرے داخل ہو جنت میں زیادہ کیا ایک روایت میں
 جو شخص مرے اور وہ قصیدہ اوسکے گھر میں ہو داخل ہو جنت میں انتہی سبب ان اللہ
 کیا گہلی ہوئی فضیلت ہے اور میں نے تو اثر دعای حضرت مصنف کا خوب دیکھ لیا کہ مجھ کو
 پروردگار عالم نے بہت کچھ نفع اوس میں تو غل کرنے اور اوسکی حفظ و ضبط کی برکت سے
 عطا فرمایا اس کتاب میں ایک ہزار ایک "تو تر شریعہ" نظم اوسکی نہایت خوب اور
 بغایت خوش اسلوب ہے مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان نے قرآن مجید مشہورین اور
 اوسکے چودہ روایت معروفین کے اختلاف اور مذاہب کو عجیب طور سے جمع فرمایا ہے
 گویا بحر غار کو کونے میں بھر دکھایا اور میں تو اس قصیدے کو منجملہ اوسکے کرامات کے شمار
 کرتا ہوں ہر ایک شعر اوسکا بمنزل لغز و حیستان کے ہر بغیر حصول مذاق فن اور دین

غور و فکر کرنے اور عادی ہو جانے مضمون مقدمہ کتاب اور ذہن نشین کر لینے روز
مفردہ اور ہر کہ مقررہ حضرت ناظم کے حل ہونا اور کا دشوار ہے اس جگہ تشبیہ ایک دو
شعر اس کے مع حل مطلب لکھنا مناسب معلوم ہوا صنف علیہ الرحمۃ بحث اوقام حرو

قريب المحتاج من فراتے ہیں شعر

وَجَزِيَّتِي نَصْرًا صَادًا مَرِيئًا مَن يُثِرْ
ثَوَابَ لَيْثُ الْفَرْدِ وَالْجَمْعِ وَهَذَا
حل اس شعر کا یہ ہے کہ امام نافع وابن کثیر و عاصم فاتحہ سورہ مريم کے صَدَا کی دال کو ذال قرار
میں ادغام نہیں کرتے باظہار ادا کرتے ہیں ایسے ہی ہر سہ مذکورین میں یہ دال کو ذال کو
نار ثواب میں ادغام نہیں کرتے ہیں ایسے ہی لیسٹ کی نار مثلثہ کو نار مثلثہ میں ادغام نہیں
کرتے خواہ مفرد ہو خواہ جمع یعنی لیسٹ ہو خواہ لیسٹم اور اسی شعر سے بموجب التزام اور کلیۃ
مقررہ حضرت ناظم کے یہی معلوم ہوا کہ ان ہر سہ ائمہ کے سوا چار ائمہ جو اور باقی ہے
یعنی امام ابو عمرو وابن عامر و حمزہ و کسائی یہ سب ان کلمات کو با ادغام ادا کرتے ہیں دیکھنا
چاہیے کہ اس ایک شعر میں کتنے مقامات قرآنی کا اختلاف کیسا ظاہر و منکشف کر دیا
ساتون قراء کی قراءت ظاہر ہو یا ہو گئی دوسری جگہ فرماتے ہیں شعری
يَسُوْا ابْنَ الْعَلَا وَالْبَحْرُ اخْفَى سَكْوً
فَشَا خَلَقَهُ النَّحْرُ لَا حِصْنَ طَوْ
اس شعر کا حل یہ ہے کہ سوا ابی ابو عمرو بن العلاء کے اور ائمہ کی قراءت سورہ لقمان میں یون ہے
وَتَوَّانَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ سَاتَهُ مُمَرُّ رَاكٍ ابراہام ابو عمرو و البکر
ساتہ فقہ راک پڑھتے ہیں اور سورہ سجدہ میں جو آیت ہو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ

احکام اور اقسام المال اور ربات اور لامات کی ترقیق و تفہیم کے احکام اور وقف کے احکام
 پھر ربات اضافت اور ربات وائے کا اختلاف فتح و سکون حذف اثبات میں بیان کیا بیان
 ہر ایک کے اصول پورے بتا دیے پھر سورہ بقرہ سے لیکر سورہ ہار کے تمام قرآن کے
 قرشی اختلاف ہر ایک قاری و راوی کے بیان فرمائے اور آخرین ایک باب خارج حروف
 کا بھی لکھ دیا غرض کہ فن اختلاف قراءات اور فن تجوید دونوں کو اس ضخیم میں جمع فرما کر
 تمام کر دی مگر ہلو گون نے اس فن کو بالکل چھوڑ کر بیٹھ بیچے وال دیا اور اس سے اپنے آشنا
 ہو گئے کہ گویا اسکے مکلف ہی نہ رہے پس میں نے اپنے حفظ و ضبط و تحقیق سے
 شاطبیہ کا کل مضمون اردو عبارت عام فہم میں بدوون تعرض اس کے اشعار کا بیان
 کیا ہے اور تفصیل محل اور توضیح محصل حتی الامکان بموجب فہم ناقص کے کی ہے اور
 وقت حاجت کے شرح علامہ ابن القاصح و شرح علامہ علی قاری وغیرہ کتب
 میسر کی اور کہ اب تیسرے امام ابو عمرو دانی جو اصل مآخذ شاطبیہ کا ہر مراجعت
 کی ہر اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی مقام پر کتب ائمہ سلف کی مخالفت نہیں کی
 ناظرین ماہرین فن سے توقع ہے کہ جہاں کہیں خطا و غلطی پائیں تو نصیحتاً
 للدين بنا بخیر خواہی مسلمانوں کی اصلاح فرمائیں اور کاتب و راق کے حق
 میں استغفار کریں کہ احاطہ علم طاقت بشری سے باہر ہو اور بدوون مہارت
 فن کے اس وادی میں قدم نہ ہرین کیونکہ اس صورت میں اصلاح کی امید نہیں بلکہ افساد کا
 ذریعہ واللہ یعلم المفسد من المصلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر قراستین مع روایت و رموز مقررہ حضرت ناظم رضی اللہ عنہ

امام نافع مدنی امام ابن کثیر مکی امام ابو عمر سیوطی

قالون ورش بنی قنبل دوری سوی

امام ابن غارشا امام عاصم کوفی امام حمزہ کوفی

ہشام ابن یونس ابوبکر حص خلف خلاد

Checked
1937

امام کسائی کوفی

ابوالحارث دوری

ان ساتواں کتبہ کو برہنہ اور ان چودہ روایت کو شائبہ گماہا اور انہیں ائمہ سبعہ کی قراست
جو بواسطہ انہیں دو دو راوی معروف کے بروایت متواترہ پہنچتی ہیں اور جہاں

اصول یا فریق میں باہم قرار دیا کہ اختلاف تھا جس سے بحث فرما کر ہر ایک کی
قرینہ راہ سے آئندہ کیا جائے کہ جو روایتیں ہر ایک کے ہاں ہیں ان سے

کتاب کو تحریر کیا جائے اور جو روایتیں ہر ایک کے ہاں نہیں ہیں ان سے بحث فرما کر ہر ایک کی

کا ہر ایک واسطے بالافراد مقرر کیا اور اسکے سمجھنے کا طریقہ بتا دیا تھان کہ میں اپنے
اشعار میں حروف رمز کو رمز استعمال کیا ہو معلوم ہو جاتا ہو کہ مراد اس حرف سے
فلان قاری یا فلان اوی ہو یہ تو رموز مفرد ہیں کہ ایک ایک حرف بالافراد ہر ایک کے
رمز ہو اور رموز مرکب یہ ہیں ث مثلثہ رمز ہر سہ ائمہ کو فہمین خ معجمہ رمز ہر چار
ائمہ کی سوا ہی امام نافع کے ذ معجمہ رمز ہر سہ کو فہمین اور ابن عامر شامی کی خط
معجمہ رمز ہر سہ کو فہمین ابن کثیر کی کی خ معجمہ رمز ہر سہ کو فہمین وابو عمر و بصری کی ش
نقطہ دار رمز ہر حمزہ و کسائی کی صحیفہ رمز ہر حمزہ و کسائی و ابوبکر کی صحیفہ
رمز ہر حمزہ و کسائی و حفص کی عہدہ رمز ہر نافع و ابن عامر کی سہارہ رمز
نافع و ابوعمر و ابن کثیر کی حق رمز ہر ابن کثیر و ابوعمر و ابی نصر رمز ہر
ابن کثیر و ابوعمر و ابن عامر کی حرمی رمز ہر نافع و ابن کثیر کی حصن
رمز ہر نافع و ابوعمر و ابن عامر کی احام نافع بیٹے ابونعیم کے کنیت تھیں
ابوروم ہے لیکن اس کنیت میں اختلاف ہے اصغر ان کے رہنے والے تھے رنگ
آپ کا سیاہ تھا امام تھے مدینہ طیبہ میں بہت بڑی عمر پائی شتر تابعین سے
پڑھائے تھے بن قعقاع شیبہ بن نصاح عبدالرحمن بن ہریرہ کے استاد و نین میں
ان لوگوں نے عبداللہ بن عباس سے پڑھا و انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال و ہکایہ تھا جب کلام کرتے تھے سے مشک
کی خوشبو آتی پوچھا کیا آپ خوشبو لگا کر پڑھانے کے جلوس فرماتے ہیں فرمایا نہیں لیکن

امام

دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ قرأت فرماتے ہیں میرے منہ میں
 جہی سے خوشبو آتی ہو مدینہ منورہ میں رہے وہاں وفات پائی اوسکے بہت سے راوی
 ہیں مگر قالون اور ورسش دو راوی جلیل الکبریٰ مشہور ہیں قالون
 کی کنیت ابو موسیٰ بن ہنیاء لقب قالون ہے امام نافع نے یقیناً یہاں یہ لفظ ترکی ہو
 اور معنی اس کے حیدر ہیں ورسش کی کنیت ابو سعید نام عثمان بن سعید مصر کے
 رہنے والے لقب ہرش یہ دونوں لقب مشہور ہیں بلا واسطہ نافع سے روایت کرتے ہیں
 امام ابن کثیر کی کنیت ابو عبد نام عبد اللہ بن تابعی ہیں انہما فارس سے
 دراز قدحیم گندم رنگ تھے انہوں نے صحابہ سے پڑھا اوسکے بھی بہت سے
 راوی ہیں یہ دو مشہور ہیں بزی کی کنیت ابو الحسن نام احمد بن محمد بن عبد اللہ
 بن القاسم بن نافع بن ابی بزة اسی کی طرف نسبت ہو قبیل کی کنیت
 ابو عمرو نام محمد قبیل لقب ہے یہ دونوں باسناد ابن کثیر سے روایت کرتے ہیں
 امام ابو عمر و بن العلاء کی نام میں اختلاف ہے بعض نے کنیت ہی کو
 نام کہا ہے انہوں نے جماعت تابعین سے پڑھا ابو عمر دوری
 اور ابو شعیبہ موسیٰ اونسے بواسطہ یحییٰ زبیدی روایت کرتے ہیں ابو عمر کا نام
 حفص بن عمر ہے اور ابو شعیبہ کا نام صالح بن زیاد ہی دوز اور سوس دو موضع
 ہیں اونیکی طرف نسبت ہے امام ابن عامر کا نام عبد اللہ دمشقی
 کے رہنے والے تابعی ہیں صحابہ سے پڑھا اوسکے بھی دو راوی مشہور ہیں

هشام بن عمار اور ابو عمرو عبد اللہ بن احمد بن بشر ابن ذکوان
 باسناد ابن عامر سے روایت کرتے ہیں امام عاصم بیٹے ابو نجر
 کے کنیت ابو بکر تابعی ہیں عبد اللہ بن حبیب السطی احمد بن حنبل سے پڑھا
 انھوں نے حضرت عثمان بن حضرت علی و ابن مسعود و ابی بن کعب و زید بن ثابت سے
 انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشہور راوی اسکے ابو بکر بن عیاش
 بن سالم کنیت سے مشہور ہیں اور حفص بن سلیمان انکی کنیت ابو عمرو ہی
 یہ دونوں بلا واسطہ امام عاصم کے شاگرد ہیں اور حفص ہی کی روایت اکثر
 رائج ہے امام حمزہ بیٹے حبیب زیات کے کنیت ابو عمار ہی ابو محمد خلف
 بن ہشام البزار اور ابو عیسیٰ خلیل بن خالد الکوفی بواسطہ سلیم امام حمزہ سے
 روایت کرتے ہیں امام کسائی کی کنیت ابو الحسن نام علی بن حمزہ ہے
 ابوالکاسر الیث بن خالد اور حفص دوسرے یہ دونوں اسکے
 شاگرد ہیں اور حفص ہی ہیں جو امام ابو عمرو سے ہی بواسطہ یحییٰ روایت
 کرتے ہیں مگر انکی روایت میں دوری کے رمضہ ہو اور انکی روایت میں
 ہے یہ مختصر حال جس سے نام و نشان ہر ایک قاری و راوی کا معلوم ہو
 لکھا گیا هذا و الا ان اشرع فی اصل المقصود وهو الاستعانة بالمعبود

باب الاستعاذة

یہ باب اخذ باللہ پڑھنے کا وقت ارادہ تلاوت کے لئے کلام اور قول فصیل

اس باب میں یہ کہ سب قراء کے نزدیک وقت ارادۂ تلاوت کے بلا خلاف
 ہر سے پڑھنا عموماً چاہیے اور افضل و مختار سب کے نزدیک یہ معینہ ہے
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ جیسا سورہ نحل میں وارد ہوا ہے ہر اگر اور
 الفاظ تنزیہ و تعظیم رب جل و علا پڑھاویں جائز ہے جیسا احادیث میں کئی
 صحیفہ وارد ہوئے مگر الفاظ وارودہ سے تجاوز نہ چاہیے اور بعض قراء کو پڑھتے
 سناتے کہ شیطان کی مذمت میں بہت سے الفاظ مثل کافر لعین مردود
 مرتد خبیث وغیرہ پڑھاتے ہیں اسکی ہر کو اجازت و روایت ہے نہ کسی اپنے
 استاد سے سنا + آہستہ پڑھنا اور سکامروی ہو امام حمزہ اور امام نافع سے
 مگر حفاظ کا عمل و پیروی ہے اور بعض نے عمل بھی کیا ہے ہر حال روایت
 اخلاقی روایت ضعیف ہے -

بَابُ الْبِسْمَلَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا دو سورہ کے درمیان روایت ہے تو نکی
 اور قرات کسائی و عاصم وابن کثیر کی ہے اور آخر سورہ کو اول سورہ ملا کر پڑھنا
 مذہب ہے حمزہ کا بدون قرات بسم اللہ کے اور اسطرح ملا کر پڑھنا یا سکتے کہنا سورہ
 ختم کر کے اور پھر دوسری سورہ شروع کرنا مذہب ہے ابن عامر والی عمر و اور ورش
 راوی نافع کا پس جو کوئی ان دونوں کی قرات یا ورش کی روایت میں پڑھے تو
 اسکو اختیار ہی چاہیے ملا کر پڑھے یا سورہ ختم کر کے سکتے کہ پھر دوسری سورہ شروع کرے

لیکن کتبہ مختار ہر وصل سے اور معنی سکتے کے مین کہ ٹیسے مگر سانس غلے نہیں تو وقف
ہو جاوے گا یہی فرق ہو در میان کتبہ اور وقف کے قرات ابو عمرو و ابن عامر در روایت و قرآن
میں بعض اہل لہجہ نے چار سورتوں کا بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب کہا ہے وہ سورتیں
پہلے قیامہ بلکہ تطفیف ہمزہ اور وہی بعض ان سورتوں میں سکتے کرتے ہیں
قرات حمزہ میں ان سورہ برات کے اول میں بالاتفاق کسی کے نزدیک بسم اللہ
نہیں ہے خواہ ملا کر پڑھی جاوے یا ابتداء قرات اوس سے کیا و اور جب ابتداء قرات
کسی سورہ سے سو اس سورہ برات کے کیا و تو بالاتفاق بسم اللہ پڑھنا ضرور ہے
اور جو ابتداء قرات اجزا سورہ سے ہوا وہ میں اختیار ہے خواہ بسم اللہ پڑھے
یا نہ پڑھے احوذ پڑھ کر قرات شروع کرے اور جب سورہ ختم کرے کئی کے ساتھ
بسم اللہ پڑھ لی تو اب وقف جائز نہیں بلکہ ایسی صورت میں ضرور کہ اگر کئی سورہ
شروع کرے یا آخر سورہ مختتمیر ہی وقف کرے

سورة اقر القرآن

عَالِکَ بِمِیْم یعنی باثبات الف بعد میم عاصم و کسائی کی قرات ہے باقی قراء
بدون الف بقصر میم پڑھتے ہیں الصخر اظ بالف و لام یا صخر اظ بدون الف و لام
کے جہاں آوے اس کو قبل سین خالص پڑھتا ہے باقی قراء صا و خالصہ سے ادا کرتے ہیں
اور اس لفظ کے صا کو باشمام زامی معجم یعنی ایسا مخلوط ادا کرتا کہ نہ صا و خالصہ معلوم
ہو نہ زامی خالصہ روایت خلف کی ہے اور خلا و فقط لفظ اول العصر کو باشمام نہ

پیشہ در بیان
مکتوبہ

سورة اقر القرآن

ادا کرتے ہیں اور الفاظ میں کہیں ادنیٰ روایت میں اشام نہیں علیہم السلام
 لدیہم یہ ہر لفظ جس جگہ واقع ہوں بضمہ یا قرأت حمزہ ہی ہو و حالت وصل وقت
 میں باقی قرار یکسرہ حرف ہا پر پڑتے ہیں اور جو میم جمع کا قبل حرف متحرک کے واقع ہو
 جیسے عَلَیْہِمْ اَنْعَمْتَ اَنْتُمْ وَاَبَاؤُکُمْ قرآن میں بکثرت واقع ہوا ایسے میم کو
 بصلہ بضمہ میم کے ادا کرنا قرأت ابن کثیر کی ہے اور روایت قالون میں مخیر ہو
 چاہو بصلہ او اگر وچا ہو بصلہ اور جو میم جمع قبل حمزہ قطعی کے واقع ہو جیسے
 علیہم عائد سہم ایسی جگہ ورش بھی بصلہ بضمہ ادا کرتا ہے باقی قرار میم جمع کو
 ساکن ادا کرتے ہیں اور معنی بصلہ کے یہ ہیں کہ ضمیر یا کسر کو ایسا پڑھاؤ گے کہ اوہ
 یا پیدا ہو اور بصلہ بضمہ میم جمع کی صورت یہ ہوگی عَلَیْہِمْ اَنْتُمْ اور جو قبل حرف
 ساکن کے واقع ہو تو کل قرار بضمہ بدون بصلہ ادا کرتے ہیں جیسے عَلَیْکُمْ اَصْبَحَ اَم
 اور جو میم جمع قبل حرف ساکن اور بعد حرف ہا کے ایسی ہا کہ قبل اس کے کسرہ یا
 یا ساکنہ ہو ایسے میم کو ابو عمر و یکسرہ پڑھتے ہیں حالت وصل و وقف میں اور
 حمزہ و کسائی حالت وصل میں اوس ہا کو بضمہ پڑھتے ہیں جیسے ہم لاسباب اور
 علیہم القتال یہ دونوں مثالیں میم جمع کے ہیں جو قبل حرف ساکن کے ہوا اور میم سے
 پہلے ہا ہو جو کہ بعد کسر یا یا ساکن واقع ہوئی ہو یعنی لام ابو عمر و حالت وصل و وقف میں ایسے
 لفظ کو یکسرہ میم پڑھتے ہیں اور حالت وصل میں حمزہ و کسائی اوسکی ہا کو بضمہ
 سے ادا کرتے ہیں اور حالت وقف میں باتفاق کل قرار ہا کو کسر ہی ادا کرتے ہیں

جب کہ میم جمع کا قبل حرف متحرک کے واقع ہو
 اور جو میم جمع کا قبل حرف متحرک کے واقع ہو
 اور جو میم جمع کا قبل حرف متحرک کے واقع ہو

مضمون ہے اور اسکے بعد تشدید مشکل ہے اور جہان متکین سبع ہوں اس طرح سے کہ کلمہ
 اول کا حرف آخر کسی وجہ سے حذف کیا گیا ہو ایسی جگہ انظار و ادغام ہر دو وجہ
 جائز ہیں جیسے وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ وَاَنْ يَكْ كَاذِبًا وَيَخْلُ لَكُمْ كَهْمَل
 میں بتی اور یکن اور مخلو تھا ان کلمات کے آخر حذف ہوئے جب اجتماع متکین ہوا
 اور ياقَوْمَ مَنْ يَنْصُرُنِي وَيَا قَوْمَ مَالِي میں ادغام ہی چاہیے کیونکہ یا قومی
 کی یا نفس کلمہ کی نہیں ہے اور ال لَوِي کو جو بعض قرار نے باظہار بدو ن ادغام پڑھا
 یا بن وجہ کہ او سمین حرف کم ہیں او سکوا امام ابو عمرو دانی نے رد کیا ہے کیونکہ
 لَفْظٌ فَيَكُنْ ذَاكَ كَيْدًا وَلَئِنْ لَفْظٌ آتٍ سَبِيْهِ كَمْ حُرُوفٍ فِيْهِ اور او کو کسی نے
 روات ابو عمرو سے باظہار نہیں پڑھا اور لفظ ہو ساتھ ہا مضموم کے اسکے بعد اگر واو
 آوے جیسے هُوَ الْمَلَكُ هُوَ مَنْ يَأْمُرُ هُوَ اَوْتِنَا هُوَ وَجُودُهُ غَيْرُ
 پس او سمین بطریق امام شاطبی کے ادغام ہی ہے اور ضمہ ہا کی قید اس واسطی لگائی
 کہ اگر ہا ساکن ہے جیسے هُوَ وَلَهُمْ وَهُوَ اَقْبَعُ فَهُوَ وَلَهُمْ اَلْيَعْلَمُ کہ یہ ارفاق
 ابو عمرو میں ساکن ہے پس ہا ساکنہ سے بحث نہیں ہے اور جسکی ہا مضموم ہو او سمین بعض
 روات ابو عمرو نے انظار کیا ہے اور وجہ انظار کی یہ بیان کی ہے کہ جب او سمین ادغام
 کریں گے تو پہلے واو اول کو ساکن کریں گے اور جب ساکن کریں گے تو وہ مدہ ہو جائیگا اور مدہ کا
 ادغام باتفاق جائز نہیں ہے دلیل ٹھیک نہیں کیونکہ یہ سکون عارض ہے اعلیٰ نہیں
 اور یہ وجہ منقص ہے یا قَوْمَ کے ادغام سے کہ اس میں باتفاق ادغام ہے حالانکہ

جگہ ہا ساکن ہے
 اور اس کی وجہ سے
 ادغام ہو گیا ہے
 تو وہ مدہ ہو گیا ہے

اوسمین بھی بعد اسکان کے یا راول مدہ ہو جاتی ہو اور والا لائی یٹسن میں اتفاقی
 ادغام نہیں ہے نہ صغیر بقاعدہ اجتماع مثلیں جسکے ادغام میں کل قرار مستحق ہیں
 نہ کبیر امام ابو عمرو کے مذہب پر صغیر تو اس واسطے نہیں کہ سکون یا کا عارضی ہے
 کیونکہ اصل میں لانی یا بعد ہمزہ کے پہر یا تخفیفاً حذف ہوئی انقبض ہمزہ کا وہاں
 ہمزہ کو یا سے خلاف قیاس میں ملتا تو یا مبدلہ ہوئی ہمزہ یہ اب سکون ہی اسکا عارضی
 ہو گا کیونکہ اصل میں یہاں مثلیں ہیں جمع نہیں اور کبیر اس واسطے نہیں کہ یا یا اعتبار ذات
 کے عارض ہی کیونکہ مبدلہ ہی ہمزہ سے جب بھی اجتماع مثلیں نہیں ہوں پس اس میں اعتبار
 ہی ہے یہ تو احکام مثلیں کی بیان ہوئے اب متقاربین یعنی دو حرف قریب
 المخرج ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں اوسمین ادغام کبیر کا قاعدہ بیان ہوتا ہے
 اگر ایک کلمہ میں قاف اور کاف جمع ہوں تو قاف کا ادغام کاف میں کیا جاوے گا
 بشرطیکہ اقبل قاف کے حرف متحرک اور بعد کاف کے میم ہو جیسے یرزقکم و انعم
 خلقکم اور میثاقکم میں ادغام نہیں کہ اوسمین شرط اول نہیں اور نہ ذقت میں
 شرط ثانی نہیں اس واسطے ادغام نہیں پس ایک کلمہ میں ادغام متقاربین کا
 مذہب امام ابو عمرو پر قاف کا کاف میں بشرط مذکورہ کیا جاوے گا سو اسی
 اوسکے اور حروف قریب المخرج کا ادغام ایک کلمہ میں نہوگا اور لفظ طلقن
 جو سورہ تحریم میں واقع ہو اوسمین ہر چند شرط ثانی مفقود ہو مگر اوسمین ادغام ہی
 کیونکہ بوجہ تاثیرت او جمع کے کلمہ ثقیل تھا اس واسطے ادغام سے تخفیف کی گئی

اور جب دو حرف قریب الخرج دو کلموں میں ہوں تو شین مجملہ کا ادغام شین
 مجملہ میں فقط ایک جگہ سورہ اسرار لفظ ذی العرش سید لا میں اور حاطی کا ادغام
 عین مجملہ میں فقط ایک جگہ سورہ آل عمران لفظ خُجِجَ عَنِ النَّارِ میں اور جیم کا ادغام تاء
 میں فقط ایک جگہ سورہ معارج لفظ ذی العارج قصح میں اور شین مجملہ میں فقط
 سورہ فتح لفظ اُخْرِجَ شَطَاً میں اور ضاد مجملہ کا ادغام شین مجملہ میں فقط سورہ
 نور لفظ لِبَعْضٍ شَأْنِهِمْ میں اور شین مجملہ کا ادغام زای منقوطہ میں فقط سورہ نور
 لفظ وَاذْ النُّفُوسِ وَجْهٍ میں کیا جاتا ہو اور شین مجملہ میں سورہ مریم لفظ وَنُفُوسٌ
 الرَّاسِ شَيْبًا میں اظہار و ادغام دو نون و جمع و ی میں اور کاف کا ادغام تاء
 میں اور عکس سا ہر جگہ بشرطیکہ ماقبل حرف مدغم کا متحرک ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ
 شَيْءٍ اور لَکَ ضُوءًا پس اگر ساکن ہوگا تو اظہار کیا جاوے گا جیسے فوق کل ک
 علم اور الیک قال اور وال کا ادغام دس حروف میں ہر جگہ ہوگا ت س ذ
 ش ض ثا ن ذای صاد ظا جیم مثال ہر ایک کی التماس جدتک عداسنین
 القلائد خلک شہد شاهد من بعد ضراء یرید ثواب شہد زینتہ
 نفقد صواع من بعد ظلمہ داؤد جالوت لیکن معلوم رہے کہ اگر وال مفتوح
 بعد حرف ساکن کے ہوگی تو بجز تاء ثنائہ کے اور کسی حرف میں مدغم نہوگی جیسے
 کا د تزیغ اور بعد توکید ہا اور بعد ضراء اور داؤد نزہت میں ادغام
 نہیں ہوگا کہ دو نون موانع موجود ہیں اور جو ایک شرط بھی مفقود ہوگی تب بھی ادغام

جیسے شہد شاہداور من بعد ذلك تارثناۃ کا ادغام انہیں درج و مرتبہ کورہ
اور طامین ہوگا جیسے الشوكة تكون الصلحان سفند خلهم الذاریات ذرۃ
اربعۃ شہداء والعدایات ضیحا الصلحان ثم الزجرات نجرۃ المغيرات
صبی المملکة ظالمی مائة جلدة المملکة طیبین اور لفظ حملوا التوراة ثم
اور اتوا الزکوة ثم اور واتى القرى اور فات القرى اور ولتات طائفة
مین اطهار وادغام ہر دو وجہ جائز ہیں اور ایسی لقد جئت شیئا میں بھی دونوں
وجہ جواز میں تارثناۃ کا ادغام تارثناۃ اور سین مہملہ اور ذال منقوطہ اور سین
معجمہ اور فاء منقوطہ میں اور ذال کا ادغام صاد و سین مہملتین میں ہر جگہ ہوگا جیسے
حيث تؤمرون الحديث سنستدرجهم الحرف ذلك حيث شئتما
حديث ضيف اور ذال کی مثال فلتخذ سبيله ما اتخذ صاحبة الامم کا
ادغام راء میں اور راء کا لام میں ہر جگہ ہوگا جیسے سیغفر لنا کمثل ریح لیکن
جسوقت یہ دونوں حرف مفتوح بعد ساکن کے واقع ہوں گے اور سوقت اطہار
کیا جاوے گا جیسے اخذ لعلکم رسول ربهم سو لفظ قال کے کہ اوسمیں لام
مفتوح بعد حرف ساکن کے واقع ہے مگر بوجہ کثرت دوران کے اوسمیں ادغام کیا
جائے گا جیسے قال ربہ قال لعلکم انون کا ادغام لام میں اور راء میں ہوتا ہے
جب انون بعد حرف متحرک کے ہو جیسے اذا نأذن ربکم لنؤمنن لعلکم اور قبل
نون کے حرف ساکن ہو تو ادغام نہ ہوگا جیسے يخافون ربهم سوای لفظ نحن کے کہ

اوسمین جن اور حرفت سکون کے ہو اور ادغام ہوتا ہو جیسے نحن لہ مسلمون اور یمم القہر
 ہا موصد کے واقع ہو تو اوسکا ادغام مخفیہ تو نہ ہوگا مگر اوسکو ساکن کر کے خیشوم
 میں ادا کرینگے اور اسکو اخلا سے تعبیر کرینگے جیسے ادم بالحق اعلم بالشاکرین
 پس قرأت اطہار میں یم کو مفتوح پڑھینگے اور اس قرأت ادغام میں اس یم
 کو مخفی ادا کرینگے اور لفظ بعد ب من یشاء جہاں آوے تو باکو یم میں ادغام کرینگے
 یہ اصول ادغام کبیر کے بیان ہونے تکبیر معلوم رہے کہ یہ احکام ادغام کبیر کی
 مثلین اور متقاربین میں جو بیان ہو اوسمیں بات ضرور ملحوظ رہے کہ حرف اول جبکا ادغام
 دوسرے میں کیا جاتا ہے تنوین والا یا جزم والا یا تشدید والا یا تار مخاطب نہو
 ورنہ پھر ادغام نہوگا جیسے ولا نصیر لقد رجل شید کنت ناویا دخلت
 جنتک لم یؤت سعة یہ مجزوم کی مثال ہے علامت جزم اس میں سقوط حرف علت ہے
 اشد ذکرا اب قین قائدے متعلق ادغام کبیر کے بیان ہوتی ہیں ایک یہ ہے کہ ادغام
 مانع امالہ نہیں ہے اوس حرف میں جو جیم بوجہ کسرہ کے امالہ ہو جیسے لا یلہ الا اللہ
 یہاں شبہ ہوتا تھا کہ ان الفاظ میں امالہ بوجہ کسرہ آخر کے ہو اور جب عمل ادغام کبیر کا
 اوس میں کیا تو اوس حرف کو ساکن کیا تو سبب امالہ جو کسرہ تھا وہ مٹا تو چاہیے کہ امالہ نہو
 لیکن ادغام مانع امالہ نہیں ہے کیونکہ جو واسطے ادغام کے ہو عارض ہے اوسکا اعتبار
 نہیں پس ادغام کے ساتھ امالہ جائز ہے دوسری یہ کہ جب حرف اول کو واسطے ادغام
 کے ساکن کریں اگر وہ مضموم ہو تو اوس میں اشہام اور روم دونوں اور جو مکسور ہو تو فقط

روم ہی اوسین جائز ہو مگر جب یا اوسیم ساتھ یا اوسیم کے لاقی ہوں اسکی چار صورتیں
ہیں ایک یہ کہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف با ہوں جیسے نصیب ہر جتنا آیا
اور اوسیم جیسے یعذب من یشاء تیسرے یہ کہ دونوں سیم ہوں جیسے یعلم ما یلم
اور با ہوں جیسے اعلم بما ان چار صورتوں میں روم و اشام میں اور باقی حروف میں
ہو اور معنی روم و اشام کے باب الوقف میں بیان ہو گئے تیسرے یہ کہ او غام اوس حرف
کا جسکے قبل حرف صحیح ساکن ہو مشکل ہے پس اوس میں او غام صحیح نہیں ہو سکتا مگر اوسکو
اختصاصے تعبیر کرتے ہیں جیسے خذ العفو وأمر من بعد ظلمه فی الہد صبیحا
دارا لخلد جزاء من العلم مالک اس قسم کے کلمات میں حرف اول کا اختفا ہوتا ہے
اوسیکو مجازاً او غام کہتے ہیں

بَابُ هَاءِ الْكِنَايَةِ

مراد اس سے ہا ضمیر مذکر غائب ہے جو کہ اس ضمیر سے اشارہ طرف اسم غائب کے کیا جاتا ہے
اس واسطے اوسکو ہا کہنا یہی کہتے ہیں جیسے بآلہ علیہ فیہ اس باب میں اختلاف
قرآن و روایات کا صلہ و عدم صلہ ہا مذکور میں بیان ہو گا معلوم رہے کہ ہا مذکور کے
چار حال ہیں باعتبار قبل و مابعد کے یا تو ہر دو متحرک ہوں جیسے یہ آن یوصل
ایسی صورت میں باتفاق قرار صلہ نہیا جاتا ہے یعنی کسر ہا و سکا بڑھا یا جاتا ہے
کہ یا پیدا ہو یا ضمہ بڑھا یا جاو کہ وا پیدا ہو جیسے آماتہ فاقبکہ لیکن لفظ
یؤدہ اور لا یؤدہ سورہ آل عمران میں اور نولہ اور نصلہ سورہ نسائم

ہا کہنا

اور نوٹ ہونا دو جگہ آل عمران میں اولیک جگہ سورہ شوریٰ میں اور لفظ فالحہ
 سورہ نمل میں اور لفظ یتقہ سورہ نور میں اور لفظ یا تہ سورہ طہ میں اور لفظ
 میرضہ لکھ سورہ زمزم میں اور لفظ خیر ایدہ اور شاید سورہ زلزلا میں اور لفظ
 ارجہ سورہ اعراف اور سورہ شعرا میں اختلاف ہر بعض قرار اور روایات کا انہیں
 سے لفظ یوۃ اور لایوۃ اور نصلہ اور نولہ اور ہر سے لفظ نوۃ میں امام حمزہ
 و امام ابو عمرو و ابو بکر راوی امام عاصم رحمہ اللہ ہا کو ساکن پڑھتے ہیں باقی قریباً
 یکسرہ پڑھتے ہیں اور ان میں سے قالون راوی نافع یکسرہ مختلفہ بلا خلاف اور شام
 راوی ابن عامر مختلف یعنی دونوں وجہ سے روایت کرتے ہیں یکسرہ مختلفہ ہی اور ابیہ
 کسرہ ہی ابیہ قریش و حصص اور امام کسائی اور امام ابن کثیر اور ابن کثوان یہ
 سب ہا کو بصلہ یکسرہ پڑھتے ہیں اور معنی اختلاس کے ہیں کہ ناقظ پوری حرکت کا نہو
 دو ثلث حرکت کا تلفظ اور ایک ثلث ماقط ہو اور لفظ قالۃ کی ہا کو حمزہ ابو بکر
 ابو عمرو حصص ہی ساکن پڑھتے ہیں اور قالون یکسرہ مختلفہ اور ہشام بہر دو وجہ
 اور باقی یکسرہ موصولہ اور کرتے ہیں اور یتقہ کی ہا کو ابو عمرو ابو بکر نے بلا خلاف
 ساکن حال و غلام راوی حمزہ مختلف یعنی ساکن ابیہ یکسرہ موصولہ ہی اور حصص سکون و اختلاس
 اور قالون یکسرہ قاف و اختلاس کثر اور ہشام یکسرہ قاف و اختلاس کسرہ ہا بھی
 اور کسرہ موصولہ ہی اور باقی سب یکسرہ موصولہ پڑھتے ہیں اور لفظ یا تہ جو سورہ
 طہ میں ہے اسکو سوسی راوی ابو عمرو نے باسکان اور قالون راوی نافع نے

بہر دو وجہ یعنی باختلاس کسرہ ہا و کسرہ موصولہ اور باقی کسرہ موصولہ پڑھا
 اور سورہ نعر میں لفظ یرجئہ لکھ کی ہا کو سو سی نے بلا اختلاف ساکن کیا ہے
 اور دوری اور ہشام نے دو دو وجہ سے دو کئی نے تو ساتھ اسکا ان بصلہ ضمہ
 اور ہشام نے ساتھ اسکا ان باختلاس ضمہ کے روایت کیا ہے اور امام حمزہ اور عاصم
 اور نافع نے اس لفظ کو ساتھ اختلاس ضمہ کے ہی پڑھا ہے اور امام ابن کثیر اور امام کسائی اور
 ابن فیکو ان نے ضمہ ہا کے صلہ ہی سے پڑھا ہے اور فقط ہشام نے سورہ زلزال
 میں ونون لفظ ہا کی ہا کو ساکن پڑھا ہے اور باقی سب نے بصلہ ضمہ پڑھا ہے اور لفظ
 ارجئہ کو قالون نے باختلاس کسرہ ہا اور ورش کسائی نے کسرہ موصولہ کہ تلفظ
 اسکا آرنجہ ہی ہے اور ابن کثیر و ہشام نے بہرہ ساکنہ و ضمہ ہا موصولہ ساتھ
 کے کہ تلفظ اسکا آرنجہ ہی ہے اور ابو عمرو نے موافق ابن کثیر کے لیکن بضم غیر موصولہ
 اور ابن فیکو ان نے بہرہ و کسرہ مختلفہ کے اور عاصم و حمزہ نے بدون ہمزہ و اسکا
 ہا پڑھا ہے ہر چند کلمات مذکورہ میں ماقبل اور ابجد ہا کا متحرک تھا کایہ مقتضی اس امر کا
 تھا کہ باتفاق قرار و روات بصلہ ضمہ و کسرہ پڑھتے لیکن ان کلمات محدودہ مخصوصہ
 میں جس قدر اختلاف تھا بیان ہوا کہ اس اختلاف پر نظر رہے اور یہ چند کلمات معلومہ
 اوس کلیہ سے مستثنیٰ سمجھیں دوسرا حال ہا ضمیر کا یہ ہے کہ ماقبل و ابجد ہر دو ساکن یا
 ماقبل متحرک اور ابجد ساکن جیسے منہ الانہار اور ربہ الاعلیٰ ان دونوں صورتوں
 میں باتفاق صلہ نہیں ہے فقط ایک جگہ سورہ بقرہ میں لفظ عتہ نکلی خاص روایت ہے

میں بار موصول ہوا اور پہلی مشددی شکل حال ہے کہ قبل ساکن اور بعد متحرک ہو
 فیہ ہذا اس صورت میں قبل مدون علامہ اور امام بن کثیر بصلہ پڑھتے ہیں اور سورہ فرقان
 لفظ فیہ مہانا میں جنس راوی غاصم بھی جہا میں اللعین خلاف اصل خود صلہ دیتا ہے

باب المد والقصر

مد و قسم ہر ایک اصلی سکون طبعی ہی کہتے ہیں اسکی مقدار دو حرکت یعنی ایک الف
 کہ حرف کی بنا اور طبیعت اسکو مقتضی ہو ایسی ہو دو حرف لین میں بھی کیونکہ
 حروف سے کم اور قدر مذکور سے کم کرنا خطا ہے دو سفر فقری اسکو مد اصطلاحی کہتے
 ہیں کہ جو جو سبب کے حروف مدولین یا حرف لین کو مقتضی مد اصلی سے
 زیادہ بڑھاوین اسکی ب میں مد سے مراد وہی مد فقری ہے اور قصر سے مراد ترک اس
 زیادت فرعی کا ہو مد فقری کے دو سبب ہیں ایک ہونا ہمزہ کا مقدم یا نوخر حرف مد سے
 متصل یا منفصل تو ہر اسکون لاحق لازم ہو خواہ عارض جب ان پہلوں میں سے کوئی
 سبب پایا جاو اس وقت حروف مدولین یا حرف لین کی کشش میں مقدار اصلی پر
 زیادت کجائی ہو اس زیادت اور ترک زیادت مذکورہ کے احکام اور اختلاف قراء
 روات اسباب میں بتوفیق اللہ تعالیٰ ذکر کیے جاتے ہیں الف ہمیشہ
 ساکن اور ماقبل اسکا مفتوح ہو تاہو یا ماقبل مکسور یا ماقبل مضموم یہ دونوں
 اس صورت میں حرف مدولین کہلاتے ہیں اور جب ماقبل واو اور یاء کا مفتوح ہو
 تو یہ دونوں حرف لین ہونگے پس جب بعد حرف مد کے ایک کلمہ میں ہمزہ آوے

شاء سوء جی تو زیادہ کہینچا جاو گیا ہر ایک ان حروف کا مقدار اصلی سے
اور اس کا نام متصل ہے اس لیے کہ حرف ت اور عجزہ متصل ایک ہی کلمے میں واقع ہو کر ضرور
نہیں کہ حرف ک کتابت میں موجود ہو بلکہ پڑھنے میں آنا اور کچا پیسے جیسے ہلن و پھل
یا ورسولہ اسحق کریمان یا یا و او مر سوم نہیں مگر پڑھنے میں آتی ہو پس یہ کیا
جاوے گا جانتا چاہیے کہ مد متصل میں باتفاق قرار بعد عمل زیادت
مد کا مقدار اصلی سے ہے لیکن مقدار زیادت میں تفاوت ہو ابو عمرو قالون
و ابن کثیر کے نزدیک مقدار زیادت کی ایک الف اور نصف ہو اونکی قرارت میں مد متصل
بمقدار دو الف و نصف الف کے کہینچا جاو ایک الف تو مد اصلی اور ڈیرہ الف
مد زائد اور نزدیک امام حاصم کے دو الف و نصف ہو اونکی قرارت میں مد متصل تین
الف اور نصف کے مقدار کہینچا جاو اور ورش و حمزہ کے نزدیک تین الف ہو
اونکی قرارت میں چار الف ہوئے اور ابن عامر و کسائی کے نزدیک دو الف مقدار
مد زائد کی ہے اونکی قرارت میں تین الف کے برابر کہینچا جاو لیکن طریقہ امام شاطبیؒ
کا مد کی کشش میں یہ تھا کہ دو طریق سے ادا فرماتے تھے ورش و حمزہ کی قرارت میں
طولی بمقدار الف اور باقی کل قرارت کی قرارت میں اوس سے کم وسطی طریقہ رکھتا
پس جو شخص شاطبیہ کو اپنا معمول بہ کرے او کو چاہیے کہ اوپر عمل کرے اور کتب ائمہ
مستقدمین میں اور قرار عراق کا عمل یہ ہے کہ باتفاق کل قرار مد متصل میں مد طول
ہشباع کیا جاو اور لفظ طو کا جو شاطبیہ میں ہے وہ عام ہو پس یہ عمل بھی بوجہ

لفظ کے مخالف شاطبیہ نہیں اور بعض کے نزدیک وہ غلط اور تفاوت جو مذکور ہوا
 اس کا اجرا منفصل میں کیا گیا ہے میلان علامہ حمزہ کی کا اسی طرف ہر جیسا علامہ
 شاطبی نے اختیار کیا ہے لیکن تفاوت مذکور کو ہی جائز کہا ہے اور جو حرف مد آخر کلمہ اور
 اول کلمہ آخری میں واقع ہوتا ہو اس کو منفصل کہتے ہیں جیسے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ** امریکہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اس کو سوسے راوی ابو عمرو اور ابن کثیر نے با غلات قصر سے پڑھا
 یعنی زیادت مد اور مد اصلی کے نہیں کی اور قانون اور دوری نے بہر دو وجہ یعنی
 بعد و بقصر پڑھا ہر باقی سب نے متصل اور منفصل دونوں کو زیادت مد ادا کیا ہے یہ تو
 حکم اس ہمزہ کا تھا جو بعد حرف مد کے ہو تو جو حرف مد واقع ہو بعد ہمزہ ثابتہ یا
 ہمزہ منغیرہ کے جیسے امن یہ مثال ہمزہ ثابتہ کی ہے اس ہمزہ میں
 تغیر نہیں اور **هَؤُلَاءِ الْهَذَاهُ** یہ مثال ہمزہ منغیرہ کی ہے کہ **آلِئِهَ** کا ہمزہ یا سے بدل لیا گیا
 نزدیک بعض قرار کے ایسی صورت میں کل قرار کے نزدیک قصر جو یعنی مقدار مد
 اصلی سے اوہیں مد زیادہ نہیں ہے لیکن بعض طرق روایت ورش میں مد طویل اور
 متوسط مروی ہوا ہے پس جو حرف مد بعد ہمزہ ثابتہ یا منغیرہ کے واقع ہو اوہیں
 ورش سے تین وجہ جائز ہیں قصر موافق کل قرار کے مد طویل موافق مقدار زیادت
 ورش مد متوسط میں القصر والطول گریا لفظ اسرائیل کی مستثنیٰ ہے ہر چیز یا حرف مد
 ہے بعد ہمزہ کے واقع ہے مگر اوہیں ورش سے قصر مروی ہے اور وہ ہمزہ جو مد سے
 قبل ہو اور اس ہمزہ سے قبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے لفظ **قُرْآن** یا لفظ **مُسْکُو**

بہر دو وجہ یعنی
 بعد و بقصر پڑھا
 ہر باقی سب نے
 متصل اور منفصل
 دونوں کو زیادت
 مد ادا کیا ہے
 یہ تو حکم اس
 ہمزہ کا تھا
 جو بعد حرف
 مد کے ہو تو
 جو حرف مد
 واقع ہو بعد
 ہمزہ ثابتہ
 یا ہمزہ
 منغیرہ کے
 جیسے امن
 یہ مثال
 ہمزہ ثابتہ
 کی ہے اس
 ہمزہ میں
 تغیر نہیں
 اور
 هَؤُلَاءِ
 الْهَذَاهُ
 یہ مثال
 ہمزہ منغیرہ
 کی ہے کہ
 آلِئِهَ کا
 ہمزہ یا سے
 بدل لیا
 گیا
 نزدیک
 بعض
 قرار کے
 ایسی
 صورت
 میں
 کل
 قرار کے
 نزدیک
 قصر
 جو یعنی
 مقدار
 مد
 اصلی
 سے
 اوہیں
 مد
 زیادہ
 نہیں
 ہے
 لیکن
 بعض
 طرق
 روایت
 ورش
 میں
 مد
 طویل
 اور
 متوسط
 مروی
 ہوا
 ہے
 پس
 جو
 حرف
 مد
 بعد
 ہمزہ
 ثابتہ
 یا
 منغیرہ
 کے
 واقع
 ہو
 اوہیں
 ورش
 سے
 تین
 وجہ
 جائز
 ہیں
 قصر
 موافق
 کل
 قرار
 کے
 مد
 طویل
 موافق
 مقدار
 زیادت
 ورش
 مد
 متوسط
 میں
 القصر
 والطول
 گریا
 لفظ
 اسرائیل
 کی
 مستثنیٰ
 ہے
 ہر
 چیز
 یا
 حرف
 مد
 ہے
 بعد
 ہمزہ
 کے
 واقع
 ہے
 مگر
 اوہیں
 ورش
 سے
 قصر
 مروی
 ہے
 اور
 وہ
 ہمزہ
 جو
 مد
 سے
 قبل
 ہو
 اور
 اس
 ہمزہ
 سے
 قبل
 حرف
 صحیح
 ساکن
 ہو
 جیسے
 لفظ
 قُرْآن
 یا
 لفظ
 مُسْکُو

تین چہرے میں قنوط و قصر باسکان محبہ و اسین مدوم و اسام دونوں نہیں مآورد
 مقطعات فواتح سورین جو حرف تین حرفی لفظ ہر ساتھ حرف مد و سکون کے جیسے
 لام میم کات صاد سین قات نون اوین باتفاق قرارہ شیع یعنی مد
 طویل ہے اگلا سکون ہی لازم ہے کہی منفک نہیں ہوتا اور لفظ عین
 میں بیرون لین ہے پس دونوں وجہ جائز ہیں مد طویل اور متوسط مگر افضل مد طویل
 ہے اور جو حرف دو حرفی اول سور میں واقع ہیں جیسے ط یا یا آ یا آ حائز
 باتفاق قصر ہے اور لفظ الف میں ہر چند تین حرف ہیں مگر اسین مد نہیں ہے
 یہ احکام مد حرف مدولین کے بیان ہوئے اور اگر حرف لین یعنی واو یا یار
 ماقبل مفتوح کے بعد ہمزہ ایک کلمے میں آوے جیسے شیع اور ظن الشوع
 تو حالت وصل و وقف دونوں میں ورش کے نزدیک ایسے کلمے میں مد طویل اور
 متوسط دونوں وجہ ہیں اور جو بعد حرف لین کے سکون وقفی آجاء تو کل قرار
 کے نزدیک یہ دونوں وجہ جاری ہیں خواہ ہمزہ حرف موقوف علیہ ہو اور یا کوئی
 حرف ہو اور سقوط مد کا ہی مروی ہو کل قرار سے ایسے مقام میں لیکن ورش سقوط
 مد میں موافق ہے کل قرار کے اور جگہ کہ حرف موقوف علیہ ہمزہ نہ ہو اور جو ہمزہ ہوگا
 تو اس میں ورش کے نزدیک دو ہی وجہ ہیں طویل یا متوسط پس اگر حرف لین کے بعد
 سکون وقفی آوے اور حرف موقوف علیہ ہمزہ نہ ہو تو اس میں ورش سقوط
 مد یا متوسط یا قصر رہے یا سکون چہرہ اور ہمزہ نہ ہو تو اس میں ورش

قنوط و قصر
 باسکان

قصر مع الروم اور ورش کے نزدیک طول و توسط باسکان مجر داویر یعنی وجہ باشام
 اور یہی دو وجہ مع الروم ہو گئی کیونکہ اس کے نزدیک سبب کا ہمزہ ہی سکون نہیں
 اس کے نزدیک اس صورت میں نہیں ہوا اور جو حرف موقوف علیہ ہمزہ مکسور ہے
 تو کل قرار کے نزدیک ہر سہ وجہ باسکان مجر داویر قصر مع الروم مگر ورش کے نزدیک
 دو ہی ہیں طول و توسط باسکان مجر داویر مع الروم اور جو سو ای ہمزہ کے اور کوئی
 حرف موقوف علیہ ہو تو ورش موافق یہی کل قرار کے قصر میں ہی اور لفظ سوتا
 جو سورہ اعراف میں اوسمین واو حرف لین ہوا اور بعد اس کے ہمزہ اوسمین ورش سے
 خلاف مروی ہے بعض نے مداور بعض نے قصر نقل کیا ہوا اور لفظ موؤد کے
 واو اول اور لفظ موؤلا کے واو میں کل قرار کے نزدیک قصر ہی ہوا اسمین
 ورش مخالف ہے اپنی اصل کے دو کلمے اس کے قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +

باب الهمز تین من کلمۃ

اس باب میں احکام دو ہمزوں کے جو ایک کلمے میں جمع ہوں بیان ہو گئے اجتماع
 ہمزتین کا ایک کلمے میں نظم قرآنی میں تین طرح ہے اول مفتوح ۱ اندر ہم اول مفتوح
 دوسرا مکسور اثنا اول مفتوح دوسرا مضموم ۲ انزل ایسی صورت میں ہمزہ ثانیہ کو
 امام نافع و ابن کثیر و ابو عمرو نے تسبیل ادا کیا ہوا اور ہشام راوی ابن عامر نے
 فقط ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو بہر دو وجہ یعنی تسبیل و تحقیق پڑھا ہوا اور معنی تسبیل کے
 یہ ہیں کہ ہمزہ مفتوحہ میں الهمزہ والالف اور مضمومہ میں الهمزہ والواو اور مکسورہ میں

الحزہ والیا، ادا کیا جاوے، ہمزہ جو جس کے سے ادا ہوتا ہو وہ نرم ہو، نرم ادا ہو اور
 تسہیل کو مطلق تغیر خواہ تسہیل مذکور خواہ حذف خواہ بدل میں ہی مستعمل کرتے
 ہیں، اس واسطے قرار مصرعین، قلین، وایت، ورش، ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کو محض الف سے
 بدلتے ہیں اور بغداد میں روایت ورش میں ہمزہ مفتوحہ کے تسہیل میں میں کرتے
 ہیں اور قالون و ابو عمرو و ہشام ہر سہ ہمزہ مفتوحہ و مکسورہ و مضمومہ میں دونوں
 ہمزہ کے درمیان بمقدار ایک الف کے مگر تہمین ادخال الف میں الحزہ تہمین ای
 مد سے عبارت ہے، اور قبل ہمزہ مکسورہ کے ادخال الف میں فقط ہشام کو اور قبل مضمومہ
 کے ہشام و ابو عمرو دونوں کو خلاف ہی یعنی مد اور ترک دونوں جہ اول سے مروی ہیں
 پس معلوم ہوا کہ جب دو ہمزہ ایک کلمے میں جمع آویں اور او کی تین صورتیں ہیں
 جواو پر ذکر ہوئیں تو تسہیل ہمزہ ثانیہ مذہب امام تاقع و ابن کثیر و ابو عمرو کا ہی
 اور ابن ذکوان راوی ابن عامر و ہر سہ امہ کو فہم یعنی عاصم و حمزہ و کسائی کا مذہب
 ہمزہ ثانیہ کی ہی تحقیق ہے اور ہشام راوی ثانی ابن عامر کو تحقیق و تسہیل میں
 فقط ہمزہ ثانیہ مفتوحہ کے خلاف ہی اور ادخال الف میں الحزہ تہمین میں قالون
 کو خلاف نہیں ہمزہ مکسورہ قبل ادخال میں فقط ہشام کو اور مضمومہ کے قبل
 ہشام و ابو عمرو کو خلاف ہی اور ناقلین روایت ورش کو ہمزہ مفتوحہ کے بدل
 اور تسہیل میں میں میں خلاف ہے پس قالون کی روایت میں میںوں صورتوں میں

بادخال الف بین الهمزین و تسبیل ہمزہ ثانیہ بلا خلاف پڑھا جاو فقط لفظ
 ائمہ میں بروایت قالون ادخال الف نہیں ہو ہشام کی روایت میں لفظ
 ائمہ میں بخلاف مروی اور بموجب مذہب بعض نحویین و اختیار بعض قرار کے
 قرأت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو میں اس لفظ میں ہمزہ ثانیہ کا ابدال یا سے جائز
 ہے اور خاکسار نے اس لفظ ائمہ کو روایت قالون میں تسبیل ہمزہ ثانیہ پڑھا ہے
 اور ضبط اور روایت محررہ فقیر میں وجہ ابدال نہیں ہے اور روایت ورش میں
 یاء و ادخال الف و تسبیل ہمزہ ثانیہ مضمومہ و کسورہ بلا خلاف و ابدال ہمزہ مفتوحہ
 یاء و تسبیل میں میں بخلاف پڑھیں اور ابن کثیر کی قرأت تسبیل ہمزہ
 ثانیہ بدون ادخال الف بلا خلاف مروی اور ابو عمرو کی قرأت بادخال الف قبل
 ہمزہ و کسورہ بلا خلاف اور قبل مضمومہ بخلاف و تسبیل ہمزہ ثانیہ ہو ہشام
 راوی ابن غامر کو فقط تسبیل و تحقیق ہمزہ ثانیہ مفتوحہ میں اور ایسی ہی ہمزہ کسورہ
 و مضمومہ کے قبل ادخال الف میں خلاف ہو لیکن سات جگہ کہ ہمزہ ثانیہ کسورہ ہے
 ہشام نے بلا خلاف لکھا ہے ایک سورہ مریم میں اِذَا كُنَّا تُرَابًا و جگہ سورہ
 اعراف میں اِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْنَ الرِّجَالَ و اور اِنَّ لَنَا لَاجْرًا اِیْکَ جگہ شعراء میں
 اِنَّ لَنَا لَاجْرًا و دو جگہ صفات میں اِنَّکَ لَمَنْ الْمَصْدِقِیْنِ و اور اِنَّکَ لَ
 اِلٰهٌ و اور ایک جگہ سورہ فصلت میں اِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ و اور اس اخیر حرف میں تسبیل
 ہمزہ ثانیہ ہی بخلاف مروی ہے ہشام سے ہے ابن فکوان راوی ثانی ہارون

اور ہر سہ ائمہ کو فہم ہونے کی قرارت تحقیق ہر دو حمزہ بدون ادخال الف میں الہمزین
ہو اور حمزہ اولیٰ کی تحقیق میں کسی کو خلاف نہیں ہے یہ ہر ایک کے اصول اور ہمزین
کے جو ایک کلمہ میں جمع ہوں بیان ہو اب وہ کلمات متحدہ و متجزین جس کسینہ مفتوحہ
اپنی اصل کی کی ہر بتائے جاتے ہیں کہ موافق اصول ہر ایک کے انہیں
عمل کیا جاوے بلکہ وہ کلمات ان اصول مذکورہ سے مستثنیٰ سمجھے جائیں
اور معلوم رہے کہ فلان قاری یا راوی کی اصل تو یہ ہے لیکن فلان جگہ
اوسنے خلاف اصل خودیون پڑھا کہ عالم و متعلم دھوکا کھائیں اور روایت و
قرارت ہر ایک راوی و قاری کی محفوظ رہے جیسے مثلاً حفص کی اصل میں ہا
ضمیر میں جسکے قبل ساکن ہوصلہ تھا مگر اوسنے لفظ فتحہ مہملاً میں خلاف
اصل خود صلہ کیا ہر ایک کلمہ **ءَاٰتِیْہِ** سورہ فصلت میں تحقیق ہمزین پڑھا
امام حمزہ و کسائی و ابو بکر نے اور ہشام نے اول حمزہ و کساقط کیا ہو اور ابن
فکوان و حفص نے خلاف اصل خود حمزہ ثانیہ کی تسہیل کی ہے اور باقی نافع ابن
کثیر و ابو عمرو نے تسہیل حمزہ ثانیہ اور انہیں سے قالون و ابو عمرو نے با دخل الف
بین الہمزین بحسب اصول خود پڑھا ہر اس لفظ میں ابن فکوان و حفص نے اپنے اصل قاری
مخالفت کی ہو کہ انکی اصل میں تحقیق ہمزین تھی مگر بیان تسہیل حمزہ ثانیہ کی اور ہشام
کی روایت میں تحقیق و تسہیل حمزہ ثانیہ مفتوحہ ہر دو وجہ اور مدین الہمزین تھا ہر ایک
اوسنے حمزہ اولیٰ کو ساقط کیا اور لفظ **اَذْهَبَتْہُمْ** سورہ احقاف میں ہو حمزہ پڑھا

ابن عامر اور ابن کثیر نے ابن کثیر ثانیہ کی تسہیل بدون ادخال الف اور شہام
 ہر دو وجہ یعنی بتحقیق و تسہیل ثانیہ با دخال الف اور ابن کثیر کو ان بتحقیق ہمزہ میں
 بدون ادخال الف پڑھتے ہیں اور باقی قرار فی یک ہمزہ پڑھا ہے اور لفظ ان کان
 سورۃ نون میں یہ ہمزہ بتحقیق ہر دو بلا مد پڑھا حمزہ و ابو بکر شعبہ نے اور ابن عامر نے
 ہر دو ہمزہ تسہیل ثانیہ لیکن ابن کثیر کو ان نے بدون مد اور شہام فی مع المد پڑھا پس ابن
 کثیر کو ان سے تسہیل میں مخالفت اصل ہوئی اور شہام سے تحقیق و تسہیل ہر دو وجہ میں
 میان و تحقیق ترک ہو کر ایک ہی وجہ تسہیل معین ہی اور لفظ ان یؤتی سورۃ آل
 عمران میں ابن کثیر نے یہ ہمزہ بتحقیق اولی و تسہیل ثانیہ بدون مد پڑھا باقی میں نے
 بیک ہمزہ اور لفظ امنتم بہ اور امنتم لہ سورۃ اعراف اور طہ اور شعرا میں
 دراصل ء امنتم بدو ہمزہ تھا اور جب ہمزہ استفہام اوپر داخل ہوا تو اوسمیں تین
 ہمزہ جمع ہو گئیں ہمزہ ثانیہ جو فاعل ہے او کو با اتفاق کل قرار نے بابدال الف
 پڑھا ہے اور بعد تحقیق ہمزہ اولی کے جو استفہام کا ہے ہمزہ ثانیہ کو بھی محقق پڑھا
 حمزہ و کسانی و ابو بکر شعبہ نے موافق اپنے اصول کے اور باقی میں نے ہمزہ ثانیہ کو
 تسہیل میں پڑھا ہے مگر قبیل اور نہس کا اختلاف بیان ہوتا ہے قبیل نے سورۃ
 طہ میں باسقاط ہمزہ اولی و تحقیق ثانیہ اور سورۃ اعراف میں بحالت وصل نہس
 بدو ہمزہ اولی کو بابدال واو اور سورۃ ملک میں جو لفظ ء امنتم بدو ہمزہ ہر
 اوسمیں بھی بحالت وصل باقبل بابدال واو پڑھا ہے قال فرمھون ء امنتم اور

وَلَکِنَّ الشُّكْرَ وَأَمْنٌ بِحَالَتِ وَصَلِ قَبْلِ کِی رَوایَتِ ہو اور بصورتِ وقف
 اعراف میں باسقاط اولے و تحقیق ثانیہ اور سورۃ ملک میں تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ
 ہو اور حفص نے طہ اور اعراف اور شعرا میں باسقاط اولی و تحقیق ثانیہ پڑھا ہو پس
 واضح ہو کہ لفظ ءَامَنٌ ثَمَّ یہ سورۃ اعراف میں چار قراءات میں تحقیق اولی و تسہیل
 ثانیہ قرات نافع و ابو عمرو و ابن عامر اور روایت بڑی ہو اور باسقاط اولی و تحقیق
 ثانیہ روایت حفص اور ورش کی ایک وجہ بھی موافق حفص کے ہے جب مصرعین کے
 طریق پر ہمزہ ثانیہ الف سے بدل لاجا کہ پہر بعد ابدال وہ الف حذف کیا جاویگا
 بسبب اس الف کے جو بدلہ ہو ہمزہ ثانیہ سے نزدیک کل قراء کے پس لفظ دونوں کا
 ایک ہو گا لیکن ماخذ الگ الگ ہو کیونکہ حفص کی اصل یہ ہے باسقاط اولی و تحقیق ثانیہ
 ہے اور ابدال ثانیہ میں سب متفق ہیں اس کے نزدیک ایک ہمزہ اور دوسر الف لفظ
 میں ہوا اور ورش کے نزدیک تحقیق اولی و ابدال ثانیہ الف سے اس وجہ میں ہو یہ
 بہ سبب الف متفق علیہ کے یہ الف حذف ہوا تو اس وجہ میں اس کے نزدیک بھی ایک
 ہمزہ اور دوسر الف ہو لفظ میں مگر یہ موافقت ورش کی حفص کے ساتھ جب
 ہوگی کہ یہ لفظ ورش کی روایت میں بقصر پڑھیں اور جب متوسط یا طویل پڑھا
 کہ ایسی لفظ میں ورش سے تینوں وجہ جائز ہیں اور وقت موافقت نہوگی اور
 بابدال ہمزہ اولی ہو او مفتوحہ و تسہیل ثانیہ روایت قبیل بصورت وصل اور تحقیق
 ہر دو ہمزہ قرات حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ سے اور لفظ ءَامَنٌ ثَمَّ سورۃ طہ میں

قرائت میں تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ قراءت نافع و ابو عمرو و ابن عامر و روایت
 بزی ہر اور باسقاط اولیٰ و تحقیق ثانیہ روایت قبل و خص و تحقیق ہر دو حمزہ
 قراءت حمزہ و کسائی و شعبہ ہر اور لفظ امنتم کہ سورہ شعرا میں ہی تین قراءات
 تین تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ قراءت ہے نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر کی اس میں
 قبل کو خلاف نہیں اور باسقاط اولیٰ و تحقیق ثانیہ روایت خص و تحقیق ہر دو حمزہ
 قراءت حمزہ و کسائی و شعبہ ہر اور معلوم ہو چکا کہ حمزہ و ثانیہ ان کلمات میں باتفاق
 کل قرار مبدلہ ہے الف سے ہر تین اولین میں جس قدر باہم اختلاف تھا بتوفیق
 اللہ کما مذکور ہو اور ورش کا وہ قاعدہ کہ جو حرف مد بعد حمزہ ثابت یا مغیرہ کو مسموئہ
 طول و توسط و قصر بر سرہ بین اس لفظ میں جاری ہو سکتا ہے اور لفظ امنتم
 سورہ ملک میں دو حمزہ ایک کلمہ میں ہیں اس کے احکام معلوم ہو چکے مگر اس لفظ
 خاص میں اہمال حمزہ اولیٰ ہو اور مفتوحہ حالت وصل میں بروایت قبل
 ایک صورت اور ہر اس واسطے بظہر اتخضار و زیادت و ضمیمہ پر بیان ہوتا ہے
 کہ اس لفظ خاص میں چہ قراءات ہیں ایک تو تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ
 مع المد میں الہمز تین قراءات ابو عمرو و روایت قالون و ہشام ہے دوسرے
 تحقیق اولیٰ و تسہیل ثانیہ بدون مد روایت ورش بزی تیسرے تحقیق اولیٰ
 و ابدال ثانیہ بالف روایت ورش بطریق مصر میں چوتھے اہمال اولیٰ ہو اور
 مفتوحہ و تسہیل ثانیہ بدون مد حالت وصل میں بروایت قبل پانچویں

تحقیق اولی و ثانیہ اور مدور میان دونوں کے روایت ثانیہ ہشام چھپے تحقیق
 ہمزتین دون مقررات کو فیمن ہارن کو ان ہے اور ایک صورت ساتوین یہ ہو سکتی
 ہو کہ اگر قبل کی روایت میں *وَالْيَا لَيْلِي* النشور پر وقف کیا جاوے تو دوسرا بدل
 نہوگا بلکہ تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ موافق اصل قبل پڑھینگے اور اگر ہمزہ وصل
 واقع ہو مدور میان لام تعریف اور ہمزہ استنہام کے اور یہ جماع ہمزہ وصل کا کہ
 داخل ہوا ہر لام تعریف پر ساتھ ہمزہ استنہام کے چہ جگہ ہو باتفاق کل قرار دو
 لفظ *ذَٰلِكَ* کسین سورۃ النعام میں اور دو لفظ *الْآن* اور ایک لفظ *اللَّهُ* آیت
 سورۃ یونس میں اور ایک لفظ *اللَّهُ* خین سورۃ نمل میں اور ساتواں لفظ
 جو خاص قرات ابو عمرو میں ایسا ہی ہے وہ یہ ہو متاجتہم *يَا أَيُّهَا النَّاسُ*
 سورۃ یونس میں پس ان کلمات میں بھی دو ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہیں مگر انہیں
 وہ اصول مذکورہ جاری نہیں بلکہ ان کلمات میں کل قرار سے دو طریق مروی
 ہیں ایک تو تحقیق اولی و تسہیل ثانیہ دوسرا بدل ہمزہ ثانیہ الف سے اور اس میں
 مدلول کرنا سبب سکون لاحق کے اور طریق ابدال مد اولی ہے سب کے نزدیک تسہیل
 سے اور ان کلمات میں بطریق تسہیل بقرات ابو عمرو روایت قالون و ہشام
 بین الخمرین مد نہوگا جیسا کہ اصول مذکورہ میں ہوتا تھا اور اسی طرح جس کلمے
 میں تین ہمزہ ہوں جیسے *اٰمَنَتم* میں ذکر ہو چکا اوس میں بھی ابو عمرو کی قرات
 اور قالون و ہشام کی روایت میں بین الخمرین نہوگا اور ہمزہ مضموۃ بعد توح

تین جگہ وارد ہوا ہے ایک اَوْتَيْتَ كَفَّ اَلْ عَمْرَان مِّنْ دَوَسْرَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ
 اَصْر مِّنْ تَنْبِيْرَاء اَلْقِي عَلَيْهِ سُوْرَه قَمْر مِّنْ اَنْكَلِ احْكَام تَسْمِيْل وَتَحْقِيق وَاَوْخَالَ اَلْف
 كے بیان ہو چکے لیکن منہام سے حرف اول سورہ آل عمران میں تحقیق ہمزتین مدون
 اوخَالَ اَلْف مثل روایت حفص کے اور باقی دو حرفون میں سورہ ص قمر کر تحقیق
 اولی تسہیل ثانیہ مثل روایت قالون بھی مروی ہے روایت ہشام بعض روایات
 تو تینون حرفون میں تحقیق الہمزتین مع المد اور بعض تحقیق الہمزتین مدون کر تے ہیں
 اور ایک وجہ یہ کہ حرف آل عمران میں مثل روایت حفص تحقیق الہمزتین مدون
 اور باقی دو حرفون میں مثل قالون اوخَالَ اَلْف بین الہمزتین تسہیل ثانیہ پڑھنا
 مروی ہو اسی باقی قرار ہر سہ حروف مذکورہ میں اپنے اپنے اصول مذکورہ ہیں
 قالون تحقیق اولی تسہیل ثانیہ مع المد اور ایسی ہی ابن کثیر وورش بھی مکرر مدون
 اور اسی طرح یعنی تحقیق اولی تسہیل ثانیہ مدون بھی لیکن مدین او سکوفلات ہی
 اور کوفین و ابن دکان تحقیق الہمزتین پڑھتے ہیں۔

بَابُ اَلْهَمَزَتَيْنِ مِّنْ كَلِمَتَيْنِ

اس باب میں بیان ہے حکم ادن و ہمزون کا یہ دو کلموں میں واقع ہوتا ہے جن میں ایک ہمزہ حرف آخر
 کلمہ اولی کا اور دوسرا ہمزہ حرف اول ہو کلمہ اخیر کا معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے دو ہمزے متعقبتین
 ہونگے یا مختلفتین متعقبتین تین طرح ہیں دونوں مفتوح یا دونوں مضموم یا دونوں مضموم
 مختلفتین کی پانچ قسمیں ہیں وہ آگے بیان ہوگی پہلے احکام متعقبتین کے ذکر کیے جائیں

جب وہ ہمزہ دو کلموں میں بدون فصل جمع آویں اور دونوں حرکت میں متفق ہوں تو امام ابو عمرو باسقاط اولیٰ و تحقیق ثانیہ پڑھتے ہیں جیسے جَاءَ اَمْرُنَا مِنْ السَّمَاءِ اِنْ اَوَّلِيَاءُ اُولَئِكَ یہ حکم اس وقت ہو کہ دونوں ہمزے قطعی ہوں اور جو اول قطعی دوسرا صلی ہو گا تو اول کو با تفاق ساقط کرینگے جیسے فَمَنْ شَاءَ لِنَخَذِ الْمَاءَ اِهْذَاتِ جَاءَ الْحَقُّ اور قالون مزی ہمزتین مفتوحین میں موافق ہیں ابو عمرو کے اسقاط ہمزہ اولیٰ میں لیکن یہ دونوں اول ہمزہ مضمومہ کو مثل واو اور اول ہمزہ مکسورہ کو مثل یا کے تسہیل کرتے ہیں اور لفظ بِالسُّقَا اِلَا مِیْنِ اَوْنِ دونوں نے تسہیل ہمزہ اولیٰ میں العزۃ والیار اور ابدال ہمزہ اولیٰ بھی واو سے کر کے واو کو واو میں اقام کیا ہے اس لفظ خاص میں یہ دونوں وجہ او سے مروی ہیں باقی کل قرار نے ہر دو ہمزہ متفقہ کو تحقیق ادا کیا ہے مگر ورش اور قبل نے ہمزہ ثانیہ کو مجملہ ہمزتین متفتحتین تسہیل میں بین بھی کیا ہے اور حرف مد سے بدل کرنا بھی ان دونوں سے مروی ہے یعنی مفتوحتین میں ثانیہ کو مثل الف یا محض الف اور مکسورین میں مثل یا یا محض یا اور مضمومتین میں مثل واو یا محض واو پڑھا ہے اور لفظ هُوَ کَاِِنْ اَنْتُمْ سورۃ بقرہ میں اور الْبَغَاءِ اِنْ سورۃ نور میں فقط ورش سے وجہ ثالث یہ بھی ہے کہ بعض وفات ورش نے ہمزہ ثانیہ کو یا ببدال یا خفیف الکسر پڑھا ہے اور جو حرف مد قبل ہمزہ مغیرہ کے ہو تسہیل

اوسمین تغیر ہوا ہو یا مجذوف و ابدال اوسمین مد اور قصر دونوں وجہ کل قرار
 کے نزدیک جائز ہیں مگر مد کو قصر ترجیح ہے یا احکام ہمزتین متفقین کے
 بیان ہوئے مختلفین کے احکام بیان ہوتے ہیں ہمزتین مختلفین بائیں طویل
 قرآن میں واقع ہوئے ہیں پہلا مفتوح دوسرا مکسور جیسے یٰٰیٰ اور پہلا مفتوح دوسرا
 مضموم جیسے جَاءَ اُتَاهُ اور پہلا مضموم دوسرا مفتوح جیسے نَشَأَ اصْبَنَاهُمْ اور پہلا
 دوسرا مفتوح جیسے مَالِ السَّاءِ اَوَالِئْنَا اور پہلا مضموم دوسرا مکسور جیسے یٰٰسَاءُ اٰلِیٰ پس ان
 اقسام میں سے پہلے دو قسمین یعنی اول مفتوح دوسرا مکسور اور اول مفتوح
 دوسرا مضموم ان دو قسموں میں نافع و مابین کثیر و ابو عمر و ہمزہ ثانیہ کو تسہیل
 کرتے ہیں مکسورہ کو بین الہمزۃ والیاء اور مضمومہ کو بین الہمزۃ والواو او آخر پھلی
 دو قسموں میں کہ پہلا مضموم دوسرا مفتوح یا پہلا مکسور دوسرا مفتوح ان دو
 صورتوں میں باعتبار کثرت قلیل کے ہر صورت میں ذکرین بامال محض کرتے ہیں
 پہلا مضموم ہو تو دوسرا کو واو سے اور جو پہلا مکسور ہو تو دوسرا کو یا سے بدل
 کرتے ہیں پانچویں قسم کہ اول مضموم دوسرا مکسور ہو اس صورت میں
 ہر صورت میں ذکرین سے تین وجوہ مروی ہیں ایک تو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل میں
 الہمزۃ والیاء یہ صورت موافق قیاس کے ہے جیسے پہلی قسم میں ہمزہ ثانیہ
 مکسورہ کی تسہیل مثل یا کی تھی دوسری تسہیل ہمزہ ثانیہ مثل واو کے تیسری وجہ
 ہے کہ اکثر قرآن میں ذکرین ثلثہ ذکرین میں ہمزہ ثانیہ کو محض واو سے بدل کیا

اور تیسرے ابدال جو مذکور ہوا حالت وصل میں ہو گا اور جو ہمزہ اولیٰ پر وقف کیا جائے اور دوسرے ہمزے سے ابتداء کی جاوے اور سو وقت حکم تیسرے ابدال کا نہیں ہے باقی ہر سہ ائمہ کو فین اور مام ابن عامر شامی کی قرأت میں ہر دو ہمزہ کی تحقیق ہے

باب اطمینان المفرد

اس باب میں حکم بیان ہو گا اوس ہمزہ کا جو مفرد ہو دوسرے ہمزے کے ساتھ نہ ہو جب ساکن واقع ہو وہ ہمزہ جو بمقابلہ فاکلمہ فعل ہو اوس ہمزہ ساکنہ کو ورش حروف مد سے بدلتا ہے یعنی اگر قبل اوس ہمزہ کے فتح ہو گا تو الف سے اور کسرہ ہو گا تو یا سے اور ضمہ ہو تو واو سے آسان طریقہ اوس ہمزے کی شناخت کا جو فاعلی فعل ہو یہ ہے کہ جو ہمزہ ساکنہ بعد ہمزہ وصل یا تا یا یا نون یا فا یا واو یا یم کے ہو فاعلی فعل ہو گا جیسے آنت تأمرون یا لمون ناکل فانتا و انتم و ا ہر چند یہ دونوں مثالیں ہمزہ ساکنہ کے بعد ہمزہ وصل کے ہیں مگر ہمزہ وصل درج میں ساقط ہے تو مبتدی کے سمجھانیکو کہا گیا کہ ہمزہ ساکنہ بعد واو اور فار کے ہے اور یم کی مثال مقصود ہے لیکن جملہ ایوار اس قاعدہ ورش سے مستثنیٰ ہے کہ اس مصدر کا فاکلمہ فعل ہمزہ ہے اوسکے مشتقات میں جب یہ ہمزہ ساکن ہو گا تو خاص اس مصدر کے جملہ مشتقات میں ابدال نہیں اور جو ہمزہ مفتوحہ فاعلی بعد حرف مضموم کے آوے تو او کو ورش واو سے بدلتا ہو جیسے مق جلا مق ذن یا اخذ یا تلف یا یوحی

اور سوسی کی روایت میں کچھ فار فعل کی شرط نہیں ہے ہمزہ فار فعل ہو یا عین
 ولام فعل تو موافق اصل مذکور کے اس کے نزدیک ابدال ہے فار فعل کی مثالین
 مذکور ہوئیں عین فعل کی مثال الباس بئس ہے اور اس کے مشتقات اور لام کی مثال
 فادار اتم جنت شئت اور اس کے مشتقات مگر اس قاعدہ سوسے سے حید
 کلمات مستثنیٰ ہیں ایک وہ جن میں ہمزہ ساکنہ مجزوم ہو یعنی بسبب عامل جازم کے
 اس کے آخر میں جزم ہوا ہو دوسرے وہ کہ سکون یا سہلانی ہو تیسرے وہ جن میں ہمزہ
 اخف ہو ابدال سے چوتھے وہ کہ اگر اس کے ہمزہ کو بدل کرین تو دوسرے لغت سے
 ملے جو جاک و پانچویں وہ کہ اس کے ہمزہ کو ابدال کرنے سے دوسرے لغت ہو جاوے
 پس ان پانچ قسم میں روایت سوسی ابدال نہیں ہے اب تمام قرآن کے
 ہر ایک قسم کی مثال اقسام مذکورہ سے بیان ہوتی ہے تاکہ بتدی کو آسانی
 ہو اور خطا سے محفوظ رہے پس کلمہ تسوۃ تین جگہ ایک آل عمران میں
 تسوۃم اور ایک توبہ میں اور تسوۃ کھ مائدہ میں اور تین کلمہ نشأ ان نشأ
 نزل شعرا میں ان نشأ انخسف سبا میں ان نشأ انغرقا میں ان نشأ ان
 یسأدس جگہ ایک ان یسأد یدھبکم ایہا الناس سورہ النسا میں دوسرے
 ان یسأد یدھبکم ویستخلف سورہ النعام میں تیسرا ان یسأد یدھبکم
 ویأت الخلق جدیدا ابراہیم میں چوتھا بانیہ اداۃ کورہ سورہ قاسر میں پانچواں
 اور چھٹا من یسأ اللہ بضلہ ومن یسأ بہلہ انعام میں ساتواں اور آٹواں

ان یثأیر حکمہ او ان یثأیعد بکم اسر امین توان اور دسوان فان یثأ
 اللہ یختم اور ان یثأ یسکن الیخ شوری میں ہر حید من یثأ اللہ یضللہ
 او فان یثأ اللہ یختم میں ہمزہ مکسورہ ہو حالت وصل میں بسبب التقای ساکنین کے
 لیکن الکا جزم حالت وقف میں ظاہر ہو گا اور لفظ بھی سورہ کہف میں اور
 لفظ ندساہا ساتھ سکون ہمزہ کے قوارت ابو عمرو وہ ابن کثیر میں اور لفظ یثأ
 سورہ نجم میں یا فیس کلمات پر ناخین بروایت سوسی ابدال نہیں ہے سبب
 مجزوم ہونے ہمزہ کے اس لیے کہ کوئی جملہ شرطیہ اور کوئی شرط کی جز کوئی جواب امر
 کوئی سبب علم کے مجزوم ہے اور ان اسماء تم میں سکون ہمزہ کا واسطے جزم
 کے نہیں ہے بلکہ بسبب انتہی ہونے ضمیر فاعل کے ہمزہ ساکن ہے اسمین
 بموجب وصل سوسی کے ابدال ہے اور گیارہ کلمات وہ ہیں جن میں سکون علامت
 بنا ہوا ایک بھی کہف میں دوسرا اندھم بقرہ میں اور چار جگہ لفظ
 بنی ایک بندنا سورہ یوسف میں دوسرا اور تیسرا نئی جہادی و نذرہ عم
 حجر میں چوتھا بندنا ہا نا قمر میں یہ چہ ہوسے سا توان اور آسمان
 ارجثہ اعراف و شمس اثین اور تین جگہ لفظ اقرا ایک اسر امین اور
 دوسرا و تیسر غرق میں آنا یہ کلمات میں سکون ہمزہ علامت بنا ہے
 اور لفظ تقویٰ احتیاج میں اور تقویہ معراج میں یہ کلمہ ساتھ ہمزہ کے
 اخف ہو ابدال سے اور لفظ راتیا میں اگر بزل کریں تو مشابہ اخت ہوتی کے

ہو جائیگا ان دونوں لغات کے معانی میں فرق ہے پس بنا بر عدم القیاس
 اس میں بھی بروایت سوسی ابدال نہیں ہے اور لفظ مؤصدۃ سورۃ بلد و ہمزہ میں
 بروایت سوسی ابدال نہیں اس واسطے کہ اس لفظ کے اشتقاق میں اختلاف
 ہے چنانچہ ابو عمرو و روای قوم میں ہیں جو اس کا اشتقاق اُصْدَت سے
 کہتے ہیں پس اگر ابدال کیا جاوے تو ابو عمرو کا مذہب اس لفظ کے اشتقاق میں
 مشتبہ ہو جائیگا یہ معلوم نہوگا کہ اُصْدَت اس کا ماخذ ہے یا اَوْصَدَت
 پس اس کو ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں ابو عمرو حمزہ خض اور و او کے ساتھ
 پڑھتے ہیں نافع ابن کثیر ابن عامر کسائی ابو بکر یہ قائل ہیں اس کے اشتقاق
 کے اَوْصَدَت سے ان وجوہ و علل مذکورہ کے سبب سے کلمات مذکورہ میں
 بروایت سوسی ابدال نہیں ہے ان کلمات میں روایت ہمزہ کے ساتھ ہے
 اور لفظ بائٹک جو قرأت ابو عمرو میں بسکون ہمزہ ہے اس میں بروایت سوسی
 ہمزہ ہے اور امام ابو الحسن طاہر بن غلبون کے نزدیک بروایت سوسی اس کلمہ
 میں ہمزہ کا ابدال یا سے ہے اب بعض وہ کلمات بیان ہوتے ہیں جن میں بعض
 قرار و روایات دیگر بھی مخالف اصل خود ابدال ہمزہ میں سوسی کے موافق ہیں
 پس واضح ہو کہ لفظ بڑا اور بٹس میں ہمزہ فار فعل نہیں ہے جیسے ورش کی اصل
 ہے مگر ان دونوں میں ورش مخالف اصل خود موافق ہے سوسی کا ابدال میں
 اور لفظ ذب میں ورش اور کسائی بھی ابدال کرتے ہیں اور لفظ لؤلؤ

ہو نہیں سکتا
 اب عماد الدینی
 صاحب کتاب
 التیسرے

خواہ معرف بلام خواہ منکر اسمین ابو بکر شعبہ موافق سوسی کے مین ابدال مین
 اور لفظ یلتکم سورہ حجرات مین دوری راوی ابو عمرو ہمزہ ساکنہ بعد
 یاکے اور سوسی راوی ثانی اوس ہمزہ کو ببدال الف باقی کل قرار فی بدون
 ہمزہ و بدون ابدال پڑھا ہی اور لفظ لثلا جہان واقع ہو اور لفظ انما اللہ شیخ
 سورہ توبہ مین ورش نے ببدال پڑھا ہی اور نسخی مین جب ہمزہ یار سے بلا
 گیا تو دو یا ہو گئیں پس کوا مین ادغام کیا ہوا اب ایک قاعدہ متفق علیہ جمیع
 قرار کا لکھا جاتا ہے کہ جب دو ہمزہ ایک کلمہ مین جمع آویں اور دوسرا و مین
 ساکن ہو تو باتفاق اوس ہمزہ ساکنہ کو حرف مد جنس حرکت ماقبل سے وجو با
 برتے مین جیسے اَدَمَ اَزَّ اَتَى اَمَنَ ان الفاظ مین ہمزہ ثانیہ ساکنہ کو
 بسبب انفتاح ماقبل کے الف سے بدلا اور اوتی اور اوذی مین بسبب
 ماقبل کے واو سے بدلا لثلا ف قریش ایلا فہم ایمانا مین بسبب
 کسرہ ماقبل کے یا سے بدلا گیا اور ایت بقرا مین وقت ابتداء ہمزہ وصل

باب نقل حرکت ہمزہ الی الساکن قبلہا

اس باب مین نقل حرکت ہمزہ کے احکام میان ہونگے اور اسکے ضمن مین
 اختلاف روایات امام حمزہ در باب سکتہ مذکور ہو گا۔ جو حرف صحیح ساکن ایک
 کلمے کے آخر مین واقع ہو اور بعد اسکے کلمہ ثانیہ کے اول مین ہمزہ محکمہ ہو تو ورش
 راوی امام نافع ایسے ہمزے کی حرکت کو نقل کرتا ہے طرف اوس حرف ساکن کے

جو آخر کلمہ اولی قبل اوس ہمزہ کے واقع ہر جیسے مَنْ اَمِنْ اور قد اَفْلَح اور مَقَابِل
 حرف صحیح ساکن کا حرف علت یعنی وَاوِیَا اَلْف ہو کر تاہی مگر بیان مراد فقط
 حروف مدولین ہیں یعنی اگر حروف مدولین واقع ہوں قبل ہمزہ کے تو تو
 نقل حرکت نکر گیا اور جب دو حرفین واقع ہونگے قبل ہمزہ کے تب بھی نقل
 حرکت مروی ہے ورش سے جیسے خلوا الی شیاطینہم اور انبی اَدَمَ
 کہ اس میں الے کے ہمزے کا کسرہ نقل کرتا ہی خلوا کے واو پر اور آدم کے ہمزے کا
 فتحہ نقل کرتا ہے یا ی ابی پر اور ہمزے کو حذف کرتا ہی اور داخل ہو اسی
 قاعدہ میں نقل حرکت ہمزہ اَحْسِب کی طرف میم الہ کے فاتحہ عنکبوت میں
 اور نقل حرکت ہمزہ کی طرف لام تعریف کے جیسے اَلْاَرْضُ الْاٰخِرَةُ
 الْاِنْسَانُ کہ ادا ان الفاظ کی بروایت ورش یون ہر اَلْاَرْضُ الْاٰخِرَةُ
 الْاِنْسَانُ اور طرف تارمانیت کے جیسے قَالَتْ اُولٰہِمُ اور طرف تنوین
 کے کہ وہ ہی نون ساکن ہے جیسے شئی اذ کفوا احد اور امام حمزہ سے
 ایسے کلمے میں نقل حرکت موافق ورش اور اثبات حرکت موافق باقی جماعت
 قرار بحالت وقف ہر دو وجہ مروی ہیں اور حرف صحیح ساکن پہ جہان و غیر
 کی روایت میں نقل حرکت ہمزہ ہی خلف راوی حمزہ سے سکتہ قلیلہ حالت
 وصل میں مروی ہے اور شئی شیئا میں ساکن آخر کلمہ اور ہمزہ اول کلمہ آخر
 نہیں اور ورش بیان نقل حرکت ہمزہ نہیں کرتا مگر خلف سے اسکی یا پر سکتہ

قلیہ مروی ہے اور بعض اہل ادائے قرات حمزہ میں بہر دو روایت لام
 تعریف اور لفظ شئی و شئیائین فقط سکتہ کیا ہو اور کین حرف ساکن نہیں
 کیا اور لفظ الان دو جگہ سورہ یونس میں امام نافع سے بہر دو روایت
 نقل حرکت ہمزہ مروی ہے اور لفظ عاذا الثالی سورہ نجم میں قرات
 ہر سہ ائمہ کو فہمین و ابن عامر و ابن کثیر بکسرہ تنوین و اسکان لام ہو اور
 امام نافع و ابو عمرو نے ادغام کیا ہے تنوین کا لام تعریف میں پس قرات
 ادغام میں نقل حرکت ہمزہ بسبب ادغام کے لازم ہو بہر اگر عاذا کو الثالی سے
 وصل کر کے پڑھیں یا لفظ عاذا پر وقف اعتباری یا وقف اضطراری کیا
 جاوے اور ابتدا لفظ الثالی سے کرین بہر دو صورت میں قرا ادغام
 کے نزدیک نقل حرکت ہو و رش کی روایت میں تو اس وجہ سے کہ اسکا مذہب
 نقل حرکت ایسے ہمزے کا ہو اور قالون و ابو عمرو کے نزدیک بوجہ ادغام
 کے لیکن ان دونوں کے نزدیک اولی وجہ یہ ہے کہ حالت وصل میں تو ادغام کرنا
 اور جوا ابتدا الثالی سے کیا وے تو مثل کو فہمین و ابن کثیر و ابن عامر کے اور
 یہ لفظ جب نقل حرکت پڑھا جاوے تو بہر روایت قالون بہر دو حالت وصل اور
 وقف میں اوسکی واو ہمزہ ساکنہ سے بدلی جاوے پس واضح ہو کہ قرات
 ابن کثیر و ابن عامر و ہر سہ کو فہمین کی وصل بکسرہ تنوین عاذا اور سکون لام
 الثالی بعد اوسکے ہمزہ مضمومہ ہو واد ساکنہ اور ابتدا ہمزہ وصل سکون لام

علامہ غلام الدینی
 علیہ الرحمہ و العالیہ
 "سنہ ۱۲۸۵ھ"

باب اول
 ۱۲۸۵ھ

بعد اس کے ہمزہ مضمومہ پہر واو ساکنہ اور روایت قالون وصلًا بادغام
تثوین و نقل حرکت ہمزہ طرف لام کے اول ابدال واو ہمزہ ساکنہ اور ابتداء بر وجہ
الکونی ہمزہ وصل و نقل حرکت ہمزہ اصلہ طرف لام کے ثانی بدوین ہمزہ
وصل و نقل حرکت ان دونوں صورتوں میں واو ہمزہ ساکنہ سے بدل کیجا و
تیسری وجہ مثل کو فین وغیرہ کے ہے اور روایت ورش وصلًا مثل قالون ہے لیکن
بدون تہمیز واو اور ابتداء بر وجہ ایک نقل حرکت ہمزہ وصل دوسرے نقل بدوین
ہمزہ وصل اور قرارت ابو عمرو وصلًا مثل ورش اور ابتداء بر وجہ مثل
ابتداء قالون مگر جن دو وجہ میں قالون تہمیز واو پڑھتا تھا قرارت ابو عمرو
میں تہمیز نہیں ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ جس کلمہ کے اول ہمزہ ہو اور وجہ
لام تعریف کا داخل ہو اور اس ہمزہ کی حرکت نقل کیجا و طرف لام تعریف
کے توجہ ابتداء کریں اس کلمہ سے تو ہمزہ وصل لاوینگے جیسے اَلْوَضُّ الْاَخْرَجُ
الْاِنْسَانُ کیونکہ لام کو جو حرکت ہمزہ کی دیکھی وہ عارض ہے اور سکا اعتبار نہیں
گویا لام ساکن ہی ہے اس واسطے ابتداء ہمزہ وصل سے کیجا و اگر حرکت عارضی کا اعتبار کیا جا
تو بدوین پہل کے بھی ابتداء جائز ہو جیسے اَرْضُ الْاَخْرَجُ الْاِنْسَانُ مگر مختار وجہ اول ہے اور سورۃ
قصص میں جو لفظ مرد آئے ہے وہ نافع سے بنقل حرکت ہمزہ مروی ہے اور سورۃ الحاقۃ
لفظ کتابیہ اِنِّیْ مِّنْ اَنْسَانٍ بآ کتابیہ بآیاتی رکعنا ہمزہ اِنِّیْ کا اصل صواب ہو
اصل ورش نقل حرکت ہمزہ کی طرف ہمارے اور حذف کرنا ہمزہ کا بھی صحیح ہے

یہ لفظ اس لفظ
میں ورش تھا
اور دونوں ورش
اس لفظ میں

باب قف حمزة و ہشام علی الہمن

پہلے باب سے مذہب امام حمزہ کا ہمزہ مبتداء میں معلوم ہوا کہ حالت وقف میں
 اسکی نقل حرکت اور حذف میں خلف مروی ہے حمزہ سوا اب اس باب میں بحث اور
 کلام ہمزہ متوسطہ اور متطرفہ سے ہے متوسطہ جو اول و آخر کلمہ کے ہوا اور متطرفہ جو
 آخر میں کلمہ کے واقع ہو پس ایسے ہمزہ میں با انواع تغیرات تخفیف کرنا امام حمزہ کا
 ہے کہ میں قبیل بین بین کہیں بایزال کہیں نقل حرکت و حذف اور ہشام راوی
 ابن عامری موافق ہے حمزہ کے فقط احوال ہمزہ متطرفہ میں اس واسطے یہ خاص
 بیان مذہب حمزہ و ہشام و کیفیت تغیرات ہمزہ متوسطہ و متطرفہ میں منعقد ہوا ہے
 پس واضح ہو کہ جس کلمے میں ہمزہ متوسطہ ہو یا متطرفہ اس کلمے پر حالت وقف
 میں مذہب حمزہ کا اور ہمزہ متطرفہ میں مذہب ہشام کا بھی تخفیف اس ہمزہ کی تسہیل
 یا بایزال یا بنقل ہے اب معلوم کرنا چاہیے کہ یہ ہمزہ ساکن ہوگا یا متحرک ساکن
 متوسطہ جیسے یؤمنون یا المؤمن الذئب اور ساکن متطرفہ دو قسم ہوگا اول
 اسکا اصلی ہوگا یا عارضی اصل وہ ہر حال وصل و وقف دونوں میں ساکن ہو
 جیسے اقرا نبیٰ ہیئ مارض وہ ہر کہ تحریر اور حالت وقف ساکن کیا جاوے
 جیسے الملا امرئ علیٰ ابن سب صور تون بن بشر طسہ کہ ہونے قابل
 ہمزہ کے مذہب حمزہ کا بایزال ہمزہ متوسطہ و متطرفہ دونوں کا ہے اور روایت
 ہشام میں فقہ ابدال ہمزہ متطرفہ کا حرف ہر ہمزہ کہ باقیہ ہے سے ابدال ہمزہ

میں ایسا ہمزہ متطرفہ واقع نہیں ہوا کہ ماقبل اوسکا مضموم ہو یہ حکم ہر ہمزہ کے لئے
 کا اور اگر یہ ہمزہ متحرک ہو تو ماقبل اوسکا بھی یا متحرک ہو گا یا ساکن ماقبل متحرک کا ذکر
 لگے ہو گا اور جس ہمزہ متحرک کا ماقبل ساکن ہو یا تو نقل حرکت ہمزہ کی طرف اس کے
 صحیح ہے یا نہیں اس دوسری شق کا بھی مذکور آویگا بالغفل اسی پر نظر ہے کہ جو
 ہمزہ متحرک ماقبل اوسکا ساکن ہو کہ صحیح ہے نقل حرکت طرف اوسکے اور نقل کرنا
 حرکت ہمزہ کا ہر ایک ساکن پر صحیح ہے مگر الف مطلقا اور واو یا زائد تین
 جو نفس کلے کی نہون ہیں وہ ساکن جسکی طرف نقل حرکت درست تین قسم ہوا
 ایک حرف صحیح دوسرا حرف لین تیسرا حرف مد ولین واو یا نفس کلے کے لئے
 نہون یہ ہر دو قسم جاری مجرای صحیح ہیں صحت نقل حرکت میں اور ہر ایک قسم میں
 اقسام ثلاثہ مذکورہ سے یا ہمزہ متوسطہ یا متطرفہ ہو گا مثال ہمزہ متوسطہ ماقبل
 حرف صحیح ساکن کے یجأرون یسأمون مَشْوَلَا مَذَّوْمَا القرآن الظمان
 اور متطرفہ ماقبل صحیح ساکن دف الخب المرء مثال ہمزہ متوسطہ ماقبل حرف
 لین سوا تہما موئلا هب متطرفہ ماقبل حرف لین الشئ السوء مثال ہمزہ
 متوسطہ ماقبل حرف مد ولین سیئت السوءی متطرفہ ماقبل حرف مد ولین
 جني سيئ سوا ان سب صورتوں میں مذہب حمزہ کا ہر دو ہمزہ کی حرکت
 مذہب ہشام میں حرف ہمزہ متطرفہ کی حرکت نقل کرنا طرف ماقبل کو ہے
 دو ہمزہ دف کیا جاوے گا اب الف مطلقا اور واو یا زائد تین جسکی طرف نقل حرکت

صحیح نہیں ہے اس کے احکام بیان ہو تو میں اگر ہمزہ متوسطہ متحرک اور ماقبل اس کے
الف واقع ہو تو اس ہمزے کی تسہیل میں میں کرنا فقط حمزہ کا مذہب ہے جاہم
میں میں ہمزہ تلف آیتہم میں میں ہمزہ والیاء فسادکم میں میں ہمزہ والوا واورجو
ہمزہ متطرفہ ہو اور ماقبل اس کے الف جیسے السراء والضراء تو مذہب حمزہ و ہشام
ابدالی اس ہمزہ کا ہے الف سے سب کلمہ میں مخالف ساکن جمع ہو تو اس صورت
میں یا تو ایک کو بسبب التقاء ساکنین کے حذف کریں پھر اگر پہلا حذف کیا یہ صورت
فرض کریں تو کلمے میں مذہب ہو گا کہ حرف مد رہا ہی نہیں اور جو دونوں میں سے
ایک بھی حذف کریں اس لیے کہ وقف میں اجتماع ساکنین علی حد ہے تو مذہب شعیب اور مد
متوسطہ دونوں ہو سکتے ہیں کیونکہ باب المد والقصہ میں بیان ہو چکا کہ سکون وقفی
میں یہ دو وجہ حاصل ہیں اور قصہ بھی جائز ہے اور یہ صورت بھی جائز ہو گی کہ فرض
کریں کہ دوسرا حمزہ حذف کیا اور ہوقت مد کریں کہ حرف مد تو موجود اور ہمزہ متو
ہے تو حرف ماقبل ہمزہ متغیرہ کے واقع ہوا اور جو ہمزہ متوسطہ یا متطرفہ متحرک اور ماقبل
اس کے واو یا یا ساکنہ زائد میں واقع ہوں کہ نقل حرکت بیان بھی نہیں ہے ایسے
ہمزے کو واو یا یا سے بدل کر کے ادغام کرتا ہے اور واو یا میں حمزہ ہر دو صورت میں
اور ہشام فقط ہمزہ متطرفہ میں مثال ہمزہ متوسطہ و متطرفہ ماقبل واو یا یا زائد میں
خطیثۃ قروء یرئی النسبیٰ ہنیثا مریثا یہ احکام ہمزہ متحرک کے بعد انواع
ساکن بیان ہو اور جو ہمزہ متحرک بعد حرکت کو واقع ہو وہ نو قسم پر ہے ہمزہ مفتوحہ

بعد حرکات ثلثہ سآلتہم یوقید خاطئہ کسورہ بعد حرکات ثلثہ خاطئین
یثقیس سئلوا مضمومہ بعد حرکات ثلثہ یؤسکم رءوف مستہزءون
ان نواقسام میں سے اول کے دو قسم یعنی مفتوحہ بعد کسرہ کے اور مفتوحہ بعد ضمہ کے
اسکا حکم حمزہ کے مذہب میں یہ کہ جو حمزہ بعد کسرہ کے واقع ہو اوسکو یا سے اور جو
بعد ضمہ کے ہے اوسکو واو سے ابدال کرتا ہے خاطئہ ناشئۃ مائۃ فئۃ
میں یا سے اور یؤلف یوقید یؤخر موجلا میں واو سے بدلتا ہے سوا سے
ان دو قسم کے باقی سات اقسام یعنی مفتوحہ بعد فتح کے اور کسورہ بعد حرکات ثلثہ
اور مضمومہ بعد حرکات ثلثہ ان میں سے مفتوحہ جو بعد فتح کے ہے اوسکو تسبیل میں
الهمزة والالف اور کسورہ جو بعد حرکات ثلثہ کے ہے اوسکو تسبیل میں الهمزة والیا اور مضمومہ
بعد حرکات ثلثہ کے تسبیل میں الهمزة والوا کرتا ہے مثال مفتوحہ بعد فتح کے جیسے
سآل مآرب نآذن اور مثال کسورہ بعد حرکات ثلثہ کی یومئذین خاسئین
سئلوا اور مثال مضمومہ بعد حرکات ثلثہ کے رءوف ملائون یرؤسکم
یہ حکم حمزہ متحرکہ کا بعد حرکت کے بیان ہوا اب بعض وہ کلمات جنہیں وجوہ دیگر یا اصول
مذکورہ کی مخالفت ہی مروی ہے یہاں بیان ہوتے ہیں آپس معلوم رہے کہ لفظ رءوف
میں بوجہ اصول مذکورہ کے حمزہ کا ابدال یا سے چاہیے حالت وقف حمزہ میں
لیکن اوس یاکو باظہار ادا غام ہر دو وجہ سے پڑنا مروی ہے اور حکم لفظ توؤوی
اور توؤوب کا بھی یہی ہے اور لفظ انبشہم ونبشہم میں جب حمزہ باتے بدل ہوا

تو بعض روایت نے بسبب یا کے او سکی یا کو کسورہ پڑھا جو اب ایک قاعدہ متعلقہ
 ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حمزہ کی قرارت میں بعض اہل اداسے اعتبار تغیر حمزہ
 کا موافق رسم خط کے ہی مروی ہے پس جس جگہ ضوابط مذکورہ موافق رسم کے ہو
 وہاں بے تامل بموجب کلیات مذکورہ عمل کیا جاوے جیسے لفظ ہارثکم میں حمزہ
 کسورہ بعد کسر کے واقع ہے او سکی تسیل میں الہمزۃ والیاہ موافق کلیات مذکورہ
 ہے اور اس میں مخالفت رسم ہی نہیں ہے کہ حمزہ بصورت یا مرسوم ہے اس طرح حمزہ لفظ
 اوستے کا کہ جب او سپر وقف کریں گے تو یہ حمزہ مسکنہ بعد تحریک ہو اور اس کا ابدال یا
 ہے بموجب کلیات حمزہ کے یا لفظ علیٰ میں ابدال الف سے ہو اور مخالفت رسم ہی
 نہیں ہے پس جہاں کلیات مذکورہ رسم کے موافق ہیں وہاں او سپر عمل کریں
 اور اگر کلیات مذکورہ پر عمل کرنے سے مخالفت رسم لازم آوے تو باتباع
 رسم حمزہ میں تغیر کیا جاوے جیسے لفظ تفتق میں قاعدہ یہ تھا کہ جو حمزہ مسکنہ
 قبل او سکے فتح ہو تو الف سے بدلا جاوے اور یہاں او سپر عمل کرنے سے مخالفت
 رسم کی لازم آتی ہے پس او سکی تسیل میں الہمزۃ والواو کریں اور جو حمزہ بصورت
 یا مرسوم ہو اس کا ابدال یا سے اور جو بصورت واو مرسوم ہو اس کا ابدال واو
 کریں اور جو حمزہ بے صورت ہو اس کو حذف کریں جیسے نسا انکم اہنا انکم
 موثلا کے حمزہ کو یا خالصہ اور نسا و کہ اہنا و کہ یدر و انکم کے حمزہ کو
 بو او خالصہ اور ما لثون بطون مستہزون میں بحذف حمزہ پڑھیں

اور جو ہمزہ مضمومہ بعد کسر کے ہو انخش او سکویا سے اور کسورہ بعد ضمہ کے ہو
 او سکویا سے برکتا ہی یہ دونوں انہیں اقسام میں سے ہیں کہ موافق مذہب ہے
 کے حکم انہیں تھا کہ پہلی قسم میں تسبیل بین الہمزۃ والو او اور دوسری قسم میں بین الہمزۃ
 والیا کرین سو اسمیں انخش سے مخالفت سیبویہ کی مروی ہے اور جس نے حکایت
 کی تسبیل ہمزہ مضمومہ کی بعد کسر مثل یا اور ہمزہ کسورہ بعد ضمہ کی مثل او این
 اشکال ہے کیونکہ وجہ تسبیل میں اعتبار حرکت ہمزہ کا ہے اور اس صورت میں
 جنس حرکت ماقبل سے تسبیل ہوئی اور لفظ مستہزء و ن اور امثال اوسکے
 بعد حذف ہمزہ کے بعضہ ذای پڑ ہنام روی ہو اور کسر ذای بھی کہا گیا ہو مگر وہ غلط
 قیاس اور متروک ہو اور جو ہمزہ کہ متوسط واقع ہو کلمے میں بسبب داخل ہونے کسی حرف
 زائد کے اوپر اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ بعد دور کرنے اوس حرف نے اند کے
 کلمہ مفہوم رہے جیسے هُوَ لَاءِ يٰ اَعْمٰی لَا نَتَمُّ بِاَنَّم وَا نَتَمُّ وَا مَرَفَاتُو هِن
 کَانَم سَاؤْمَرِکِم وغیرہ تو ایسے ہمزہ میں دو وجہ جائز ہیں تحقیق اور تخفیف
 موافق حرکت ہمزہ اور حرکت ماقبل کے انواع تخفیف مذکورہ سے اور لام
 تعریف کا جس کلمہ مہموز کماول میں ہو وہ بھی اسی باب سے ہی پس اسو اسطے او میں
 جزہ سے حالت وقف میں خلف مروی ہوا ہو جیسے معلوم ہوا باب نقل
 حرکت میں اور جو ہمزہ متطرفہ کہ حرکت اوسکے ماقبل کو دیا ہو جیسے و ف
 اور وہ ہمزہ کہ بدلا جاو کسی حرف سے اور او میں او غام کیا جاوے جیسے

قراءۃ سین روم و اشہام ہر دو اپنے اپنے محل پر جائز ہیں یعنی روم مجرور اور
 مضموم میں اور اشہام فقط مضموم میں اور جو ہمزہ متطرفہ کہ بدلا جاوے حروف سے
 جیسے اللام اور لؤ اور الباری وغیرہ سین روم و اشہام جائز نہیں اور جو
 واو یا یا اصل ساکن واقع ہوں قبل ہمزہ کے خواہ وہ حرف لین ہو جیسے مَوَاقِفُ
 هَيْئَةً یا حرف مد ولین جیسے السَّوْغَى سَيِّئَةٌ تو سین کلیہ نقل حرکت
 کا ہے اور بعض روایات حمزہ نے سین ہی ابدال داد قائم روایت کیا ہے
 اور جو ہمزہ متطرفہ حرکت والا کہ واقع ہو قبل اس کے حرف متحرک جیسے بدأ بید
 یا الف جیسے السماء الماء الداء پس حالت وقف میں حکم ایسے ہمزے کا ابدال
 ہے حرف مد ولین جنس حرکت یا قبل سے مگر ایسے ہمزے میں بعض روایات حمزہ نے
 تسہیل بین بین بھی کیا ہے ساتھ روم حرکات ہمزہ کے پھر اس وجہ خاص
 میں اہل ادا کے تین مذہب ہیں بعض نے تسہیل مع الروم کو نظر بر اعتماد
 محض سکون پر دیکھا ہے اس دلیل سے کہ جب ہمزہ کی تسہیل بین بین کی توفہ قریب
 ہو گیا ساکن کے اور حکم ساکن کا اسکو دیا گیا اور ساکن میں روم نہیں مجرور
 بعض نے نظر بر عموم روایت روم فتح اور ضمہ اور کسر ہر سہ حرکات ہمزہ میں
 روم کیا اور مذہب قراہین جو فتح میں روم نہیں ہے اسکا عذر اسنے یہ کیا
 کہ بوجہ تسہیل کرنے ہمزہ کے روم کی ضرورت ہوئی معہذا اقوا عدوہ میں روم
 فتح جائز ہے پس ان دو نو وجہ میں بوجہ افراط اور تفريط کے نہایت ہی شذوہ ہے

اور وجہ مختار اور پسندیدہ یہ ہے کہ بموجب روایت تسہیل ذروم کے ہر مضمون
اور کسورہ میں تسہیل ساتھ ہر حرکت کی جاکر اور مفتوحہ میں ہی قاعدہ ابدال کا جاری کیا جائے

باب الاظهار والادغام

اس باب میں مراد ادغام سے ادغام صغیر ہے اور ادغام صغیر وہ ہے کہ حروف کو ان
کا ادغام اپنے مقارب حروف متحرک میں ہو ادغام کبیر تو خاص مذہب ابو عمرو کا
تھا وہ بیان ہو چکا ہے لکن ادغام صغیر میں قریباً ہم مختلف میں آئیں۔ توضیح اوسکی
کیجاتی ہے واضح ہو کہ فال اخفی چہ حروف میں باختلاف قراءہ مدغم ہوتی ہے تاہذا
صاد دال مہملہ سین مہملہ جیم اسمین اختلاف قراءہ کا تین طرح پر ہے بعض
توان سب حروف میں ادغام کرتے ہیں اور بعض سب حروف مذکورہ میں
اظہار کرتے ہیں اور بعض قراءہ بعض حروف مذکورہ میں اظہار
اور بعض میں ادغام کرتے ہیں پس لام نافع اور بن کثیر اور لام عاصم فال اذکو
جملہ حروف مذکورہ میں اظہار کرتے ہیں ایک میں بھی اذکی قراءت میں ادغام
نہیں اور قراءت کسائی اور روایت خلا میں تاہذا صاد دال سین ان
پانچ حروف میں فال اذ مدغم ہوتی ہے اور جیم میں مدغم نہیں ہوتی اور اخاف
کی رہا بیت میں ادغام اذ کا تاہذا اور دال میں ہوتا ہے باقی میں نہیں اور بن
ذہان نقطہ دال میں ادغام کرتا ہے باقی حروف میں انہا رہے امام ابو عمرو
اور ہشام سوزہ ہر شش حروف مذکورہ میں اذ کا ادغام کرتے ہیں جیسے اذہرا

اذ نزلنا اذ صرنا اذ دخلوا اذ سمعوا اذ جعلنا نافع واين کثير وعاصم
 کہیں بھی ادغام نہیں کرتے اور ابو عمرو و ہشام ان سب میں ادغام کرتے ہیں اور کسائی
 و جلا و فقط جیم میں اظہار باقی میں ادغام اور خلف تا و و دال میں ادغام باقی میں
 اظہار کرتے ہیں اور ابن ذکوان فقط دال میں ادغام باقی میں اظہار کرتے ہیں
 اور قد کی دال کہہ حروف میں باختلاف مدغم ہوتی ہر س مہملہ ذال مجھ
 ض مجھ ظاء زای جیم ص نش جیسے قد سالھا ولقد ذرنا فقد
 ضل فقد ظلم ولقد نرینا قد جمعوا لقد صدقنا قد شغفنا حبا
 پس قرأت امام عاصم اور ابن کثیر اور روایت قالون میں ان سب حروف کے
 نزدیک ال قد کا اظہار ہے ایک میں بھی ادغام نہیں اور ورش کی روایت میں غاد
 اور ظار میں ادغام ہے باقی چہ حروف میں اظہار اور ابن ذکوان کی روایت
 میں دال قد کا ادغام ض ذ ن ظ میں ہر باقی چار حروف میں نہیں اور سورۃ
 ملک میں جو آیہ شریفہ ولقد نرینا ہی اوس میں ابن ذکوان سے خلاف مروی ہے
 یعنی خاص اس لفظ میں اظہار و ادغام دونوں اوس سے مروی ہیں اور سب
 اوسکی روایت میں زای میں ادغام ہی ہے اور ہشام سورۃ ص میں لفظ
 لقد ظلمت میں اظہار کرتا ہی باقی سب حروف میں ہر جگہ اوسکی روایت میں
 ادغام ہے اور ابو عمرو و حمزہ و کسائی کی قرأت میں ان سب حروف مذکور میں
 دال قد مدغم ہوتی ہی اور تاء تانیث ان چہ حروف میں باختلاف مدغم ہوتی ہی

س ثاء ص ز ط ج جیسے انبقت سبع کذبت ثمود حصوت
 صدوہم خبت زدناہم حومت ظہورہا فنجبت جلودہم
 پس ابن کثیر اور عاصم اور قالون ان سب حروف کے نزدیک تار تانیث کا
 اظہار کرتے ہیں اور ابو عمرو و حمزہ و کسائی ان سب حروف میں اوغام کرتے ہیں
 اور قریش فقط ظ میں اوغام اور باقی میں اظہار اور ابن علم نے اظہار کیا ہے
 تار تانیث کا نزدیک س ج ز کے باقی تین حروف میں اوغام کیا ہے
 اور سورج میں جو ہے طہ مت صوامع سواں لفظ خاص میں تار تانیث
 کا اظہار کیا ہے نزدیک صاد کے ہشام نے اور لفظ وجبت جنوہا
 میں ابن ذکوان سے خلاف مروی ہے یعنی اظہار اوغام دونوں مروی ہیں اور
 لام هل و ہل کا اوغام باختلاف قرار ان آٹھ حروف میں ہوتا ہے تا ناظا
 نرس ن ط ض جیسے بل تاہم بل ظننتم بل یزین بل مولت
 بل متبع بل طبع بل ضلوا اور جو کہ ان کے بعد تار تانیث وارد نہیں ہوئی ہے اس کو
 اوغام خاص ہے ساتھ لام ہل کے جیسے هل ثوب اور نون اور تار تانیث
 میں ہی مدغم ہوتا ہے جیسے هل تنقون اور هل یخن پس آٹھوں حروف
 مذکورہ میں ہل و ہل ہر دو کا اوغام مفصل مذکور ہوتا ہے پس نون اور تان میں دونوں
 مشترک ہیں اور ہل خاص ہے ساتھ ض ط ظ نرس کے اور ہل خاص ہے
 ساتھ ثاء کے پس لام کسائی نے لام ہل و ہل کو سب حروف مذکورہ میں مدغم کیا ہے

مذکورہ میں ہل

اور حمزہ نے صرف ثانیہ اور تیسری ثانیہ میں ادا مقام کیا ہوا باقی حروف میں
 اظہار اور بل طبع اللہ علیہا جو سورہ نسا میں ہے سوا دس میں خلاد راوی حمزہ سے
 خلاف مروی ہے یعنی ہر دو وجہ ادا مقام لام بل کا طامین اور اظہار بھی اور
 لفظ هل تری من فطور سورہ ملک میں اور هل تری لام من ہاقیہ
 الحاقہ میں ادا مقام لام بل کا طامین مروی ہوا ہے ابو عمرو سے فقط اور
 باقی حروف میں اظہار اور ہشام نے اظہار کیا ہی لام بل و بل کا نزدیک
 نون اور ضاد کے اور سورہ رعد میں جو لفظ ام هل تستوی ہر آئین
 اظہار کیا ہی ہشام سے اور باقی حروف میں اوس سے ادا مقام مروی ہے
 پس لام بل و بل میں اختلاف قراءتین طور پر ہو اکسائی کے نزدیک کل
 حروف مذکورہ میں ادا مقام نافع و ابن کثیر و ابن فکوان و عاصم کے نزدیک
 سب میں اظہار اور بعض کے نزدیک کسین اظہار اور کسین ادا مقام انہیں سے ابو عمرو
 کے نزدیک فقط لفظ هل تری سورہ ملک اور سورہ الحاقہ میں تو ادا مقام
 باقی ہر جگہ اظہار اور ہشام کے نزدیک نون اور ضاد اور خاص سورہ رعد
 میں لفظ هل تستوی کی تار میں اظہار باقی حروف میں ادا مقام اور حمزہ کے
 نزدیک ثار اور سین اور تار میں ادا مقام اور مختلف روایت خلاد سورہ نسا
 لفظ بل طبع اللہ علیہا میں ادا مقام اور باقی حروف میں اظہار مروی ہوا ہے اور کل قراء
 اسکا اتفاق ہے نہ ادا مقام ذال اذ کا ذال اور ظار میں کرتے ہیں جیسے اذ ذہب

در اتفاق قراءتین ادا مقام مروی

اِذْ ظَلَمُواْ اَوْرِدَالِ قَهْ كَا دَالِ اَوْرِدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ اَوْرِدْ مِیْنِ
 اَوْرِدَا تَا نِیْثِ كَا تَا اَوْرِدَالِ اَوْرِدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 اَجِیْبَتْ دَعْوٰی تَكْمَا اَوْرِدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 لَامِ كُو بَیْ اَوْرِدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 بِلِ رِبَكُمِ اَوْرِدْ مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 سَاكُنْ هُو تُو وَاجِبْ اَدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 سَوَا حُرُوفِ مَكِّی كَا اَوْرِدْ اَدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 وَعَمَلِ اِیْنِ حُرُوفِ مَدِیْنِ مَكِّی كَا اَوْرِدْ اَدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا نِیْثِ اَوْرِدْ
 بَعْضِ حُرُوفِ دِیْكَرِ قَرِیْبِ الْخَارِجِ كَا كِیَا جَا تَا هِی كَا اَوْرِدْ اَدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا Nِیْثِ اَوْرِدْ
 مَرُوی هِی مَعْلُومِ رَسْتِی كَا بَا مَحْزُومِ كَا اَدَا مِیْنِ جِیْسِی قَدْ خَلَوْاْ تَا Nِیْثِ اَوْرِدْ
 اَوْرِدْ خَلَا دِ رَا وِی حَمْزِی سِی مَرُوی هِی اَوْرِدْ اِیْسِی بَا قِیْلِ فَا رِی كَا قُرْآنِ شَرِیْفِ
 مِیْنِ پَا نِجِ جُكْهِی هِی اَوْرِدْ غَلْبِ شَرِیْفِ نَوْتِیْدِ اِجْرَا عَظِیْمَا سُوْرَةِ نَسَا مِیْنِ وَ
 اِنْ تَعَجَّبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ رَعِدْمِنْ قَالَ اَذْهَبْ فَمِنْ نَبْعِكَ اَسْرَامِنْ قَالَ
 فَاذْهَبْ فَاَنْ لَكَ طَمِیْنٌ وَمِنْ لَمِیْثٍ فَاوْلَئِكَ حِجْرَاتِ مِیْنِ نَقَطِ اِسْ
 اَخِیْرِ حُرُوفِ حِجْرَاتِ مِیْنِ خَلَا دِ سِی خَلَا فِ مَرُوی هِی اَوْرِدْ اِیْسِی رَا وِیْتِ مِیْنِ خَلَا
 اِسْ نَقَطِ مِیْنِ اَخِیْرِ اِسْ اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ
 اِسْ اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ اِیْسِی اَوْرِدْ

ذِكْرُ بَعْضِ حُرُوفِ دِیْكَرِ قَرِیْبِ الْخَارِجِ

ومن يفعل ذلك فقد ظلم نفسه بقرء من ومن يفعل ذلك فليس من
 الله في شيء آل عمران من ومن يفعل ذلك صدوا فظلموا وروى
 ذلك بتغام من ضاعت الله نسامين ومن يفعل ذلك يلق اثاما فقام
 مین ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون منافقون من اس لام کا اوقام
 فال من ابوالحارث راوی کسائی سے مروی ہے باقی سب کے نزدیک اظہار ہے
 اور لفظ تخسف بہم کا مرض سورہ سبا میں فاکا اوقام با مین قرابت امام کسائی
 کی ہے اور باقی سب قرابہ اظہار پڑھتے ہیں اور لفظ عذت سورہ غافر اور دخان
 میں اور لفظ فنبذتہا سورہ طہ میں فال کا اوقام تا مین قرارت حمزہ و کسائی
 وابو عمرو کی ہے اور قرارت باقین کی باظہار ہے اور لفظ اور ثقیل سورہ اعراف
 اور زخرف میں ثمار مثله کا اوقام تار ثناء میں کی ہے ابو عمرو اور مشام اور حمزہ کسائی
 نے اور را مجزومہ کا اوقام لام مین دوری راوی ابو عمرو نے بخلف کیا یعنی اوکر
 اظہار و اوقام دونوں وجہ مروی ہیں اور سوسی کی روایت میں بیخلاف اوقام
 ہے را کا لام مین جیسے واصد کے کمر بک ان انتکری یغصکم باقی قر
 کے نزدیک ثمار کا اوقام تا مین اور را کا لام مین نہیں ہے اور اظہار انون نہیں
 اور ن والقلم کا نزدیک و او کے مروی ہے حصص اور ابن کثیر اور ابو عمرو و حمزہ
 و قالون سے باقی نرا و او مین اوقام کہتے ہیں اور فقہان و ائمہ مین اظہار و
 اوقام دونوں وجہ مروی ہے روایت میں ہے کہ کثیر و عاصم

باظهار ادا کرتے ہیں قوام سورہ مریم کے صداد کے دال کو نزدیک ذال فتح کر
 کے ایسی ہی من ثیر ذکے دال کو ثار ثواب میں اوقام نہیں کرتے باظهار ادا کرتے ہیں
 ہر ائمہ مذکور ہیں ایسی ہی لہشت اور لہشتہ میں ثار کو تا میں اوقام نہیں کرتے
 باظهار ادا کرتے ہیں باقی ائمہ ان حروف کو باوقام ادا کرتے ہیں اور باظهار
 ن طس کا نزدیک میم کے قرارت حمزہ میں ہی باقی میم میں اوقام کرتے ہیں اور لفظ
 اخذتم اخذتم با اخذت اخذت میں باظهار ذال کا روایت مختص اور قرارت
 ابن کثیر میں ہے باقی ائمہ ذال کو تا میں اوقام کرتے ہیں اور مرزی ہی باظهار ادا
 اس کب کا نزدیک معن کے بزی اور قالون اور خلاصہ سے بخلاف یعنی ثین
 باظهار اداوقام ہر دو وجہ سے اس لفظ کو روایت کرتے ہیں اور ابن عامر اور خلف
 اور ورش بار ارب کو بخلاف باظهار ہی پڑھتے ہیں باقی سب باوقام پڑھتے ہیں
 میں اس لفظ کو اور لفظ یلمع کے ثار کو ذک کے ذال میں بشلام اور ابن کثیر
 اور ورش بخلاف اور قالون بخلاف اوقام نہیں کرتے باظهار ادا کرتے ہیں
 باقی قرآن بخلاف اس ثار کو ذال میر باوقام کرتے ہیں اور لفظ یعذب من
 یشاء آخر سورہ بقرہ میں قرارت ناصحہ ابن کثیر ابو عمرو وجہ وہ کسافی میں لفظ
 ساتھ سکون بار کے ہر جیسا کہ معلوم ہو گا اختلاف فرشی سورہ بقرہ میں
 پس ان ائمہ میں سے ابن کثیر بعد بکی باؤسن ایشا کے میم میں بخلاف اوقام
 کرتا ہے یعنی باوقام باظهار ہر دو وجہ سے پڑھتا ہے اور ورش اس بار کو باظهار

بلا خلاف روایت کرتا ہے اور باقی قراء سکون باکویمین اوقام کرتے ہیں
 اور امام عاصم و ابن عامر اس کو مضموم پڑھتے ہیں پس اوکلی قرأت میں غام
 کا قاعدہ اس کلمے میں نہیں ہے اب احکام نون ساکن و تنوین
 کے کہ لفظ او ہی نون ساکن ہو بیان ہوتے ہیں معلوم رہے کہ نون ساکن
 اور تنوین کے چار احوال ہیں اظہار اوقام قلب اخفا پس جب نون ساکن
 یا تنوین قبل حروف حلقیہ کے آوے تو باظہار ادا کیا جاتا ہے نزدیک کل
 قراء کے اظہار کے یہ معنی ہیں کہ حرف اپنے مخرج سے پورا ادا کیا جائے اور حرف
 حلقیہ چہ یں ہمزہ ہاء حاء عین غین جیسے قدیر امن ینون
 من امن جوف ہار منها من ہاد نار حامیہ والنحر من حادہ
 بکم عی انعمت من عاقب یو مئذ خاشعۃ متخفۃ من بخزی فکا
 غیب فہنغضون من غل اور جب نون ساکن اور تنوین قبل چہ حروف
 یرتلون کے واقع ہو تو لام اور رار میں بدون غنہ اور باقی چار حروف یا
 میم و ن مین ساتھ غنہ کے اوقام کیا جاتا ہے اور مخرج غنہ کا خیشوم
 ہے پس جو آواز خیشوم میں سے نکلے اوسکا نام غنہ ہے مثال ہر ایک
 کی جیسے ہدی للفقین ثمرۃ من رزقا ولكن لا یعلمون من بہم من یقول
 برق یجملون من نود یومئذ ناعۃ ممن منع مثلاما من وال
 غشاق ولہم لیکر جلاو اور یا مین بدون غنہ کے خلف راوی حمزہ فی اوقام کیا

احکام نون ساکن و تنوین

اور جب نون ساکن ساتھ وادیا کے ایک کلمے میں ہون تو کسی کے نزدیک اوغام کا
 بلکہ اظہار کیا جاوے گا جیسے دنیا صنواں قنواں بنیاں کہ اوغام کرنے سے
 یہ کلمے مثلاً مضاعف کے ہو جاوینگے سامع کو تمیز ہوگا کہ یہ کلمہ مضاعف ہے
 یا نون مدغم ہوا ہے واو ویا میں اور قلب کیا جاتا ہے نون ساکن اور تنوین
 کا میم سے نزدیک با کے باتفاق کل قرار جیسے من بعدہم انہم صم
 بکم اور نزدیک باقی پندرہ حروف کے اخفا کیا جاتا ہے نون ساکن اور
 تنوین کا ساتھ غنہ کے اور اخفا ایک حالت ہو درمیان اظہار اور اوغام
 کے اور اوسمین تشدید میں ہوتی وہ پندرہ حروف اخفا کے یہ ہیں تا ثا
 جیم دال ذال زای سین ش صاد ضاد طا ظا فاء فاف
 کاف ان حروف میں باتفاق قرار اخفا ہو نون ساکن اور تنوین کا مثلاً
 ہر ایک کی جیسے من تحتہا ینتھون جنات تجری من ثمر عثوا
 جمیعاً ثم ان جاء کہ فانیجنا کم شیئا جنات من دابة انداد
 قنواں دانیز من ذکر منذر سرا عاذک فان للتم فانتزلنا
 یومئذ نزلاً اسلام منسأۃ عظیم سماخو من شاء ینشا علیہم شرع ان
 صدو کم ینصر کریم صرا ان ضلالت منضو قوا ضلالت واطاعتان
 ینطقون قوا طاعتین ان ظنا ینظرون قوا ظالمین وان فاکم وانقر داعی
 فیہم ولترقلت منقلبون شیء قدیم من کان ینکثون عاد اکفروا

باب الفتح والامالة وین اللفظین

امالہ کے معنی لغوی مائل کرنا جکاتا اور اصطلاح میں قرار کے مائل کرنا
 کو طرف یا کے اور فتح کو طرف کسر کے یعنی الف کو مثل لکے اور فتح کو مثل کسر
 کے اور اگرنا اور مد فتح سے اس باب میں ضد امالہ ہی یعنی جہان کہا جاوے کہ فلاں
 قاری نے اس لفظ کو فتح سے ادا کیا ہی تو مراد یہ ہے کہ اسمین امالہ نہیں کیا اور
 امالہ دو قسم ہوا ایک کبریٰ اور اسی کو امالہ محضہ اور اضجاع سے بھی تعبیر کرتے ہیں
 اوسکے معنی یہ ہیں کہ پورا میلان اور انحراف حرف میں آجاوے دوسرا صغر
 اور اوسکو بین اللفظین اور امالہ بین بین اور امالہ مقللہ اور تقلیل سے بھی تعبیر
 کرتے ہیں اوسکے معنی یہ ہیں کہ پورا میلان اور انحراف نہ ہو بلکہ حالت ہو دو
 فتح اور امالہ کے اور امالہ اوس الف میں جو آخر کلمے کے واقع ہو کیا جاتا
 اور اوسکے ماقبل حرف میں بھی تبعا ہوتا ہے اب اس باب میں احکام فتح
 اور امالہ محضہ اور امالہ مقللہ کے اور اختلاف قراءات کا اٹھین تبویق
 اللہ تعالیٰ بیان کیا جاتا ہے پس واضح ہو کہ ائمہ قراء سبعہ میں سے امام
 حمزہ و کسائی نے امالہ محضہ کیا ہی ہر اوس اسم و فعل کو کہ الف اوسکے
 آخر میں ہو اور لام کلمہ ہو اور وہ الف یا سے بدلا ہوا ہو اور طریقہ اوسکی
 شناخت کا یہ ہے کہ اگر اسم ہو تو اوسکو تنہیہ کر کے اور فعل ہو تو اوسکا
 صیغہ متکلم بلکہ میں اگر کہہ دوں گی و گاتروا اور یائی ہی تو یا ظاہر ہوگی

جیسے ہڈی اشتری اطوی ہڈا ۲۸م پہلی دو مثالیں فعل کی کہ ایک کا
 صیغہ متکلم ہدیث اشتریت ہو اور پہلی دو مثالیں اسم کی ہیں کہ ایک کا
 تشبیہ بیان ہڈیان ہو ایسے اسماء و افعال میں ہر جگہ حمزہ و کسائی لالہ
 کرتے ہیں اور وہی دونوں امالہ کرتے ہیں اوس الف زائد کا جو علامت
 تانیث کی ہو اور اوسکی شناخت یہ ہے کہ وہ کلمہ فعلی کے وزن پر مضموم
 الفا خواہ مفتوح الفا خواہ مکسور الفا ہو مثال مضموم الفا کی الدنيا الانثی
 الأخری البشری الکبری اور مفتوح کی التقوی الفجوی شقی اسری
 سکری اور مکسور کی احدی سیما شعری الذکری اور مفتوح کیے گئے ہیں
 اوس لفظ موسی یحیی عیسی کہ انکا وزن بھی فعلی ہے اور وزن فعلی
 مضموم الفا اور مفتوح الفا میں بھی الف تانیث ہوتا ہے پس اوس میں پہلی امالہ
 کرتے ہیں حمزہ و کسائی جیسے کسائی قرادی یتالی آتالی نصاری
 اور امالہ کرتے ہیں وہی دونوں اوس اسم میں جو متعلی ہے استفہام
 میں جیسے آئی کہ قرآن میں بہت جگہ وارد ہوا ہے اور لفظ متی وعسی
 بنی میں بھی اور جو الف آخر اسم یا فعل کے کہ رسم اوسکا بصورت یا ہو موصو
 لفظ لدی اور ہانکی اور الی اور حتی اور علی کے کہ انہیں امالہ نہیں ہے
 اس الف میں اصلی ہونے کی شرط نہیں اور نہ یائی ہونے کی شرط ہے زائد ہو
 خواہ واوی مگر بصورت یا اور کما رسم خط ہو اوس میں بقرارت حمزہ و کسائی امالہ کیا

جیسے یا و بقی یا اسفی یا حسرق ضعی لا تضحیٰ ہوا ہی مستثنیات مذکورہ کے
 اور جو الف کہ لام کلمہ فعل یا اسم ہو اور کلمہ تین حرف سے زیادہ ہو ہر چند
 الف مذکور واو سے مختلف ہو مگر کو میں بھی امالہ کرتے ہیں وہ دونوں جیسے
 نزا کاھا البنی ابتلیٰ یا جیسے بتلیٰ یدعی ادنیٰ اعلیٰ یہ کلمات واوی ہیں مگر
 انہیں بھی امالہ ہے ان صورتوں مذکورہ میں حمزہ و کسائی متفق ہیں امالہ پر
 اب جن کلمات میں فیما بین اوں دونوں کے اختلاف ہو وہ میان ہوتا ہوا
 پس لفظ احیا جو بعد واو کے ہو او سمین تو دونوں امالہ کرتے ہیں جیسے
 ویجی من حی امانت واجبی نموت ونحیٰ اور جو اس باب کے الفاظ سو ا
 واو کے اور کسی حرف کے بعد ہوں او سمین فقط کسائی کے نزدیک امالہ
 ہے حمزہ او سمین امالہ نہیں کرتا جیسے فاحیا کہ فاحیا بہ ثم احیا ہم ومن
 احیا ہا وهو الذی احیا کہ لکنا احیا الناس میں اگر احیا پر وقف
 کریں تب کسائی امالہ کریگا اور متفرد ہو کسائی امالہ لفظ رائی میں ہون
 الف و لام کے اور الو یا بالف و لام میں اور لفظ مرضات خواہ مضاف
 ہو طرف اسم ظاہر کے جیسے مرضات اللہ خواہ یا کی طرف جیسے مرضاتی
 اور خطایا کم اور خطایا ہم اور خاص لفظ صحیام سورہ جاثیہ میں اور
 حق تقاة آل عمران میں اور قد ہدای سورہ انعام میں ان الفاظ
 میں حمزہ امالہ نہیں کرتا اور متفرد ہو کسائی امالہ لفظ ما انسانہ میں جو سورہ

کف میں ہو اور لفظ معصانی سورہ ابراہیم میں اور لفظ اوصافی اور اتافی لکنت سورہ مریم
 میں اور لفظ اتافی سورہ نمل میں ان پانچ افعال میں ہی فقط کسائی کو نزدیک امالہ ہو
 اور کلمہ تلاکھا و طحا کا اور الشمس میں اور کلمہ سبخی و اضی میں اور کلمہ دحاھا و التازعا
 میں ہی فقط کسائی نے امالہ کیا ہر حمزہ کے نزدیک ان میں امالہ نہیں ہے
 اور یہ کلمہ وادی میں اور ضحاھا اور الضحیٰ اور الو با اور القویٰ ہی وادی
 میں مگر ان میں حمزہ و کسائی دونوں نے امالہ کیا ہو اور لفظ رڈ یاک
 اور جتوای سورہ یوسف میں اور ریحیای انعام میں اور مشکوٰۃ سورہ
 نور میں امالہ مروی ہو فقط حفص ووری وادی کسائی سے اور سورہ طہ
 اور النجم اور الشمس اور سورہ اعلیٰ اور الیل اور الضحیٰ اور لقرا اور
 والتازعات اور عبس اور سورہ قیامہ اور سورہ معارج ان گیارہ سوروں
 کے آخر آیات میں جو الف کہ لام کلمہ واقع ہوئے ہیں خواہ واد سے منقلب
 ہوں خواہ یا سے اون سب میں حمزہ و کسائی دونوں نے امالہ کیا ہو مگر وہ
 کلمات جو اوپر مذکور ہوئے انہیں سوروں کے کہ اون میں کسائی منفرد
 ہو امالہ میں اور جو الفات کہ منقلب میں تنوین سے جیسے همسا ضنکا و
 نسفا علما عزا غرقا نشطا وغیرہ ان میں امالہ نہیں ہے اور لفظ ریحی
 سورہ انفال میں اور فھو فی الاخرۃ اعمی دوسرے حرف سورہ اسراء میں امالہ
 کیا ہے حمزہ و کسائی اور ابو بکر شعبہ راوی عامر سے بھی اور لفظ سوہی

طہ میں اور سکہ سورۃ قیامہ میں نہیں ٹھہرنے والا کیا ہے فقط حالت تفعیل اور لفظ
تذای الجہن جو سورۃ شعراء میں ہوا کسی راہ میں انا کیا ہے حالت وصل میں حمزہ ذی اور راہ
میں انا کہنے سے الف میں بھی انا لازم ہے اور جو وقف کیا جائے اس لفظ پر تو ویش کے
وجود انا دو میں جاری ہو گا لیکن ویش کا انا اوس کے الف آخر میں ہو گا اور یہی فقط حمزہ ہے
انا کیا ہے اور حالت وقف میں وجہ تسہیل و ابال حمزہ موافق اصول
مذہب حمزہ وہ شام اور وجہ ملائ ویش بھی جاری ہو گئے اور لفظ عفی
حرف اول سورۃ اسرار میں ابو عمرو بھی باتفاق حمزہ و کسائی و شعبہ انا کہتا ہے
اور جو الفات کہ مذکور ہوئے اگر وہ بعد اس کے واقع ہوں جیسے القیامہ
ندی اس سے ذکر بشریٰ آخری وغیرہ اون میں حمزہ و کسائی و ابو عمرو ذی انا کیا
اور فقط لفظ تجرہ سورۃ ہود میں حفص راوی امام حاکم بھی اون کی
متابعت کرتا ہے انا میں اور کسی لفظ میں سوای مجرہا کے حفص کی
روایت میں انا نہیں ہے اور لفظ نای بجا نبہ سورۃ فصلت میں انا کیا
ہے الف کا حمزہ و کسائی نے بلا خلاف اور سوسی راوی ابو عمرو و غیر خلاف
یعنی اوس انا و فتح دونوں وجہ مروی ہیں اور جو لفظ نای سورۃ اسرار
میں ہے اوس میں ہر سہ مذکورین اور ابو بکر شعبہ بھی انا کرتے ہیں اور سوسی کو ابو بکر
بھی دونوں وجہ ہیں اور انا نہ نای کا دونوں سورتوں میں مروی ہے خلاف
راوی حمزہ اور کسائی سے اور لفظ انا سورۃ احزاب میں انا کیا ہے

ہشام راوی ابن عامر اور حمزہ و کسائی نے اور سورۃ اسراء میں لفظ اوکلاھا
 کا امالہ کیا ہے حمزہ و کسائی نے اور بن کلمات میں را کے بعد الف ہو کر او
 میں ابو عمرو بھی امالہ میں شریک ہے اول کلمات میں ورش امالہ بین میں ہوا
 کرتا ہے فقط لفظ ولو ادا کہ سورۃ انفال میں اور کلمات ذوات الیا میں
 خواہ اون میں الفات متقلبہ ہوں یا ء سے یا مرسوم ہوں ساتھ یا کے
 غرض جہاں حمزہ و کسائی یا فقط کسائی یا حمزہ و کسائی کے ساتھ اور کوئی
 شریک ہے امالہ ذوات الیا میں اول کلمات میں اور ادا کہ میں ورش
 سے تقلیل امالہ اور فتح بھی ہر دو وجہ مروی ہیں لیکن 'واخرآیات' اون
 گیارہ سورتوں کے جو مذکور ہوئے انہیں ورش سے فقط ایک وجہ تقلیل
 امالہ کی مروی ہے مگر جہاں آخر آیہ میں لفظ ہا ہوا وہیں موافق
 اصول ورش کے عمل ہو گا یعنی او آخر آیات گیارہ سورہ میں لفظ
 ہا نہ تو خواہ واوی ہو خواہ یائی اوسمیں بروایت ورش امالہ بین میں
 ہی کرینگے اور جہاں لفظ ہا ہو تو اگر واوی ہے تو اوسمیں فتح ہی ہو گا
 جیسے ضحاھا طحاھا تلاھا دحاھا اور جو یائی ہو اور او کے الف کو
 قبل را ہو اور بعد او کے ہا ہو کہ ایسا کلمہ فقط ذکر ہا ہے او کو با مالہ
 بین میں ہی پڑھیں اور جو یائی ہو اور اوسمیں را نہیں ہے جیسے بناھا
 سواھا مراھا اوسمیں دو وجہ فتح اور امالہ بین میں جاری کئے جاوین

اور جو کلمہ اوپر وزن فعلی کے ہو خواہ مضموم الفار یا کسور الفار یا مفتوح الفار
 اوہین اور آخر آیات گیارہ سورہ مذکورہ میں ابو عمرو بصری ہی امالہ میں کرتا ہے
 سوا ان الفاظ کے جن میں لم ہو خواہ وزن فعلی خواہ آخر آیات سورہ مذکورہ کہ لو
 میں ابو عمرو کی قرارت میں امالہ محضہ ہے اور لفظ یا و یلتی اورافی اور
 یا حشر ہے اور یا لیسف میں امالہ میں مین مروی سے فقط دوری راوی
 ابو عمرو سے یعنی سوسی کی روایت میں نہیں اور حمزہ اور کسائی اور ویش
 سے ان الفاظ میں موافق اونکے اصول کے عمل ہو گا اور خاب خاف
 طاب ضاق حاق نزاغ شاء جاء نداد ان افعال ثلاثی کے ماضی
 کے میخے سوائے حرف زائغ کے ان سب میں امالہ کیا ہے حمزہ نے اور
 ابن ذکوان موافق ہے حمزہ کے امالہ جاز اور شائر میں اور خاص لفظ
 فزاد ہم امہ اول سورہ بقرہ میں اور سوائے اوسکے جو اور الفاظ نداد قرآن
 میں واقع ہوئے ہیں اوسمیں ابن ذکوان سے خلف مروی ہے یعنی امالہ اور
 فتح دونوں مروی ہیں اوس سے آور بل بران سورہ تطفیف میں امالہ کیا ہے
 حمزہ و کسائی و ابوبکر شعبہ نے اور جن کلمات کے طرف میں رار ہو اور قبل
 رار کے الف اوں الفات میں امالہ کیا ہے دوری نے کسائی سے اور ابو
 نے بھی جیسے ابصار الدار الحار حار الکفار اور مشابہ اونکے اور لفظ
 کافر بن الکافرین ساتھ یا کے اور لفظ ہا میں امالہ کیا ہے کسائی و ابوبکر

والوعمر و قالون نے یہ خلاف اور ابن ذکوان راوی ابن عامر نے بخلاف یعنی
 اوس سے امالہ اور فتحہ و دونون وجہ مروی ہیں اور لفظ جہارین اور جاپین
 امالہ مروی ہے دوری اومی کسائی سے اور ان سب الفاظ مذکور میں
 ورش نے تغلیل امالہ کیا ہے فقط جہارین اور جاپین اوس سے تغلیل
 امالہ اور فتحہ و دونون وجہ مروی ہوئی ہیں اور لفظ ہوار اور قہار جواؤ
 کے کلیہ میں داخل ہیں اور ورش ابیدین تغلیل امالہ کرتا ہے اور اوس کے ساتھ تہ
 بھی تغلیل میں شریک ہے اور جس کلمہ میں دو راہوں جیسے ابرار، اشرار
 اوسین ابو عمر و کسائی نے امالہ محفہ کیا ہے اور ورش و تہذیبی تغلیل
 امالہ کیا ہے اور لفظ انصاری آل عمران اور صف میں اور سار عواک
 عمران اور حدید میں اور نصادع مؤمنون میں اور الباری حشر میں اور فتووا
 الی بارئکم اور عند ہارئکم بقرہ میں اور لفظ آذانم مہرور کہ سات جگہ
 آیت ہے ایک ایک جگہ بقرہ و انعام و اسراء میں دو جگہ کہف میں ایک فصلت
 ایک نوح میں اور لفظ طغیانم پانچ جگہ بقرہ و انعام و اعراف و یونس و
 مؤمنون میں اور یسار عون سات جگہ و آل عمران و تین مائدہ و انبیاء
 ایک مؤمنون میں اور اذنا فصلت میں اور جواد تین جگہ شوری و حن
 و کورت میں ان کلمات میں فقط دوری نے کسائی سے امالہ روایت کیا ہے
 دو راتلہ یوادی اور وادی خاص سورہ مائدہ میں اوس نے ہر دو وجہ فتحہ اور امالہ

روایت کریں اور لفظ ضعا فاء اور لفظ اتیک کو سورہ نمل میں خلا ذی نے مختلف اور
 خفف نے مختلف امالہ کیا ہے اور لفظ مشارب سورہ یس میں اور انیۃ سورہ
 غاشیہ میں اور عابدون اور عابدًا سورہ کافرون میں ہشام نے امالہ روایت کیا
 اور اختلاف مروی ہے روایت ابو عمرو میں بیح امالہ لفظ الناس مجرور کے یعنی
 دوری اور سوسی سے ہر دو وجہ فتحہ اور امالہ الناس مجرور میں ہیں لیکن
 قرأت ابو عمرو میں بروایت دوری اس لفظ کو امالہ کریں اور سوسی کی روایت
 میں فتحہ کیونکہ امالہ دوری سے زیادہ مشہور ہے اور فتحہ سوسی سے زیادہ مشہور
 ہے اور لفظ حماد بقرہ میں اور الحمار سورہ جمعہ میں اور اکراہہن
 سورہ نور میں اور لفظ اکرام دو جگہ سورہ رحمن میں اور لفظ محراب اور
 عمران جہاں واقع ہوا ان الفاظ میں ابن ذکوان سے خلف مروی ہے یعنی امالہ
 اور فتحہ ہر دو وجہ فقط لفظ محراب مجرور میں بلا خلاف اس نے امالہ کیا ہے
 اور جس کلمے میں بحالت وصل بسبب کسرہ آخر کے امالہ کیا جاتا ہے جیسے
 بدینار من النار من الاشرار للناس من الاخیار وغیرہ ایسے
 کلموں میں سکون وقفی مانع امالہ نہیں کیونکہ وہ سکون عارضی ہے اور جو الف مالا
 مستطرفہ قبل سکون کے واقع ہو جیسے موسیٰ الہدی عیسیٰ بن مریم
 القریٰ الیٰ ذکری الدار پس قبل سکون کے حالت وصل میں ایسے
 الف کو کل قرافتحہ سے پڑھتے ہیں اور جب وقف کیا جاوے پھر تو اس میں حانق

اصول ہر ایک کے عمل کیا جاوے یعنی اگر موسیٰ عیسیٰ پر وقف کریں تو مالہ
 محضہ کریں حمزہ و کسائی کی قرارت میں اور مالہ بین بین کریں قرارت پور
 و روایت ورش میں اور فتح سے پڑھیں قرارت باقی قرارت میں اور جمین
 راہ ہو تو مالہ محضہ واسطے ابو عمرو و حمزہ و کسائی کے اور بین میں واسطے
 ورش کے اور فتح واسطے یاقین کے مگر جمین راہ ہی اوہیں بحالت میں
 ہی قطع موسیٰ ہوی ابو عمرو کی روایت میں دو نون و جہ فتحہ اور مالہ کی مروئی ہون
 اور جو اسما مقصورہ یعنی جنکے آخر میں الف مقصورہ ہو منون واقع ہوں
 اونہیں بحالت وقف اہل اد کے تین مذہب ہیں ایک یہ کہ حالت رفع و
 نصب ہر میں او کو فتحہ سے پڑھیں یعنی بدون مالہ دوسرا یہ کہ ہر حالت
 مذکورہ میں مالہ کریں تیسرا یہ کہ مجرور و مرفوع میں مالہ اور منصوب میں فتح اور
 اس صورت میں دو نون و جہ پر عمل ہے مثال مرفوع کی واجل مسمیٰ اور مجرور
 کی مثال الی اجل مسمیٰ اور لا یغنی مولیٰ عن مولیٰ یہی مرفوع اور مجرور
 کی مثال ہے اور منصوب کی مثال وکانوا غرقیٰ اور رسلنا تذکرۃ انہ
 ابو عمرو میں بتوین ہے اور حمزہ و کسائی اور ورش کے نزدیک اوہیں
 تنوین نہیں پس موافق ہونکے اصول کے اوہیں بخلاف مالہ اور تھلیل ہر

باب مذہب الکسائی فی امالۃ ہاء التائین فی الوقف

جو کہ حالت وقف میں ہو جاتی ہے اس کو اور اس کے ماقبل کے حرف میں

فقط کسائی امالہ کرتا ہے سو اسی دس حروف کے کہ اگر ان میں سے کوئی حرف
 قبل بار کے ہو تو امالہ نہ ہو گا وہ دس حروف یہ ہیں ح ق ض غ اط ع
 ص خ ظ جیسے النظم الحاقہ قبضہ بالغہ الصلوۃ بسطہ القاصہ
 خصاصہ الصاخہ موعظہ کہ ان کلمات میں قبل بار کے حروف مذکورہ
 واقع ہیں چنانچہ مانع امالہ ہیں اور ہمزہ کاف ہاء زاء یہ چار حروف اگر ہا ہو تو
 کے قبل ہوں تو شرط امالہ کی یہ ہے کہ یہ حروف بعد یا ساکنہ یا کسر کے ہوں
 اور اگر کسرہ اور حروف مذکورہ کے درمیان کوئی حرف ساکن ہو تو مانع امالہ
 نہیں جیسے عبرۃ مائتہ وجہہ لیکہ ان سب الفاظ میں بقرات کسائی امالہ
 ہو گا اور جو یہ چار حروف بعد فتوح یا نغمہ کے ہوں تو روایت امالہ ضعیف
 ہے جیسے براءۃ سوءۃ مبارکۃ تہلکہ وغیرہ اور بعض اہل ادانہ مطلقاً
 ہر تائید میں امالہ کیا ہے اگرچہ جملہ حروف مذکورہ قبل بار کے کیون نہوں
 سو الف کہ مثلاً الصلوۃ الخاء مناد میں تو امالہ نہیں کیا اور سب جگہ امالہ کیا ہے

بَابُ الْمُرَآتِ

اس باب میں مرآت کی تفہیم اور ترقیق یعنی پُر اور باریک پڑھنے کا بیان ہے
 جانتنا چاہیے کہ راء کے احکام وصل اور وقف میں مختلف ہیں احکام وقف
 کے آگے بیان ہوئے ابھی بحث وصل میں ہو تیس حالت وصل میں یا متحرک
 ہوگی یا ساکن ساکن کا حکم ہی بیان ہو گا اور متحرک یا مفتوح ہوگی یا مکسور یا مضوم

سو مکسورہ کے باریک پڑھنے میں فیما بین قرابہ خلافت نہیں ہو اور
 مضمومہ کے پر پڑھنے میں خلافت نہیں ہو مگر ورش کے بار مضمومہ میں
 کئی مذہب ہیں ایسی ہی مفتوحہ کی تفہیم میں خلافت نہیں ہو مگر جبکہ مذہب
 میں امالہ ہو وہ باریک پڑھتے ہیں اور ورش کے نزدیک بار مفتوحہ میں
 بھی کئی مذہب ہیں سو پہلے ورش ہی کا مذہب بیان کیا جاتا ہو کہ ورش
 ہر ایک را کو مفتوحہ ہو خواہ مضمومہ اور ماقبل او سکے یا ساکنہ یا کسرۃ متصلہ
 ایک ہی کلمے میں ہو تو حالت وصل میں باریک لاکرتا ہو جیسے خبیذ مذہب
 لاضیہ بیش ہم سراجا اور مشاہدہ اسکے معلوم ہوا کہ سوا می ورش کے کل
 قراء حالت وصل میں ایسی را کو پر پڑھتے ہیں اور اگر کسرہ اور را کو درمیان
 کوئی حرف ساکن ہو سو ا حروف استعلاء کے تو اسکو ورش مانع نہیں
 گردانتا باریک پڑھنے سے جیسے شعر شعر ذکر وغیرہ اور حروف استعلاء
 کے ساتھ میں ق ط خ ص ض غ ط پس ان حروف میں سے اگر کوئی حرف
 ساکن درمیان کسرہ اور را کو ہو تو پر پڑھے گا جیسے اصرہم فطرہ وغیرہ
 نگران میں سے خاستہ ہو اگر خا ہو تو باریک ہی پڑھے گا جیسے خالج
 اور اسماعیلی جو قرآن میں وارد ہیں ابراہیم اسماعیل عمران اور نفاذ
 اور حبشہ بن را مکر ہو جیسے ضارا مدرارا فرارا وغیرہ ان میں
 ورش مخالف اصل خود تفہیم کرتا ہو اور جو لفظ او پر وزن فعلاء کے ہو جیسے

ذکر اسناد صہدًا جہڑا اوسمین ورش سے دونون وجہ تغیم اور ترقیق ہر جہ
ہین لیکن تغیم زیادہ تر مشہور ہے اور لفظ شر دین بھی مخالف اپنی اصل
مقدم کے باریک پڑتا ہے کیونکہ قاعدہ تو یہ تھا کہ رائے سے قبل کسرہ ہو
تو باریک پڑے اور یہاں رائے کے بعد کسرہ ہے اور باریک پڑتا ہے اور
لفظ حیران میں موافق قاعدہ ورش کے ترقیق ہے لیکن بعض رعایات
ورش نے اوسمین تغیم بھی کی ہے اور رائے میں ورش کے اور بھی مذہب ہیں
لیکن وہ شافعیین اس واسطے انکے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ
اس کتاب میں التزام قراءات اور روایات متواترہ کا کیا ہے یہ مذہب
خاص ورش کا مذکور ہوا اور جورا ساکن بعد کسرے کے واقع ہو تو اوسکو
باریک پڑنا باتفاق مذہب ہے قراء سبعہ کا اور ورش ہی اون میں داخل
ہے جیسے شرحہ مہیۃ شریۃ اربہ فرعون اور جورا کے بعد
کوئی حرف استعلاء کا آ جاوے یعنی جورا متحرکہ موافق اصل ورش یا ساکن
موافق اصول قراء سبعہ کے باریک پڑ ہی جاتی ہے اوسکے بعد اگر حرف
استعلاء ہو تو سب کے نزدیک اوسمین تغیم ہے پس موافق اصل ورش کے
حروف استعلاء میں سے تین حرف قرآن میں واقع ہوئے ہیں فراق
اشراق اعراض الصراط صراط اور موافق اصول سبعہ کے بھی تین حرف
واقع ہوئے ہیں فرق قراط اس مرصاد اصداد اور خاص لفظ فرقین

سو کسورہ کے ہار یک پڑھنے میں فیما بین قرابہ خلافت نہیں ہو اور
 مضمومہ کے پر پڑھنے میں خلافت نہیں ہو مگر ورش کے را مضمومہ میں
 کئی مذہب ہیں ایسی ہی مفتوحہ کی تفہیم میں خلافت نہیں ہو مگر جبکہ مذہب
 میں مالہ ہو وہ ہار یک پڑھتے ہیں اور ورش کے نزدیک را مفتوحہ میں
 بھی کئی مذہب ہیں سو پہلے ورش ہی کا مذہب بیان کیا جاتا ہے کہ ورش
 ہار یک را کو مفتوحہ ہو خواہ مضمومہ اور ماقبل اوسکے یا ساکنہ یا کسرۃ متصلہ
 یک ہی کلمے میں ہو تو حالت وصل میں ہار یک لیا کرتا ہے جیسے خبیذ
 لاضیہ بیشم سرا جا اور مشاہدہ اوسکے معلوم ہوا کہ سوائی ورش کے کل
 قراء حالت وصل میں ایسی را کو پر پڑھتے ہیں اور اگر کسرہ اور را کو درمیان
 کوئی حرف ساکن ہو سو ا حروف استعلاء کے تو اوسکو ورش مانع نہیں
 گردانتا ہار یک پڑھنے سے جیسے شعر شعر ذکر وغیرہ اور حروف استعلاء
 کے ساتھ میں ق ظ خ ص ض غ ط پس ان حروف میں سے اگر کوئی حرف
 ساکن درمیان کسرہ اور را کو ہو تو پر پڑھے گا جیسے اصرہم فطرہ وغیرہ
 نمران میں سے خاستن ہے اگر خا ہو تو ہار یک ہی پڑھے گا جیسے اخراج
 اور اسماعیلی جو قرآن میں وارد ہیں ابراہیم اسماعیل عمران اور لفظ آدم
 اور جس لفظ میں را مکرر ہو جیسے ضارا مدرارا فرارا وغیرہ ان میں
 ورش مخالف اصل خود تفہیم کرتا ہے اور جو لفظ او پر وزن فعلا کے ہو جیسے

ذکر اسد اصلاً جوا او سین ورش سے دونوں وجہ تغیم اور ترقیق میری
ہیں لیکن تغیم زیادہ تر مشہور ہے اور لفظ شر دین بھی مخالف اپنی اصل
مقدم کے باریک پڑتا ہے کیونکہ قاعدہ تو یہ تھا کہ را سے قبل کسرہ ہو
تو باریک پڑے اور یہاں را کے بعد کسرہ ہے اور باریک پڑتا ہے اور
لفظ حیران میں موافق قاعدہ ورش کے ترقیق ہے لیکن بعض رعات
ورش نے او سین تغیم بھی کی ہے اور را میں ورش کے اور یہی مذہب میں
لیکن وہ شافعیین اس واسطے ان کے ذکر سے کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ
اس کتاب میں السرا م قراءات اور روایات متواترہ کا کیا ہے یہ مذہب
خاص ورش کا مذکور ہوا اور جوار ساکن بعد کسرے کے واقع ہو تو واسکو
باریک پڑنا باتفاق مذہب ہے قراء سبعہ کا اور ورش بھی اون میں داخل
ہے جیسے شریعت مہدیہ شریعت اربہ فراتون اور جوار کے بعد
کوئی حرف استعلاء کا آ جاوے یعنی جوار متحرکہ موافق اصل ورش یا سا
موافق اصول قراء سبعہ کے باریک پڑ ہی جاتی ہے اس کے بعد اگر حرف
استعلاء ہو تو سب کے نزدیک او سین تغیم ہے پس موافق اصل ورش کے
حروف استعلاء میں سے تین حرف قرآن میں واقع ہوئے ہیں فراق
اشراق اعراض الصراط صراط اور موافق اصول سبعہ کے ہی تین حرف
واقع ہوئے ہیں فرق قرطاس مرصاد اصداد اور خاص لفظ فرق میں

تفخیم اور ترقیق دونوں وجہ درست ہیں اور جو راہ کہ بعد کسرۃ عارضہ
یا کسرۃ منفصلہ کے واقع ہو تو حکم اوس راہ کا تفخیم ہے اور کسرۃ عارضہ
دو قسم ہے ایک یہ کہ حرف ساکن کو بسبب التقای ساکنین کے کسرہ دیا جاوے
جیسے دان امرأۃ دوسرے یہ کہ ابتدا ایسے کلمے کے ہمزہ وصل سے کیا جاوے
جیسے امرأۃ اور کسرۃ منفصلہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ کسرۃ ایک کلمے میں آجے
راہ دوسرے کلمے میں ہو جیسے بامردان دوسرے یہ کہ لام یا بار بارہ مقدم ہو
راہ سے جیسے لوسول برازقین اور جو راہ کہ واقع ہو بعد اوس کے کسرۃ چھوٹی
برجوں یا یا جیسے قریۃ مردہ ہیں قراہ سبعہ سے اوس راہ کی ترقیق
میں کوئی نص نہیں ہے اور سکو پر ہی پڑنا چاہیے اور جس کلمے میں باریک ادا
کیا ہے ایسی راہ کو اس امر پر قیاس کر کے کہ یہ دونوں بسبب یعنی کسرہ اور یا
اگر راہ سے قبل ہوں تو اوہین ترقیق ہی پس اوس قیاس پر ہی اگر یہ دونوں
سبب راہ کو بعد ہوں یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ قرات میں قیاس کو دخل
نہیں اور راہ کسورہ حالت وصل میں بلا خلاف باریک اور حالت وقف
میں بلا خلاف پڑتی جاتی ہے جیسے دسر منحصر رجال یہے لیکن اگر
راہ کسورہ واقع ہو بعد کسر کے جیسے مقتدر یا بعد حرف انا کہ یہ گٹھ کے
جیسے القہار ابراہ وغیرہ جس کے مذہب میں انا ہے یا یا ساکنہ کے بعد جو
نہیں نصیب تو اوہ وقت حالت وقف میں بھی باریک پڑتی جاتی ہے

جیسے صورت مذکورہ میں راہات مفتوحہ و مضمومہ کو ہا یک پڑھتے تھے اور وہ
 بالروم کرنا رپایع و محال اصل کے معنی جو راہ حالت اصل میں ہا یک یا پڑھ ہی جاتی ہو
 تو حالت وقف بالروم میں بھی ویسی ہی پڑھ ہی جا دیگی اور جب کوئی سبب
 اسباب ترقیق راہ سے جو مذکور ہوئے نہ پایا جائے تو راہ میں عمل تغنیم کا ہوگا
 کیونکہ راہ میں اصل تغنیم ہے اور ترقیق وجود سبب پر موقوف ہے

باب اللامات

اس باب میں لام کی تغنیم اور ترقیق کا بیان ہے اور لام میں اصل
 ترقیق ہو اور وجود سبب اس میں تغنیم کی جاتی ہو جیسے راہ میں برعکس اس کے
 اصل تغنیم ہے وجود سبب اس میں ترقیق ہوتی ہو واضح ہو کہ لام مفتوحہ
 جو بعد صاد یا طار یا ظا مفتوحات یا ساکنات کے واقع ہو جیسے و صلوٰۃ
 مطلع ظل یوصل تو ایسے لام کو فقط ورش راوی نام نافع تغنیم سے
 ادا کرتا ہے اور جب حائل ہوا لف درمیان ط یا صاد اور لام کے جیسے
 طال فصلا او سمین دیوات ورش کو خلاف ہو کوئی تغنیم اور کوئی ترقیق
 سے ادا کرتا ہے اور ایسی ہی جب لام مفتوحہ کو واسطے وقف کے ساکن
 کرین جیسے یوصل بطل ظل او سمین دونوں وجہ مروی ہیں لیکن صورت
 مذکورہ میں افضل تغنیم ہے اور جو لام کہ او سمین سبب تغنیم کا موجود ہو اور بعد
 اس کے وہ الف جو منقلبہ ہو یا سے واقع ہو جیسے لای صلاھا او سمین ہی

وہی دونوں وجہ جائز اور افضل تغنیم ہے اور وہ گیارہ سورتیں جو باب
الامالہ میں مذکور ہوئیں اوسکے اواخر آیات میں جہاں ایسا لام واقع ہو کہ
اوسمیں سبب تغنیم کا موجود ہو اور بعد اوسکے الف منقلبہ یا سے آوی اور
تین جگہ واقع ہوا ہر ایک سورہ قیامہ میں واصلہ دوسرے سورہ اعراف
میں فصلی تیسرے سورہ علق میں اذا صلیٰ ان میں ترقیق افضل ہے اور
تغنیم بھی جائز ہے اور کل قرآن متفق ہیں اسم اللہ کی ترقیق میں جب واقع ہو
بعد کسے کے جیسے متفق ہیں اوسکی تغنیم میں جب واقع ہو بعد فقہ اور ضحہ کہ

باب الوقف علی اواخر الکلمہ

اصل وقف میں ساکن کرنا ہر حرف موقوف علیہ کا کہ وقف ضد ہے ابتدا کی اور
ابتداء میں حرکت ہوتی ہے اور ضد حرکت کی سکون ہے تو وقف میں سکون ہوا
پس لغت فصیح اور مختار وقف میں سکون محض ہے اور نزدیک امام ابو عمرو
اور ہر سہ ائمہ کو فہمین کے وقف میں روم و اشام کا طریقہ بھی اچھا جاری
ہو اور امام نافع و ابن کثیر و ابن عامر سے ہر چند روم و اشام میں کوئی
فہمین ہے لیکن اکثر ائمہ مشابہہ اہل اہل قرآن سبعہ کی قرات میں طریقہ وقف
بالروم و الاشام جاری رکھتے ہیں کیونکہ اوسمیں حرکت موقوف علیہ کا بیان
اور اشارہ ہوتا ہے اور حقیقت روم کی ادا کرنا حرف حرکت دار کا وقت وقف
کے پست اور نرم آواز سے کہ جو شخص قرآن متوجہ طرف سماعت کے ہو وہ ادا کرے

نہایت

حقیقت روم و اشام

اوسکی حرکت کا اور اشام یہی کہ بعد ساکن کرنے حرف موقوف علیہ کے
 ملا دینا ہر دو لب کا جیسے وقت ادا کرنے ضمہ کے صورت ہوتی، ہوس روم
 حرکت میں تلفظ ہوتا، ہر حرکت کا نرم آواز سے کہ اگر اندھا آدمی متوجہ
 سماعت ہو تو وہ اوسکی حرکت کا ادراک کر لے اور اشام میں ہر دو لب سے
 اشارہ ہی اوس میں تلفظ حرکت کا نہیں ہے اوسکو جو شخص قاری کے منہ
 کی طرف دیکھتا ہو وہ ادراک کرے گا اور جہاں اشام حرف بحرف دیکر کیا
 جاوے تو مداخلت صوت ایک حرف کا ساتھ صوت دوسرے حرف کی ہی جیسے سورہ
 ام القرآن میں مذکور ہوا یا مخلوط ادا کرنا دو حرکت کا ہوتا، ہی جیسے سورہ بقرہ
 میں مذکور ہو گا اور اشام خاص ہی ساتھ ضمہ و رفع کے اور روم مضموم
 اور رفوع اور کسور و مجرور میں بھی کیا جاتا، ہی اور فتح و نصب میں روم اشام
 نزدیک قراء کے جاری نہیں ہے اور بقاعدہ نحو میں عمل اوسکا ہر حرکت میں
 ہوتا ہے اور تانیث جیسے رحمۃ و نعمۃ اور سم جمع جیسے علیکم الیہم
 اور حرکت عارضی جیسے مَرَّ یَشَاءُ اللہ اعین ہی روم و اشام داخل
 نہیں ہوتی اور ہارکنا جیسے ماقبل ضمہ یک۔ یا واد اور یار ہو جیسے بعلمہ
 مخرجہ علقوۃ ہد اوس میں بعض نے روم اشام کا انکار کیا اور بعض نے
 ہر حال میں جائز کہا ہے

باب الوقف علی مرسوم الخط

باب مقدم میں بیان تھا کیفیت وقف کا اور اس باب میں بیان ہر حرف موقوف
 کا کہ کس حرف پر وقف کیا جاوے پس واضح ہو کہ ہر سائنہ کو فہمیں اور امام
 اور امام ابو عمرو سے مروی ہوا اعتبار اربع رسم خط کا حالت وقف بتلا یا وقف
 اضطرابی میں یعنی اگر امتحان کیا جاوے طالب کا کہ وقف بجایا یا بجاکر تاہر یا سائر
 ٹوٹ جاوے قاری کی اور حاجت پر کہ وقف کر نیکی تو جیسا رسم ہو حرف موقوف
 علیہ کا محذوف یا باثبات ویسی ہی اوپر وقف کیا جاوے اور ہر چیز ابن کثیر اور
 ابن عامر سے اربع رسم کی روایت نہیں ہے مگر شیوخ ادا نے اونکی قرارت
 میں ہی اسی امر کو پسند کر لیا ہے اور بعض قراۃ سبعہ سے بعض مواضع میں
 مخالفت رسم کی کی ہے اور لون مواضع میں فیما بین اونکے اختلاف مروی ہوا
 ہے وہ ہر ایک آگے ذکر کیا و گئی اور علامہ شاطبی نے اس باب میں فقط ذکر
 مواضع مختلف فیہا کا ہی کیا ہے کیونکہ اونہوں نے اختلاف قراۃ ہی بحث
 فرمائی ہے مگر بیان واسطے ذہن نشین کرنے اور سمجھانے مقصود اس باب
 کے اول مواضع متفقہ قراۃ سبعہ جلا ذکر کیے جاتے ہیں آپس واضح ہو کہ مدار اتباع
 رسم کا اوپر سچانے حذف اور اثبات یارات اور واوات اور الفات اور
 اوپر معرفت اون کلمات کے جو موصول لکھے جاتے ہیں یا مقطوع یعنی طے ہوئے
 یا الگ الگ لیکن یارات سو وہ منقسم ہیں طرف یارات زوائد اور غیر زوائد کے
 اور جہت یارات باب زوائد میں بیان ہو گئی وہ سب کے سب محذوف ہیں

رسم میں اور جو باب زوائد میں مذکور نہیں ہوئی وہ چھٹکین یا ساکن سو محک
 تو سب ثابت ہیں رسم میں وقف کیا جاتا ہے اور پھر ساتھ سکون کے اور جو
 ساکن ہیں تو بعض ثابت ہیں رسم میں اور بعض محذوف ہیں جو ثابت ہیں
 رسم میں وہ ثابت ہیں وقف میں اور جو محذوف ہیں رسم میں وہ محذوف
 ہیں حالت وقف میں جیسے فارہبون فاتقون ولا تکفرون والطین
 وسوف یوثق الله واخشون وغیرہ ایسی آیات جو متفرق واقع ہیں تمام
 قرآن میں ان کو جمع قرار ہا اتفاق حالت وصل و وقف میں حذف کر دینا
 بنا بر متابعت رسم کہ یہ آیات مصاحف میں مرسوم نہیں اور یہی حکم ہے
 ان آیات کا جو ساقط ہیں بسبب عامل جازم کے جیسے اتق الله لاتبلغ
 الفساد ومن تق السیئات وغیرہ اور یہی حکم ہے ان آیات اضافت کا
 جو ساقط ہیں آخر اسم سے بسبب نال کے جیسے لا قوم یا رب وغیرہ سوائے
 تین کلمات کے کہ ان کے حذف و اثبات میں اختلاف ہے قرار کا جیسے باب
 آیات اضافت اور آیات زوائد میں بیان ہوگا ایک تو یا عباد الٰہ الذین
 امنوا علیکون من ذرئہ یا عباد الٰہ الذین امنوا اسرنا من تمسک
 یا عباد لا خوف علیکم زخرف میں کہ ان میں یا ثابت ہے مصاحف میں
 سوائے حرف زخرف کے کہ اس میں یا مرسوم ہے مصاحف مدینہ اور شام
 میں خاصہ پس ان میں اختلاف ہے اور جو یا ثابت ہے رسم میں اگر بعد

اوسکے ساکن آوسے توکل قرار متفق ہیں اوسکے حذف پر بحالت وصل
 اور ثابت ہر حالت وقف میں جیسے لا تسقى الحرث يلقى الروح تاقى السهم
 وغیرہ اور ایسی ہی باتفاق یا ثابت ہر بحالت وقف اور ن کلمات میں جو جمع
 سالم ہیں ساتھ یا اور نون کے اور مضاف طرف ایسے کلمے کے ہیں جسکی اول
 میں الف لام ہو کہ نون او نکا حذف ہر بسبب اضافت کے اور یا بسبب التثنية
 ساکنین کے پس جب وقف کیا جاوے تو باتفاق قرار یا پر وقف ہوگا
 جیسے حاضر المجهل على الصيد مهلكى القرى وغیرہ اور جو یا کہ بعد
 حرف متحرک آوے باتفاق حالت وصل و وقف میں ثابت ہے جیسے اخشون
 ولا تم يا ابي بالشمس وغیرہ مگر سورۃ کف میں فلا تسألني کی یا میں ان کو ان
 سے خلافت مروی ہو کہ یا رات زوائد میں معارم ہوگا اور لیکن واجب واقع
 ہو طرف کلمے میں اور ساقط ہو تلفظ میں بسبب قات ساکن کے قنوه واو
 ثابت رہنے کی حالت حذف میں باتفاق جیسے تتلوا الشياطين بحمى الله
 وغیرہ ایسے واوات مرسوم میں منما حذف میں سوک پانچ جگہ کے ایک سورت
 اسر میں ویدع الانسان بالشعر اور شورى میں بحمى الله الباطل وقر
 میں بدع الداع اور تحريم میں وساخ المومنين اور غلق میں سندع
 الزبانية ان پانچ جگہ میں سب کے نزدیک وقف بغیر واو کے ہر بنا بر متابعت
 رسم اور لیکن الف اگر ساقط ہو تلفظ میں بسبب التثنية ساکنین کے پس بحالت وقف

ثابت ہر باتفاق جمیع قراءتیں فان كانتا اثنتین دعو الله وغیرہ اور
لفظ لکنا هو الله میں بعد توقف باتفاق الف ثابت ہر اور وصل میں غلاف
چنانچہ معلوم ہوگا ایسی ہی ولیکونا من الضعفاء اور لنسفعا بالناصية
میں بحالت وقف الف ثابت ہر ایسی ہی یا ایہا کالف سب جگہ ثابت ہر
وقف میں نہ وصل میں سوا ایہ المثنون سورہ نور میں اور ایہ الساجد
زخرف میں اور ایہ الثقلان سورہ رحمن میں کہ نہ وقف میں خلاف ہو جو کہ آئندہ
کو معلوم ہوگا اور انکار رسم الف کے ساتھ نہیں ہے اور لیکن موصول اور مقطوع
جیسے من ماعن ماعن فان لم ان لان ما ان ما ان ما کل ما حیثا
ان لم ان لا فی ما ایضا بشما کیلا یوم ہم عن من امر من وغیرہ
ایسے دو دو مکے جہاں موصول مرسوم ہیں وہاں آخر کلمے پر وقف ہوگا اور جہاں
مقطوع مرسوم ہیں وہاں اول کلمے پر ہی وقف جائز ہوگا بعض وہ مقامات
جہاں بعض قراء نے مخالفت رسم خط مصحف کی ہر تعیین بیان ہو تو میں معلوم
رہے کہ انہاں کہیں ہر کار رسم خط ساتھ تار کے ہر جیسے رحمت نعمت سنت
نعمت ام ات معصیت شجرت قرب جنت فطرت وغیرہ ایسے
کلمات میں ابن کثیر ابو عمر و کسائی ہر پر وقف کرتے ہیں باقی فرات پر ہی
وقف کرتے ہیں اور وصل میں سب ہی ادا کرتے ہیں اور سورہ نجم میں افراتیم
اللات اور لفظ موضعات کسی طرح واقع ہو اور فاص سورہ نمل میں فان عیجۃ

تاریخات علماء العرب و المسلمین
تحریر علی گاہ

اور سورۃ ص میں لفظ کلات حین میں فقط کسائی ہمارے وقف کرتا ہو اور
 لفظ ہیہات میں بڑی اور کسائی ساتھ ہمارے وقف کرتے ہیں باقی قراء
 حالت وصل و وقف دونوں میں باتباع رسم تا پڑھتے ہیں اور لفظ یاہت پر
 وقف بالہا قرأت ابن عامر و ابن کثیر ہے اور نزدیک باقیین کے ہاں تو لفظ
 کاین میں سب قراء دونوں پر وقف کرتے ہیں باتباع رسم الا ابو عمرو کہ وہ یا
 وقف کرتا ہو اور لفظ مال هذا الرسول فرقان میں اور مال هذا الكتاب کیف
 اور فی مال حق لاء القوم نساء اور مال الذین سورۃ معارج میں ابو عمرو فی ما
 پر وقف کیا ہے اور کسائی سے خلاف مروی ہے یعنی ما پر موافق ابو عمرو
 اور لام پر موافق باقیین کے دونوں وجہ میں اور رسم انکا مصاحف میں مقطوع
 ہو یعنی ما الگ اور لام الگ ہر سوم ہے اور لفظ یا ایہ نور زخرف میں میں
 جو بدون الف ہر سوم ہے اوپر وقف بالف قرأت کسائی و ابو عمرو ہی باقی قراء
 باتباع رسم ہمارے وقف کرتے ہیں اور ابن عامر حالت وصل میں ان تینوں
 کو بعضہ ہمارے پڑھتا ہے باتباع ضمۃ یا جو قبل ہمارے واقع ہے اور لفظ ویکانہ
 اور ویکانہ ہر کل قراءے وقف مروی ہے موافق رسم کے مگر کسائی یا پر
 وقف کرتا ہے اور کان سے ابتدا اور ابو عمرو کاف پر وقف اور آن سے
 ابتدا کرتا ہے اور لفظ ایاۃ اکہ سم میں مہ فصول ہے انا پر وقف کیا ہے
 حمزہ و کسائی نے نہ باقی قراء نے ہمارے پڑھنے اور لفظ واد النہی جو بیان یا ہر سوم ہی میں

یا پر وقف کیا ہے کسائی نے باقیوں نے دال پر ہاتھ لے رسم وقف کیا ہو
اور لفظ فہم مد عم لہ و غیرہ میں فہم مد عم لہ بعد زیادت ہو وقف کرنا خلاف
مروی ہو بڑی راوی اپن کثیر سے یعنی بدون زیادت یا موافق کن قرار ہاتھ
رسم اور زیادت یا دونوں وجہ مروی ہیں اور جب یہ وجہ زیادت یا ہی
مروی ہے تو تجلیل اس قاصد کی صحیح نہیں

باب اہم فی یاءات الاضافۃ

اس باب میں اختلاف قرار کیا یا ان سبب یاءات اضافت کر یعنی یا بر تکلم جو
متصل ہوتی ہے ساتھ اسم کے جیسے سبیلے اور فعل کے ساتھ جیسے لیبلوئی
اور حرف کے ساتھ جیسے انی اور شناخت یا اضافت کی یہ ہر کہ فعل میں
بمقابلہ لام کلمہ اور اسم اور حرف میں نفس اصول رکھے ہو اور جس کلمے
میں یا اضافت متصل ہو بجای اوسکے ہا ضمیر اور کاف ضمیر داخل ہو سکے
جیسے سبیلے میں سبیلہ اور سبیلک اور لیبلوئی میں لیبلوۃ اور
لیبلوک اور انی میں انہ اور انک کہہ سکتے ہیں اور ایسے یاءات تمام قرآن
میں بکثرت واقع ہیں ان میں سے دو سو بارہ یا میں یا ہم قرار کے اختلاف
ہے کہ بیان کیا جا تا ہے معلوم رہے کہ یاءات اضافت میں اختلاف قرار کا
فتح اور سکون میں ہے اور وہ قرآن شریف میں چہ طرح سے واقع ہیں ایک
تو قبل ہزۃ قطعہ مفتوحہ کے دوسرے قبل ہزۃ قطعہ مکسورہ کے تیسرے قبل ہزۃ

قطعہ مضموم کے چوتھے قبل ہمزہ وصل کے کہ اس کے ساتھ لام تعریف ہو
 پانچویں قبل ہمزہ وصل منفردہ بدون لام تعریف کے چوتھے قبل کسی حرف کے
 سو آہمزہ کے پس دوسو بارہ مختلف فیہا میں سے ننانوے یا ارات مختلف
 فیہا وہ ہیں کہ قبل ہمزہ قطعہ مفتوحہ کے میں وہ یہ ہیں سورہ بقرہ میں ^۱انی
 اعلم وجہہ فاذا کرونی اذکر کم اور آل عمران میں رب اجعل لی آیۃ
 اور انی اخلق اور مائدہ میں انی اخاف اور انی اتول اور انعام میں
 انی اخاف اور انی اراک اور اعراف میں انی اخاف اور سورہ بعدیہ
 اجملتہ اور انفال میں انی اری اور انی اخاف اللہ اور توبہ میں ^۲معی
 ابداء اور یونس میں لی ان ابدلہ اور انی اخاف اور ہود میں انی
 اخاف بن جگہ اور لکنی اراک اور انی اعظم لی انی اعمیٰ ^۳بدین
 فطرتی افلا ضیعۃ ^۴الیس انی اراک شقائی ان ارہطی ^۵انم
 اور یوسف میں لیخزنی ان ربی احسن انی اراک ^۶اعص
 اور انی اراک ^۷احل و انی اراک ^۸سبع نعلیٰ ^۹رج انی انا اخو لک
^{۱۰}انی اور انی اعلم ^{۱۱}سبیلہ ^{۱۲}ادعو اور ابراہیم میں انی انکنت
 اور محمد میں عبادتی ^{۱۳}انی انا اور قل ^{۱۴}انی انا اور کف میں ربی اعلم
 ربی ^{۱۵}احذو ^{۱۶}وہو ^{۱۷}فسو ^{۱۸}ربی ان ربی احذو ^{۱۹}لم تکن من دوتی ^{۲۰}اونی ^{۲۱}کرم
 ربی ^{۲۲}بعزلی ^{۲۳}ایہ ^{۲۴}انی ^{۲۵}معد ^{۲۶}انی اخاف ^{۲۷}طہ میں انی انست ^{۲۸}لعلی ^{۲۹}اتکم

اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ یَسِّرْ لِّیْ مَرْحَلَتِیْ اَعْمٰی مُؤْمِنُوْنَ مِیْن
 عَلٰی اَعْمَلِ شَعْرٰمِیْنِ اِنِّیْ اَخَافُ رُبَّیْ اَعْلَمُ نَلْ مِیْنِ اِنِّیْ اَنْتَ اَوْ رَعِیْ
 اَنْ اَشْکُرَ لِّیْ بِلَوْنِیْ اَشْکُرَ قَصَصِیْنِ عَسَیْ رُبِّیْ اَنْ یَّجْلِبِیْ اِنِّیْ اَنْتَ
 عَلٰی اَتِیْکُمْ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکْدِبُوْنَ رُبِّیْ اَعْلَمُ مِیْنِ
 عَلٰی اَطْلَعُ عِنْدِیْ اَوَّلُ رُبِّیْ اَعْلَمُ مِیْنِ اِنِّیْ اَمْنَتُ صَافَاتِ مِیْنِ
 اِنِّیْ اَرٰی اِنِّیْ اَذْجَلْتُ مِیْنِ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ زَمْرِیْنِ اِنِّیْ اَخَافُ تَاْمُرُوْنِ
 اَعْبُدْ غَافِرِیْنِ ذُرُوْنِ اَقْتُلْ اِنِّیْ اَخَافُ تَمِیْنِ جَبَّ عَلٰی اَبْلَغُ مَالِیْ
 اَدْعُوْکُمْ اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِیْبْ لَکُمْ زُخْرَفِ مِیْنِ مِیْنِ تَحْتِیْ اَفَلَا دَعَا مِیْنِ اِنِّیْ
 اَتِیْکُمْ اَحْطَافِ مِیْنِ اَوْ رَعِیْ اَنْ اَشْکُرَ اَتْعَدَانِیْ اَنْ اَخْرَجْ اِنِّیْ اَخَافُ لَکْنِیْ
 اَرَا کُمْ حَشْرِیْنِ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهُ مَلَاکِ مِیْنِ مَعِیْ اَوْ رَحْمٰتِیْ اَوْحِیْ مِیْنِ اِنِّیْ اَهْلُفْتُ
 جَنْ مِیْنِ رُبِّیْ اَعْلَا فُجُوْنِ رُبِّیْ اَکْرَمِیْنِ رُبِّیْ اَهْلَانِیْ پَسْرَتْ نَاوِیْ یَارَاتِ
 گنی گنیں واقع ہیں قبل ہجرہ مفتوحہ کے ان یارات اصافت کو مفتوح پڑھو
 ہیں امام نافع وابن کثیر والیومرو اور باقی قراء ساکن پڑھتے ہیں مگر چند مواضع
 میں ان یادات محدود سے یہ کلمہ متروک ہے یعنی مفتوح پڑھنا ہر سہ اسم
 مذکورین کا بلکہ ان مواضع میں بعض اسم مذکورین تو مفتوح اور بعض ساکن
 پڑھتے ہیں اور بعض مواضع مذکورہ میں اسم مذکورین کے ساتھ اسم وروا
 ہی مفتوح پڑھتے ہیں شریک ہیں تمسید اسم انظر الیہ اعراف میں

اور لا تقستی الا تو بہین اور اتبعی اھدک مریم بین اور توحشی کن ہود
 میں ہر چند یہ یارات ہی قبل ہمزہ مفتوحہ کے ہیں مگر او کو کل قرآنے بالاتفاق
 ساکن پڑھا ہوا ان مواضع میں فتح و سکون کا اختلاف نہیں ہے اور یہ عدد
 ننانوے میں داخل نہیں ہے اب منجملہ لون یارات ننانوے کے جہاں یہاں
 اوس کلیہ کی مخالفت ہوئی ہے تفصیل بیان ہوئے ہیں معلوم رہے کہ ذرہنی
 اقل اور ادعویٰ استجب اور فا ذکرہ فی اذکر کہ منجملہ یارات معدودہ میں
 فتح پڑھا ہے فقط ابن کثیر نے موافق اصل متقدم کے اور نافع اور ابو عمرو
 نے مخالف اصل مذکور ان ہر سہ یارات کو مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے
 اور انہی ان اشکاء سورہ نمل اور حاف میں فتح پڑھا ہے و رش اور
 بنی نے اپنی اصل پر آوز قالون اور قبل اور ابو عمرو نے مخالف اصل کو
 مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے اور لیلونی اشکاء اور سبیلہ ادحکو
 سورہ نمل اور یوسف میں فقط نافع نے اپنی اصل پر فتح پڑھا ہے اور ابن کثیر
 و ابو عمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہے اور انی اسرائی
 اعصر اور انی اسرائی احمل سورہ یوسف میں انی کی ہر دو یا اور یابی میں
 لی کی یا اور سورہ ہود میں ضیفی اور طہ میں یسری کی یا اور آخر کف میں
 من ددنی اولیاء کی یا اور آل عمران اور مریم میں اجعل لی آیتہ کی یا ان آئمہ
 یارات میں فتح پڑھا ہے نافع و ابو عمرو نے موافق اصل خود اور ابن کثیر نے

مخالف اصل مذکور مثل دیگر قرار ساکن پڑھا ہو آٹھواں یا بات مذکورہ کو اور لکنی اراکم
سورۃ ہود اور احتاف مین اور من فحی افلا سورۃ زخرف مین اور انی اداکم
ہو دین نافع والو عمر و بنری نے موافق اصل کے فتح پڑھا ہو اور قبیل نے
مخالف اصل مذکور ان چاروں یا بات کو مثل دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہو
اور فطری افلا ہو دین بنری اور نافع نے فتح اور قبیل اور ابو عمر و
ساکن پڑھا مثل دیگر قرار کے اور لیخونی ان یوسف مین اور حشر تہی اعمی
طی مین اور تامرونی اعبدا زمر مین اور اتعدا تہی ان احتاف مین نافع و
ابن کثیر نے موافق اصل خود فتح پڑھا اور ابو عمر و و مخالف اصل مذکور مثل
دیگر قرار کے ساکن پڑھا ہو یہ وہ یا بات مذکور ہوئیں جنہیں نافع و ابن کثیر و ابو
ہر سہ ائمہ مین سے بعض نے مخالفت اپنی اصل کی کر کے فتح ان یا بات کا متروک
کیا اب وہ مذکور ہوتی ہیں جہاں ہر سہ ائمہ مذکورین کے ساتھ اور کوئی بھی شریک
ہے فتح مین پس اسرہطی اعن جو ہو دین ہی اوسمین ہر سہ ائمہ مذکورین کے
موافق ابن ذکوان راوی ابن عامر ہی فتح پڑھتا ہو اور مالی ادھو کہ سورۃ
غافر مین ہشام راوی ثانی ابن عامر اور علیہ اصح یوسف مین علیہ اتیکم ط مین اور
علیہ اعلیٰ صلاحو ممنون مین اور علیہ اتیکم اور علیہ اطع قصص مین اور
علیہ ابلاغ اسباب غافر مین ہر سہ ائمہ مذکورین کے موافق ابن عامر ہی فتح
پڑھتا ہو ان مین کہ مین ابن ذکوان اور کہ مین ہشام راویان ابن عامر اور کہ مین

ہر دو نے مخالفت اپنی اصل سے کی ہے کہ اونکی اصل میں اسکان تھا اور معی
 ابدال تو بہ میں اور معی اور حنا ملک میں ہر سہ ائمہ مذکورین کے شریک ہیں فتحہ
 میں ابن عامر اور حصص اوہی عاصم اسمین ابن عامر اور حصص مخالفین اپنی اصل اسکان
 کے اور عند اولہ جو سورہ قصص میں ہے اوہیں نافع وابو عمرو سے توفیق ہی مروی ہے
 مگر ابن کثیر سے فتحہ واسکان ہر دو جوہرین یہ حکم بیان ہوا اون یارات کا جو قبل
 ہمزہ مفتوحہ کے واقع ہیں اور باون یارات مختلف فیما وہ ہیں جو قبل ہمزہ قطعہ
 مکسورہ کے واقع ہوئے ہیں اون میں فتحہ پڑا ہوا نافع وابو عمرو نے سوائی بچیں
 یارات کے کہ اونہیں کہیں تو بعض نے ان ہر دو ائمہ میں سے اپنی اصل کو ترک
 کیا ہے اور کہیں اور ائمہ ہی اونکے ساتھ فتحہ میں موافق ہیں وہ پچیس یارات
 ہیں بناتی ان کنتم سورہ حجر میں اور انصاری الی اللہ آل عمران اور صف
 میں اور بعد اذ انکم شعرا میں اور نعشی الی ص میں اور سبجد یاشاء
 اللہ کف اور قصص اور صافات ان ائمہ یارات میں فقط امام نافع نے موافق
 اصل خود فتحہ کیا ہے اور ابو عمرو نے مخالف اصل خود مثل دیگر قرآن کے ساکن پڑھا
 پڑھا ہے اور اخوتی ان ربع سورہ یوسف میں فقط ورش اوہی نافع نے
 موافق اصل خود فتحہ کیا ہے اور قالون اور ابو عمرو نے مثل دیگر قرآن کے ساکن پڑھا
 ہوا اور یدئی انیت ماہ میں نافع اور ابو عمرو کے موافقت کی ہے حصص اوہی
 عاصم نے باقیوں نے ساکن پڑھا ہوا اور رسلی ان اللہ قوی عزین مجاہدین

نافع وابن عامر نے فتحہ پڑھا ہی اس میں ابو عمر نے مخالف اصل خود مثل دیکھ کر
 کے ساکن پڑھا ہی اور امی الحدین مادہ میں اور اجری الا نو جکے ایک یونس
 دو ہو دو پانچ شعر ایک سب میں ابن عامر اور حفص موافق ہیں نافع اور ابو عمر کے
 فتحہ میں اور ابو بکر و حمزہ و کسائی وابن کثیر نے ساکن پڑھا ہی اور ابائی ابراہیم
 یوسف میں اور دعائی الا نوح میں نافع و ابو عمر کی موافقت کی فتحہ یا میں ابن کثیر
 اور ابن عامر نے اور کوفہ میں نے ساکن پڑھا ہے اور توفیقی الا موحیٰ رحنی
 الی اللہ یوسف میں ابن عامر موافق ہے فتحہ یا میں نافع و ابو عمر کے اور کوفہ میں
 وابن کثیر نے ساکن پڑھا ہو چھپیں یا اے جنہیں کہیں تو نافع و ابو عمر کے موافق
 بھی بعض قرار ہیں اور کہیں اون و نون میں سے بعض نے اپنی اصل فتحہ کی مخالفت
 کی ہے یہاں مہتممین اور یصدیقی انی قصص میں اور انظر فی الی اعراف و بحر
 و ص میں اور اختری فی مناقون میں اور ذریقی انی تبت احتاف میں
 اور یدعو ننی الیہ یوسف میں اور تدعو ننی الی النار اور تدعو ننی الیہ
 خافون یہ نو اے بات بات کل قرار ساکن میں چونکہ انہیں اختلاف فتحہ و اسکا
 نہیں ہے اس لیے داخل عدد ہاؤں مختلف فیہا میں نہیں میں باقی ستائیس
 یا اے نخلہ ہاؤں جنہیں نافع و ابو عمر کے نزدیک فتحہ باقی قرار کرتے ہیں اسکا
 یہ میں مہی الا بقرو میں مہی انک آل عمران میں ربی الی صراطہ نعم میں
 نفسہ ان اتبع اور ربہ اذہ لحن یونس میں عنی اذہ نطی ان ادت الی اذا

ہووین ربی انی ترکت نفسی ان النفس بلیان ربی انہ ہوا
 بی اذا خرجنی یوسف من ربی انما اسرا من ربی انہ کان بی مریم من
 لذلک لی ان الساعۃ علی عینی اذ ولاہوسی انی طہ من انی الہامی من حدۃ
 لی لا لابی انہ شعرا من الی ربی انہ عنکبوت من ربی انہ سیا من
 انی اذا یس من من بعدک انک من من امری الی اللہ غافر من الی ربی انی
 فصلت من آوردس یارات ایسی من جو پہلے ہمزہ مضمومہ کے واقع ہوئی
 ہن وہ یہ من انی اعیذہ ابک آل عمران من انی ارید انی اعذہ ما من
 انی امرت انعام من عذابا صیب اعراف من انی اشہد ہووین انی انی
 یوسف من انی القیالی نعل من انی ارید قصص من انی امرت زمر من
 ان یامات من فقط امام نافع نے فتح کیا ہے باقی قرآن نے ساکن پڑھا ہے
 اور بعض کا وقت بقرہ من اور اتونی افغ علیہ کف من باتفاق کل قرآن کو
 ہے یہ دونوں عددوں مختلف فیہا من داخل نہیں اور چودہ یارات ہن
 جو قبل لام تعریف کے واقع ہوئی ہن قل لعا دی الذین امنوا سورۃ ابراہیم
 من اور یاعباد الذین امنوا ان رضی عنکبوت من اور یاعباد الذین امنوا
 زمر من رعباد الصالحون انبیاء من اور عباد النکور بسا من اور عہدی
 انشاء من بقرہ من اور ان سراد فی اللہ زمر من اور ربی الادی بھی بقرہ من اور
 انانی لک رب یم من اور ایا فی الذین اعراف من اور انشک فی اللہ ملک من

اور مسینے الضرا اور مسینے الشیطن انبیاء اور ص مین سراجی الفوا حش اعر
مین یہ چودہ یارات جیسے بے ترتیب اشعار شاطبیہ مین ضبط ہوئیں ویسی ہی اسمیں
نقل کی گئیں ان سب مین حمزہ اسکان کرتا ہی باقی قرا فتحہ اور عہد الظالمین
مین جنص موافق ہے حمزہ کا اسکان مین اور قل لعا دی الذین امنوا مین
ابن عامر اور کسائی موافق مین حمزہ کے اسکان مین اور یا عبا دی الذین
امنوا اور یا عبا دی الذین اسرغوا بعد حرف نون کے ابو عمرو و کسائی موافق
مین حمزہ کے اسکان مین اور آیاتی الذین یتکبرون مین مین علم موافق
ہے حمزہ کے اسکان مین اور ثات یارات مختلف فیہا وہ جو قبل حمزہ منفردہ
کے واقع مین یہ مین استی شد بہ ط مین انی اصطفیتک اعراف مین ابن کثیر
و ابو عمرو نے فتحہ کیا اور لیقنی لتخذت فرقان مین فقط ابو عمرو نے فتحہ پڑھا
لنفسی اذہب اور ذکر کیا اذہب ط مین نافع و ابن کثیر و ابو عمرو نے فتحہ کیا اور
ان قوی لتخذ و افرقان مین نافع و ابو عمرو و بزمی نے فتحہ کیا اور یاتی من
بعد اسمہ احمد صف مین نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابو بکر نے فتحہ کیا ہی باقی قرا
نے ساکن پڑھا ہے اور جو یارات کہ واقع مین قبل اور کسی حرف کے سوا حمزہ
و مین سے تیس آیات مین اختلاف ہی عجیب سورہ انعام مین کل قرار فی
سوا نافع کے فتحہ پڑھا ہی اور روایات نافع مین قالون صرف سکون اور ویش
راوی نافع فتحہ و سکون دونوں وجہ سے اس یا کو ادا کرتا ہی اور و جھو

آل عمران میں اور وجہی للذی انعام میں فتح پڑھا بر تافع و ابن عامر و حفص نے
 باقی نے سکون اور یقینی مؤمنانوح میں حفص اور ہشام نے فتح باقی نے
 سکون اور یقینی للطائفین سورۃ بقرہ اور حج میں حفص اور نافع اور ہشام نے
 فتح اور باقی نے سکون اور شرکائی فصلت میں اور من و راثی مریم میں
 ابن کثیر نے فتح اور باقی نے سکون اور ولید دین سورۃ کفرون میں حفص
 اور نافع اور ہشام نے یخلاف فتح پڑھا ہے اور بنزی نے فتح و اسکان و ثور
 وجہ سے پڑھا باقی قرار نے سکون سے پڑھا ہے اور عاتی اللہ انعام میں
 فتح پڑھا ہے فقط نافع نے اور ارضی و اسعة عنکبوت میں ابو مصراطی مستقیماً
 انعام میں فتح پڑھا ہے فقط ابن عمر نے اور مائی لاری سورۃ نمل میں ابن کثیر
 اور ہشام اور کسائی اور عاصم نے فتح پڑھا ہے باقی نے اسکان کیا ہے اور
 لی نجهۃ و ماکان بی من علم ص میں اور ماکان لی علیکم ابرہیم میں ارمعی بنی ابرہیل
 انزلت میں ارمعی دند او تو یون میں صبر امیر جگہ کیف میں اور ذکر من معی انبیا
 میں اور ان معی بوی شعراء میں اور معی رد قصص میں فقط حفص نے اور
 من معی من المؤمنین دوسری جگہ شعراء میں حفص اور ورش نے فتح پڑھا ہے
 اور باقی قرار نے سکون اور ان المؤمنین و خان میں اور ولیو منوایی
 بقرہ میں ورش نے فتح پڑھا ہے اور بائنا دینی لاخرت و زینت میں فتح
 پڑھا ہے ابو کثیر نے اور جند اس میں کامر و یحییٰ حفص اور جندہ اور کسائی اور

ابن کثیر سے اور باقی قرآن اس یا کو ساکن پڑھا ہو اور یا فیہا لمہ میں فتح پڑھا
ورش اور خص سے باقی قرآن کے سکون اور مالا بعد ایس میں سکون کیا ہے
حمرہ نے اور باقی قرآن کے فتح پڑھا ہے

بَابُ مَا أَهْبَاهُمْ فِي الْيَاءِ أَتِ الزَّوَادِ

اس باب میں حکم بیان ہوا ان بات کا جو زائد ہیں اور ہر رسم خط کو ان میں اختلاف قرار کیا
و اثبات میں ہے یعنی جو حذف کرتا ہو وہ تو موافق رسم ہی اور جو انکا اثبات کرتا
تو وہ یا مکتوب نہیں مگر اسکی قرارت میں رسم خط پر زیادہ ملحوظ ہوگی اسواسطے
اونکو زائد کہا ہے پھر ان میں سے بعض تو لام کلید ہیں اور بعض لام کلمہ نہیں آئند
ایک کا بیان ہوگا تیس قاعدہ امام ابن کثیر کا یہ ہے کہ جو یارات اونکے نزدیک زائد
ہیں جیسے کہ آگے معلوم ہوئے وہ اول زائد کو وصل و وقف دونوں حالت میں
ثابت رکھتے ہیں اور ہر شام راوی ابن عامر کی روایت میں فقط لفظ کیدون
کی یا جو سورہ اعراف میں یہی بھی ایک ناند ہے اوس سے ہر دو وجہ یعنی اثبات
ہر دو حال میں اور حذف ہر دو حال میں بھی مروی ہے او پہلی یا زائد جو سورہ
نمل میں ہے اقدون میں اوسکو فقط حمرہ نے ہر دو حالت میں ثابت رکھا ہے اور قاعدہ
حمرہ و کسائی و ابو عمر و نافع کا یہ ہے کہ جو یارات اونکی قرارت میں ناند ہیں تو حالت
وصل میں اثبات اور حالت وقف میں حذف کرے ہیں سو اوس بات کے جو اوپر مذکور ہوئی کہ
اوس میں حمرہ ہر دو حالت میں ثابت رکھتا ہے اور نافع و ابو عمر و کسائی نے ناند مختلف فیہا یا ستمہ میں جو

کہ ذکر کیجاتی ہیں اذالہ سورہ فجر میں اور الی الداع سورہ قمر میں اور الجوار سورہ نین
اور المنادق میں اور ان یھدین ان یوثین ان تعلن کف میں اور ان اخرتین
اسرا میں اور لا تتبعن طہ میں ان نو یارات کا اثبات کرتے ہیں نافع و ابو عمرو
و ابن کثیر موافق اپنے اصول کے یعنی نافع و ابو عمرو وصل میں با ثبات اور وقف
میں حذف اور ابن کثیر دونوں حالت میں اثبات کرتے ہیں اور ما کنا نبغ سؤ
کف میں اور یوم یات ہو دو میں نافع و ابو عمرو و ابن کثیر و کسائی بھی اثبات یا
کرتے ہیں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور نافع و ابو عمرو و کسائی وصل میں اثبات
اور وقف میں حذف کرتے ہیں اور وقف قبل د علیہ ابراہیم میں حمزہ و ورش و ابو عمرو
و بزی اثبات یا کرتے ہیں حمزہ و ورش و ابو عمرو وصل میں اور بزی دونوں حالت
میں اور اتبعون غافر میں اور ان تری کف میں ابن کثیر و ابو عمرو و قالون اثبات
کرتے ہیں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور ابو عمرو و قالون وصل میں اور اتحدون
سورہ نمل میں ابن کثیر ہر دو حالت میں اثبات اور نافع و ابو عمرو وصل میں
اثبات اور حمزہ کا مذہب فقط اس میں ہر دو حالت میں اثبات کا مذکور ہو چکا
اور یدع الداع قمر میں بزی اور ورش و ابو عمرو و اثبات کرتے ہیں بزی ہر دو حالت
میں اور ورش و ابو عمرو وصل میں اور بالواد سورہ فجر میں ابن کثیر اور ورش
اثبات یا کرتے ہیں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور ورش وصل میں مگر خاص اس لفظ
میں بزی کی روایت میں ابن کثیر سے ہر دو حالت میں اثبات ہو اور قبل کی

روایت میں ہر دو حالت میں اثبات اور وصل میں اثبات اور وقف میں حذف
 بھی ہر دو وجہ مروی ہیں اور اکوٹھ اور اھان سورہ فجر میں نافع اثبات کرتے
 ہیں وصل میں اور بڑی ہر دو حالت میں اور ابو عمر سے مروی ہے اثبات ان
 دونوں یا کا وصل میں لیکن حذف ان دونوں یا میں ابو عمر سے مضبوط روایت ہے
 اور اثنان اللہ جو سورہ نمل میں دوسری یا زائد ہر دو میں اثبات یا دفع مروی ہے
 محض اور نافع اور ابو عمر سے حالت وصل میں اور حالت وقف میں خلاف ہے
 قالون و ابو عمر و محض سمجھتے یہ ہر سہ مذکورین وقف میں ثابت رکھتے ہیں
 یا کو ساکن اور حذف بھی کرتے ہیں دونوں وجہ میں اور ورش وصل میں اثبات
 یا مفتوحہ اور وقف میں حذف کرتا ہے اور کالجواب سورہ سبأ میں اور اللہ
 سورہ حج میں ابن کثیر و ابو عمر و ورش ثابت رکھتے ہیں یا کو موافق اپنے اصول کے
 یعنی ابن کثیر وصل و وقف ہر دو حالت میں اور ابو عمر و ورش حالت وصل میں
 اثبات اور وقف میں حذف کرتے ہیں اور المہند جو سورہ اسراء میں اور
 کسف میں ہے ایک نافع و ابو عمر و فی حالت وصل میں ثابت رکھا ہی ایسی ہی تعین
 جو آل عمران میں، اوسمیں نافع اور ابو عمر و فی اثبات کیا ہو وصل میں اور کیدون
 سورہ اعراف میں ابو عمر و فی اثبات کیا ہے وصل میں اور ہشام راوی
 ابن عامر سے خاص اثر میں اثبات ہر دو حالت میں اور حذف ہر دو حالت میں ہر دو
 وجہ مروی ہیں کہ اوپر مذکور ہوا اور قوتون یوسف میں ابن کثیر ہر دو حالت میں

اور ابو عمرو وصل میں ثابت کرتا ہے اور فلا تسألن ما لیس لک سورہ ہود
میں ابو عمرو ورش نے وصل میں ثابت کیا ہے اور تحفہ زون ہود میں اثبات کے
ابراہیم میں قد ہدان انعام میں واتقون بقرہ میں واخشون ولا تشدوا
مائدہ میں خافوا ان کنتم آل عمران میں ان یارات کو ثابت کیا وصل میں
ابو عمرو نے اور من یتقی سورہ یوسف میں ثابت کیا ہے یا کو ہر دو حالت میں
قنبل نے اور المتعال سورہ رعد میں ابن کثیر ثابت کرتا ہے یا کو حالتین میں
اور التلاق اور القناد سورہ غافر میں ابن کثیر ہر دو حالت میں اور ورش
وصل میں اثبات اور وقف میں حذف کرتا ہے اور قالون سے ایک وجہ ملتی
ورش کے اور دوسری وجہ حذف ہر دو حالت میں مروی ہے اور الداع اذا
دعان بقرہ میں ہر دو یارات کو ابو عمرو ورش نے وصل میں اثبات اور
وقف میں حذف کیا ہے اور قالون سے اثبات ان دونوں یارات کا
وصل میں مروی ہے مگر ائمہ مشہورین نے قالون سے حذف ہی ان یارات کا
لیا ہے اور کیف ثبوت سورہ ملک میں اور لزدین صافات میں اور توجون
اور فاعزلون معان میں اور نذہم سورہ قمر میں اور عید ایک ابراہیم
اور دو قاف میں اور یقنن وین لیس میں اور یکنون قصص میں نکلیں
چار جگہ ایک ج دو سر باتیں فاطر چوتھے ملک میں یہ اوئیں یارات ہیں
انہیں فقط ورش نے وصل میں اثبات کیا ہے اور بشر عباد الذین زمر میں

سوسی راوی ابو عمر نے وصل میں اثبات یا منقوحہ کیا ہے اور وقف میں مکن
 پڑھا ہے اور دَاتَبَعُونَ هَذَا صِلَٰهُ زُخْرُفِ مِثْلِ اثْبَاتِ یَا کِیَا وَصَلِ مِثْلِ
 ابو عمر نے اور فَلَا کُنْ اَلْکُنِ عَنْ شَمْعِ سُوْرَهٗ کہتے ہیں کہ قرار باتفاق حالت
 وصل دو وقف میں اثبات یا کا کرتے ہیں یا تباع رسم مگر ابن ذکوان کے
 خلف مروی ہے یعنی اثبات ہر دو حالت میں اور حذف ہر دو وجہ آور
 یونہی سورہ یوسف میں اثبات اور حذف ہر دو حالت میں دونوں وجہ
 مروی ہیں قبل راوی ابن کثیر سے اور یقیناً سورہ قصص میں کل قرأ
 باتفاق ہر دو حالت میں اثبات یا کا کرتے ہیں بنا پر اتباع رسم کے
 تمت لا صولی + احمد بن علی نعمانہ کہ اصول مطرودہ قرا سب جمع اختلاف
 روایت کہ جن پر عمل تمام قرآن میں بدون تخصیص سورہ دون سورہ جاری
 اور ساری ہے بطریق کتاب علامہ شاطبی موافق فہم ناقص اس فی بعض
 مزاجہ کے بیان ہوئے آمیدی ماہرین فن ناظرین اوراق سیاہ کردہ
 حقیر سراسر تقصیر سے کہ جہاں کہیں بقتضائی بشریت یا بتقاضای قصور فہم
 زلت یا خطا دیکھیں او سکوزیل حلم و عفو سے ڈھالیں اور اسکی اصلاح میں
 کوشش فرمائیں اب آگے اختلاف فرعی جو ہر سورہ کے بعض کلمات میں
 فیما بین قرا سب جمع و روایت مذکور غیبت و خطاب توحید جمع و اشتقاق ماخذ
 وغیرہ میں ہو کمال شد و قوت بیان ہو گا فقط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب فرش الحروف

سورة البقرة جو اختلاف کہ دور اور کاکم ہے قرآن مجید میں اور ہر سورہ
میں سب سے محل پر مذکور ہے اور کو فرش کہتے ہیں اور بعض نے اس کا نام فرغ
رکھا ہے بمقابلہ اصول کے سورہ بقرہ کے فرشی اختلاف بیان ہوئی ہیں
وَمَا يَخْدَعُونَ بَفْتَحِهِمْ يَأْوَدَالِ وَبَكُونِ خَاقِرَاتِ عَاصِمِ وَخَمْرِهِ وَكَسَائِي هِرْ
اَنَّهُ كَوْفِينِ اور ابن عامر شامی کی ہی اور نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و بضمہ یا فتحہ
خا و کسرہ وال بزیا دت الف میان خا و دال مثل حرف اول کے پڑھتے ہیں
بِمَا كَانُوا يَكْفُونَ بَفْتَحِهِمْ يَأْوَدَالِ وَبَكُونِ خَاقِرَاتِ عَاصِمِ هِرْ اَنَّهُ
كَوْفِينِ اور نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر بضمہ یا فتحہ کاف و تشدید الف پڑھتے
وَاذْ ذَاقُوا قِيلَ اور غيض اور سبھی ہر جگہ کسرہ قاف و غین جیم
کو ہاشام ضمہ پڑھنا قرارت کسائی اور روایت ہشام کی ابن عامر سے ہی اور
جیل و سبقت میں ہاشام ضمہ قرارت کسائی و ابن عامر یعنی ان دو حرف
میں ہشام و ابن کون ہر دو راوی ابن عامر متفق ہیں اور سبقت و سبقت
میں ہاشام ضمہ قرارت کسائی و ابن عامر و نافع ہے پس قیل غيض
جیہ میں کسائی اور ہشام اشہام اور باقی قرار کسرہ خالصة اور جیل
سبقت میں کسائی و ابن عامر اشہام سے پڑھتے ہیں باقی

فرش الحروف

سورة البقرة
بسم الله الرحمن الرحيم
الحروف

کسر خالصہ اور سیئی اور سیئت میں کسائی و ابن عامر و نافع اشہام باقی کل
 قرآن بعدہ کسر خالصہ پڑھتے ہیں اور اس سورہ میں نقطہ قیل وارد ہوا ہے
 مگر چونکہ باقی حروف مذکورہ کا حکم مثل قیل کے تھا اس واسطے سب کا حکم ہی
 جگہ بیان ہو چکا اب یہ الفاظ اپنے مقام پر ذکر کیے جائینگے ایسی ہی اور بھی
 بعض کلمات ہیں کہ جس سورہ میں اول اونکا وقوع ہوا ہے اور پہلے اور سورہ
 میں بھی دور اونکا ہوا ہے تو ایک ہی جگہ کلیۃً سب کا حکم بیان ہو گا یا نہ
 ملحوظ رہے جیسے وَهُوَ بَكْلٌ شَيْءٌ مِّنْ لَّهُ وَهُوَ سُورَةُ بَقَرَةٍ مِّنْ پَہلے واقع
 ہوا ہے پس یہاں تمام قرآن کے وهو اور وہی کا اختلاف کلیۃً بیان ہوتا ہے
 ہر مقام پر اعادہ لازم نہیں لفظ هو اور ہی جہاں بعد و او یا فایا لام کے
 آوے اسکی ہا کو ساکن پڑھنا مذہب کسائی و قالون و ابو عمرو کا ہے اور انکی
 قراءت میں وَهُوَ وَهِيَ فَهُوَ فَهِيَ کھو کھی ہا پر پڑھینگے اور جب
 تم کے بعد واقع ہو تو کسائی و قالون ساکن پڑھتے ہیں باقی قرار ہوگی ہا کو
 مضموم اور ہی کی ہا کو کسوراداکرتے ہیں اور یُعْلَلُ کھو میں بطریق شاطبیہ
 بالاتفاق سکون نہیں ہے فَازَ کھما میں تفرات حمزہ کی بزیادت الف بیان
 زای و لام مخففہ کے ہے باقی قرار بدون الف و تشدید لام پڑھتے ہیں اور
 فَتَلَفَ اَدَمُ مِنْ سَخَطٍ کَلِمَاتٍ بِفَتْحِ اَدَمُ و رفع تار کلمات قراءت
 ابن کثیر کی ہے باقی قرار بر رفع میم اَدَمُ و نصب تار کلمات پڑھتے ہیں

اور جمع مؤنث سالم میں علامت نصب کی کسر ہے وَلَا یَقْبَلُ لفظ اول
 اس سورہ میں بتا رہا نیت قرأت ابن کثیر و ابو عمرو ہے باقی قرار یہاں تذکیر اور لفظ
 ثانی میں اختلاف نہیں بلکہ خلاف بنا تذکیر ہے وَاعْزُوا عَدُوًّا اس سورہ
 میں اور وَاعْزُوا عَدُوًّا اعراف اور طہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 قصے میں انہیں تین جگہ وَاعْزُوا آیا ہے بدون الف قرأت ابو عمرو و جو
 باقی قرار اثبات الف میان و او و عین پڑھتے ہیں اور جمع کا لفظ جو اس
 جگہ شاطبیہ میں کہا ہوا مراد اس سے یہی ہے کہ جہاں کہیں حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کے قصے میں یہ لفظ آیا ہے اوس میں یہ اختلاف جاری ہے
 کیونکہ اَفْمَنْ وَعْدْنَاهُ وغیرہ میں جو سوای قصہ مذکورہ کے ہر اوس میں اختلاف
 نہیں ہے بَارِئُکُمْ بِسُكُونِ ہمزہ اور یَا مُرْکُزُ بِسُكُونِ راء ایسی ہی یا مُرْہِم
 تَا مُرْہِم یَتَضَرَّکُم یُسْتَعْرَضُکُمْ سب جگہ باسکان راء قرأت ابو عمرو ہے
 باقی قرار بکسر ہمزہ و ضمہ راء پڑھتے ہیں اور بہت سے قرار جلیل عرا قیین نے
 روایت دوری میں ان الفاظ کو باختلاس حرکت پڑھا ہے یہ روایت
 بھی حید ہے پس دوری کی روایت میں یہ الفاظ دو وجہ سے باسکان
 اور باختلاس حرکت اور موسیٰ کی روایت میں باسکان پڑھی جاوین
 اور باختلاس کے معنی یہ ہیں کہ اسقاط ایک ثلث حرکت کا اور القاء و ثلث
 حرکت کا جو کھنچر اس سورہ اور سورہ اعراف میں بفتحہ ثوبن اور کسر قاف

قرأت ابو عمرو اور ابن کثیر اور ہر سہ ائمہ کو قیمن ہے اور نافع اس لفظ کو
 اس سورہ میں یُخَفَّرُ بَعْضُهُ يَافِقُهُ قارئہ کیر اور ابن عامر فُخِّرَ بَعْضُهُ يَافِقُهُ
 قاتنیت ہر دو جگہ اور اعرف میں نافع ہی بتانیت مثل ابن عامر کے پڑھتے ہیں
 النَّبِيُّ لَقَطَ النَّبِيَّ مَفْرُودًا وَالتَّبِيُّنَ اَوْرَ النَّبِيِّنَ مَعَ سَالِمٍ مِّنْ اِبْدَالٍ بِهَمْزٍ
 مشدودہ اور الانبیاء جمع مکسر میں بیا رخفہ کل قرائت کی قرأت ہی مگر امام نافع
 بدون ابدال ہمزہ پڑھتے ہیں اور سبب جو سبب مد کے او کی قرأت میں یہی
 ہے ایسی ہی النبوق مصدر میں کل قرائت ہمزہ کو ببدال واو مشدودہ اور نافع پڑھتے
 ابدال ہمزہ قرأت کرتے ہیں مگر قالون کی روایت میں خاص دو جگہ سورہ
 احزاب میں ایک ان وهبت نفسها للنبي ووسرا لا تدخلوا بيوت
 النبي حالت وصل میں بیا مشدودہ اور وقف میں ہمزہ ہی والصابین
 اور الصابون کسروہ بار موحده وکسروہ وضمہ ہمزہ قرأت قرارستہ اور نافع
 باسقاط ہمزہ وکسروہ وضمہ بار موحده پڑھتے ہیں هُنَّ اَوْرَ لُكُوْا ہر دو لفظ
 میں حمزہ کی قرأت باسکان زار و فاسے اور حالت وقف میں آخر واو وصل
 میں ہمزہ اور خفض کی روایت بضمہ زار و فاسے اور آخر میں واو ہر دو حالت وصل
 وقف میں باقی کل قرارستہ ضمہ زای اور فاکے اور آخر میں ہمزہ وصل وقف
 میں پڑھتے ہیں عَمَّا يَعْمَلُونَ لَقَطَ عَمَلُونَ يَمْعَلُونَ بيا غیب قرأت
 ابن کثیر باقی بتا خطاب عَمَّا يَعْمَلُونَ وَلِلَّذِينَ دوسری جگہ بیا غیب

قرأت نافع و ابوبکر و ابن کثیر اور باقی تبار خطاب خطیب ثبوتہ کل قرأت توحید
 اور امام نافع بزیادت لفت بعد ہمزہ بلفظ جمع پڑھتے ہیں لَا تَقْبَلُوا مِنَّا
 إِلَّا اللَّهُ بیا غیب قرأت حمزہ و کسائی و ابن کثیر باقی قرأت تبار خطاب و قُولُوا
 لِلنَّاسِ حُسْنًا بفتحہ حاء سین قرأت حمزہ و کسائی باقی قرأت بضمہ حاء و سکون
 سین تظہر فَنَ اس سورہ میں اور تظہر اس سورہ تحریم میں بتخفیف ظا
 قرأت کو فیہ میں باقی بتشدید ظا اسہری بفتحہ ہمزہ و سکون سین قرأت
 حمزہ باقی بضمہ ہمزہ و فتحہ سین بالف کشیدہ تَقْدُومُ بضمہ تا و فتحہ فا بالفت
 کشیدہ قرأت نافع و کسائی و عاصم باقی بفتحہ تا و سکون فالقُدُس اس سورہ
 میں اور جہان آوے باسکان دال قرأت ابن کثیر باقی قرأت بضمہ دال
 اَنَّا نُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ لَفْظِ نَزَلَ بیا غیب اور تنزل تبار خطاب اور تنزل نون
 مکمل بشرط مضموم ہونے علامت مضارع کے کسرو زای خواہ بفتحہ زای یعنی
 اس باب کے مضارع معروف خواہ مجهول کچھ صیغے باسکان نون بتخفیف زای
 قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بفتحہ نون و تشدید نون سی ای دو حرکت سورہ
 جہر کے ایک تَا نَزَّلْنَا لَکَ الْکِتَابَ دوسرا فَانزَلْنَا لَکَ الْکِتَابَ یہ دو حرکت انفاع
 قرأت بعد تشدید سی ای پہنچا حیب علامت مضارع مفتوح چونکہ ہاں ہے
 نہ تکرار نہیں ہے جیسے وَفَا نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّرْسِلًا اس میں جو دو
 جگہ ہوا نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ اور مَحْتَمَلًا نَزَّلْنَا لَکَ الْکِتَابَ بفتحہ تا ابو عمرو بتشدید

اور ابن کثیر مثل دیگر قرأت کے بتشدید اور سورہ انعام میں عَلٰی اَنْ يُّنْزَلَ
 اٰیۃً بِتَحْفِیْفٍ نَّاسِیْ قُرَاتِ ابْنِ کَثِیْرٍ اور ابو عمرو مثل دیگر قرأت بتشدید اِنِّیْ مُنْزِلُهَا
 سورہ مائدہ میں اور یُنْزَلُ الْغَیْثُ سورہ لقمان اور شوریٰ میں بِتَحْفِیْفٍ ذَا
 قُرَاتِ ابْنِ کَثِیْرٍ اور ابو عمرو حمزہ و کسائی اور باقی کی قرأت بتشدید ہے
 جِدَّیْلُ اس سورہ میں اور جہان آوے بفتح جیم و راء اور بعد راء کے حمزہ
 مکسورہ قرأت حمزہ و کسائی و ابو بکر اور فقط ابو بکر شعبہ بخلاف یار پڑھتا ہے
 اور قرأت ابن کثیر بفتح جیم و کسورہ راء بدون حمزہ اور نافع و ابو عمرو و ابن عامر
 و حفص مکسورہ جیم و راء بدون حمزہ پڑھتے ہیں و متکمل بہ ترک حمزہ و یار ثناء
 قرأت ابو عمرو و روایت حفص و یاثبات حمزہ مکسورہ و ترک یار بعد حمزہ و ثناء
 نافع ہے اور قرأت ابن کثیر و ابن عامر و حمزہ و کسائی و ابو بکر شعبہ کی یاثبات
 حمزہ و یاسے وَلَکِنَّ الشَّیْطٰنَ بِتَحْفِیْفٍ و کسورہ نون لکن و رفع لفظ شیاطین
 قرأت حمزہ و کسائی و ابن عامر باقی قرار عاصم و نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و تشدید
 و فتح نون لکن و نصب شیاطین پڑھتے ہیں مَا کُنْھِمْ بِغَمَّةٍ نُّونِ اَوَّلِ کَسْرٍ
 سین قرأت ابن عامر باقی بغمہ نون و سین اَوَّلُھِمْ بِغَمَّةٍ نُّونِ اَوَّلِ و
 کسورہ سین قرأت کوفیین و ابن عامر و نافع اور قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و فتح
 نون و سین اور حمزہ ساکنہ ہر اَنَّا لِلّٰہِ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ
 وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ وَاِیَّیْہِ عَلَیْہِمْ

حرف اول سورہ آل عمران اور مریم اور مؤمن میں بضم ن فیکون
 قرأت ابن عامر ہے باقی قراء فیج نون پڑھتے ہیں اور سورہ نحل اور سورہ
 یس میں یہ لفظ جو واقع ہے اوسین قرأت ابن عامر اور کسائی کی بضم ب اور باقی
 کی فیج ہے ولا تکتل بضم تاء و لام قرأت کل قراء ہے مگر امام نفع بفتح تاء و
 سکون لام پڑھتے ہیں پس بقرأت نافع لا نہی اور باقی قراء ستہ کے نزدیک
 لا نہی ہے اِذْ هُمْ پندہ جگہ تمام سورہ بقرہ میں اور سورہ نسا میں تین حرف
 آخر وَاَتَّبِعْ مِلَّةَ الْاِذْ هُمْ وَاتَّخَذَ اللَّهُ اٰبَادِهِمْ وَاَوْحَيْنَا اِلَى الْاِذْ هُمْ اَوَّلَکِ
 آخر سورہ النعام میں دینا قیما وَلَئِنْ هُمْ اور دو حرف آخر سورہ برآء
 میں وَاَمَّا کَانَ اسْتَوْفَا اِذْ هُمْ اور اِنَّ اِذْ هُمْ لَا وَاِیَّکَ اور سورہ
 اِیْمَانِمْ میں ایک فَلَاذْ قَالَ اِذْ هُمْ اور دو سورہ نحل میں اِنَّ اِذْ هُمْ
 کَانَ اَنَّهُ اور اِنَّا اَتَّبِعْ مِلَّةَ الْاِذْ هُمْ اور تین سورہ مریم میں اذکر فی الکتاب
 اِذْ هُمْ اور عَنْ اِلٰهِنِیْ بِالْاِذْ هُمْ اور مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِالْاِذْ هُمْ اور ایک حرف
 آخر سورہ عنکبوت میں فَلَمَّا جَاءَتْ دُسُلُنَا الْاِذْ هُمْ اور ایک سورہ
 شوریٰ میں وَمَا وَصَّیْنَا یَا اِذْ هُمْ اور سورہ نجم میں وَاِذْ هُمْ اَلذِّیْقُوْنِ
 اور سورہ قاریات میں ضیف اِذْ هُمْ اور سورہ حدید میں تَوَحَّوْا اِذْ هُمْ
 اور حرف اول سورہ ممتحنہ میں اُسُوْا حَسَنَةً فِی الْاِذْ هُمْ ان ۳۳ مقام
 پر لفظ اِذْ هُمْ بفتح با و الف بعد روایت ہشام ہر ابن عامر سے اور سوا

مقامات مذکورہ کے اور جگہ پر ایم بکسرۃ یا اور یا کے روایت مذکور ہیں یہی
 ہے اور باقی کل قرآن کے نزدیک ہر جگہ بکسرۃ یا اور یا کے ہو اور خاص سورہ بقرہ
 کے ۵۱ حرف میں ابن کوان ہادی ثانی ابن عامر سے ہر دو وجہ مروی ہیں
 وَالْمُحْذَرُونَ وَأَقْرَارُ نَافِعِ وَابْنِ عَامِرٍ بَعَثَهُ خَافِقِينَ بِكُسْرَةٍ خَالِدٍ نَاوِرٍ آتِيهِ
 بِسُكُونٍ هَارٍ قَرَارُ ابْنِ كَثِيرٍ أَوْ رُوَايَتٍ سَوِيٍّ هِيَ أَوْ سَوْرَةٍ فَصْلَتِ مِنْ
 بِسُكُونٍ هَارٍ رُوَايَتٍ سَوِيٍّ أَوْ رُوَايَةٍ أَوْ قَرَارُ ابْنِ كَثِيرٍ وَابْنِ عَامِرٍ هَارٍ وَدَوْرِي
 كِي رُوَايَتِ مِنْ سَبَبِ جَلَسَ بِخَلَّاسِ كَسْرٍ هِيَ بَاقِي قَرَارِ كَسْرَةٍ خَالِدٍ
 تَامَهُ هِيَ قَامِئَةً بِاسْكَانٍ مِيمٍ وَتَخْفِيفٍ تَقَرَّارُ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بَعَثَهُ مِيمٍ وَتَشْدِيدٍ
 وَوَقْفٍ قَرَارُ نَافِعِ وَابْنِ عَامِرٍ أَوْ ضَى بِالْفِ قَبْلَ أَوْ بِأَنْفَعٍ مِنْ أَوْ بَاقِينَ
 بِدَوْنِ الْفِ بِأَنْفَعٍ مِنْ أَمْ يَقُولُونَ بِتَارِخِطَابِ قَرَارِ ابْنِ عَامِرٍ
 وَحَمَزَةٍ وَكَسَانِي أَوْ رُوَايَتٍ خُصَّصَ بِبَاقِي بِيَا غَيْبٍ رَعْدُفٍ بِحَذَفٍ وَوَاوٍ
 قَرَارُ حَمَزَةٍ وَكَسَانِي وَابْنِ كَثِيرٍ شَعْبَةَ وَابْنِ عَمْرِو بَاقِي بِأَشْبَاتٍ وَابْنِ عَمْرِو بَاقِي بِأَشْبَاتٍ وَابْنِ
 بِتَارِخِطَابِ قَرَارُ ابْنِ عَامِرٍ وَحَمَزَةٍ وَكَسَانِي بَاقِي بِيَا غَيْبٍ هُوَ مَوْلَاهُ بَعَثَهُ
 لَامٍ وَالْفِ مُقْلَبَةٍ أَوْ رُوَايَتِ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِكُسْرَةٍ لَامٍ وَبَارِئًا تَعْبَلُونَ
 وَمِنْ حَيْثُ بِيَا غَيْبٍ قَرَارُ ابْنِ عَمْرِو بَاقِي بِتَارِخِطَابِ تَطَوُّعٍ هَرَوَجْكَ
 بِبَارِئَتَانِي وَتَشْدِيدِ طَاوِرٍ اسْكَانٍ عَيْنٍ قَرَارُ حَمَزَةٍ وَكَسَانِي بَاقِي تَارِخِطَابِ
 وَتَخْفِيفٍ طَاوِقَةٍ عَيْنٍ وَتَصْرِيفٍ لَافٍ اسْكَانٍ سَوْرَةٍ أَوْ سَوْرَةٍ بِأَشْبَةِ مِنْ أَوْ

[illegible]

قل ادعوا شہکاکم قل ادعوا للدين ثم حتم قل ادعوا لله قل فظنوا
 ہکی مثال قالوا اخرج علیہم او کی مثال لو انقصوا اخرجوا او ادعوا
 الرحمن نون کی مثال از اقتلوا ان احکم لکن انظر ان اشکروا ان اعدوا
 تنوین کی مثال محظوظ انظر قلیلا انظر متشاہ انظروا برحۃ ادخلوا
 مبین لاقتلوا خبیثۃ باجنت عیون ادخلوها اور عزیر ابن اللہ
 میں عزیر کو تنوین و کسر پڑھا ہے عاصم و کسائی نے تو عاصم کسر میں
 اپنی اصل پر ہیں اور کسائی جو کسر دیتے ہیں تو بوجہ عارض ہونے فہم میں
 کہے کہ او میں ضم لازم نہیں اور شرط لازم کی تھی پس کلمہ اس اصل سے خارج
 ہے ایسی ہی ان امشوا ان تقواللہ ان امرہ میں ضم لازم نہیں او میں ساکن
 اول کو باتفاق حرکت کسرہ کی دینگے یا اختلاف جاری نہیں ہو اور شناخت
 ضم لازم و عارضہ کی یہ ہے کہ اگر کلمہ ثانیہ کی ابتدا الف سے کیجاوے
 تو اگر مضموم ہو تو لازم و رند عارضہ ہے اور والی کی مثال ولقد استعرجی
 لیس الیٰ بنصب را قرارت حمزہ و جنس باقی قراءہ بر رفع را اور لیس الیٰ بان
 میں بلا خلاف رفع ہو و لیکن الیٰ ہر دو جگہ تخفیف کسرہ نون کن ارفع
 را الیٰ قرارت نافع و ابن عامر باقی بتشدید فتوہ نون و نصب ہا میں متوجہ
 بغتہ واو و تشدید ہا و قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بسکون
 واو و تخفیف صا و فذیہ طعام ہنویں اعلیٰ رفع ثانی قرارت ہر ائمہ کفین

بشا و ثلثہ قرارت حمزہ و کسائی باقی پادوسہ قلا العفو برفع و او قرارت
 ابو عمرو و بیری باقی بنصب لا عنت کم تسبیل و تحت حمزہ ہر دو وجہ روایت احمد
 بزی باقی صرف تحقیق حمزہ سختی یطہون بسکون طاء و ضمہ با قرارت نافع و بکر
 ابو عمرو و ابن عامر و روایت مختص ہے اور حمزہ و کسائی و ابوبکر بفتح طاء و با تشدید
 ہر دو پڑھتے ہیں یحییٰ ۹۰ بضمہ یا قرارت حمزہ باقی بفتح یا لا تضاکر یفطائل
 میں لکھا ہے تمام ایک کا او عام دوسری میں باتفاق قرار ہے مگر ابوبکر و غیرہ
 کو بضمہ پڑھا ہے ابن کثیر و ابوبکر و سہل باقین کی قرارت بفتح ی و اذا سلمت
 مَا تَبَيَّنَ اس سورت میں اور مَا تَبَيَّنَ قَدْ بَا سورت روم میں بقصر قرارت
 ابن کثیر ہے باقی بضمہ پڑھتے ہیں قَدَرُ ہر دو جگہ بفتح وال قرارت حمزہ و کسائی
 و روایت مختص باقی بسکون نال تَشْتَقُ هُنَّ ہر جگہ بضمہ تا و مدیم قرارت حمزہ و
 کسائی باقی بفتح تا و قصر و صیغہ برفع قرارت نافع و ابن کثیر و کسائی و روایت
 ابوبکر باقی بنصب یبسط بصا و قرارت نافع و کسائی و روایت ابوبکر و بزی ہے
 اور ابوبکر و و ابن عامر و قبل و مختص حمزہ بسین پڑھتے ہیں ایسی ہی فی الخلق
 بصطۃ سورۃ اعراف میں ہی نافع و کسائی و ابوبکر و بزی نے بصا و ابوبکر
 و ابن عامر و حمزہ و قبل و مختص نے بسین اور خلا و راوی حمزہ و ابن کثیر و ان لوہی
 ابن عامر سے ان دونوں حرف میں ہر دو وجہ صا و دین مروی ہیں اور زادہ
 بسطۃ اس سورت میں اختلاف نہیں ابوسین باتفاق سین ہے فیض و حفظہ اسورہ

اور سورہ صمد میں برفع قرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و کسائی اور
 ابن عامر و جامع نصب اور ابن عامر و ابن کثیر و جگہ نقد یعنی ضاع مضارع معرو
 خواہ مجهول متصل ہو ساتھ اس کے ضمیر بانہو اور نقطہ مضاعفۃ اسم مفعول ابن باب
 سے بقصر و تشدید عین اور باقی قرار بہر و تخفیف عین پڑھتے ہیں پس سورہ فقرہ
 اور صمد میں جو لفظ مضاعفۃ ہے او میں چار قرارت ہیں ابن کثیر برفع فاقصر
 و تشدید عین ابن عامر نصب قصر و تشدید عین عاضۃ نصب و تخفیف عین
 نافع و ابو عمر و حمزہ و کسائی برفع و مد و تخفیف عین اور سوائی ان دو سورہ
 جہان آدے او میں ابن عامر و ابن کثیر بقصر و تشدید عین باقی قرار بہر و تخفیف
 عین پڑھتے ہیں عسۃ جہان آدے بقصر و تشدید عین قرارت نافع باقی بقصر و تشدید
 ذلک و لا فتح اللہ اس سورہ اور سورہ حج میں بقصر و تشدید عین و سکین فاقصر قرارت
 قرار دیتے ہیں اور نافع بقصر و تشدید عین فاقصر پڑھتے ہیں عسۃ بقصر و تشدید
 حج قرارت ہر سائے کو فہم ابن عامر شامی ہے اور نافع و ابن کثیر و ابو
 بقیۃ عین پڑھتے ہیں لا بیع و لا خلع و لا شفاعۃ ہر سلفظ متون برفع
 قرارت کو فہم ابن عامر و نافع اور ابن کثیر و ابو عمر و بیک متون و نصب تنو
 ین ایسی ہی لا بیع و لا خلع سورہ براء میں اور لا لغو و لا تأثیر سورہ طہ
 میں ہی قرارت کو فہم و ابن عامر و نافع متون و رفع اور ابن کثیر و ابو عمر و بیک
 متون و نصب ان دونوں کے نزدیک یہ سب کلمات بنی او پر فتح کے ہیں

انا انھی لفظ انا کے بعد جو ان کہیں ہمزہ مضمومہ ہو کہ وہ تمام قرآن میں ہیں
 آیا ہے ایک ہی دوسرا انا آیت کمر سورہ یوسف میں یا ہمزہ مضمومہ کہ وہ
 جگہ ہے انا اول المسلمین انعام میں انا اول التوینید انعام میں انا اول
 یوسف میں انا اکثر مذق اور انا اقل منک کہف میں انا اقل منک
 نمل میں انا اذ هو کمر قافر میں انا اول العابدین زمر میں انا اذ لم یملک
 تو انا م نافع حالت میں بعد باقی قرآن میں ہے ہمزہ مضمومہ میں اور
 جو بعد انا کے ہمزہ مضمومہ ہو کہ وہ تین جگہ ہی ایک انا انا الاذیر بشیر
 اعراف میں دوسرا انا الاذیر مبین شعرا میں تیسرا انا الاذیر
 مبین احقاف میں تہ نقطہ قانون یہ ہے کہ نافع سے ہمزہ مضمومہ
 وصل میں مروی ہیں اور ویش دیگر غیر ہمزہ مضمومہ حالت متغیہ
 کل قرا اثبات الف میں متفق ہیں خواہ اس کے بعد ہمزہ مضمومہ
 الف میں متفق ہیں جب بعد اس کے ہمزہ مضمومہ وصل میں
 الف اور ہمزہ مضمومہ کے ہر دو وجود زیادت، ماضی و پر ماضی کی
 بروایت قانون اور خواہ ہمزہ زیادت ہر دو وجود زیادت
 یہ مد منفصل ہے اور ہمزہ مضمومہ ہر دو وجود زیادت ہر دو وجود
 وجود کی مروی ہے ہمزہ مضمومہ ہر دو وجود زیادت ہر دو وجود
 ہر دو وجود ہر دو وجود ہر دو وجود ہر دو وجود ہر دو وجود

اور بحالت وخصائیات بائین اتفاق است. قالاً غمکہ ہمزہ وصل وجرم قرارت
 حمزہ وکسانی باقی ہمزہ قطعی وضمہ فہم وشن بکسرہ صاد قرار نہ ہمزہ باقی نہیں
 جزاً اس سورہ اور سورہ زخرف میں امر حجاز سورہ تہ پڑھنا یعنی زامی روایت ابو بکر
 ہے ہمزہ باقی بار مکان در یہ لفظ انہیں میں مقام پر قرآن میں واور وہی اگلا لفظ
 اکل ہمزہ انت طرف نہیں خوش کے بہان آئے بغضہ کاف قرارت کو فین
 واور غاخر ہے اور جو مضامین طرف ضمیر مذکر یا اسم ظاہر کے یا مضامین ہو
 جیسے انکاء اکل بخیط فی اکل اکل کی غمکہ کاف میں ابو عمرو ہی ہر چار روایت
 کے شریک میں باقی اسکان ہر ابوقریب اس سورت میں اور سورۃ مؤمنون
 ہمزہ ہمزہ زار زور نہ غامکہ ہمزہ باقی ہمزہ زار کے ہمزہ وایمانت وصل
 بڑی دہی ابن کثیر اس ناگوشتہ دپڑ ہتا ہے اور اگر تا پر وقف کیا جاوے
 تو ابتدا پر بتا مقصود بالاشدید ہے ہمزہ مطرح تیس کلمات اور بھی ہیں کہ عین
 بنار یہ معال قبل یہ ایت بڑی تاشدوسہ ہے ولا تفرقوا آل عمران بین
 اہل الدین توقہم نسائہن ولا تعاونوا ما کرم دین فنفرت النعام بین فاذا
 ہے تلفیق اعوان وشرع میں اور صافی میں انک تلفیق طہین مآء ایل
 اذ لکیمہ محمد بن ہمزہ تاز ایل انشی طین تزل شعر امین تزل علیک
 تاز تزل ایل لکیمہ رکن صافان تاز ایل طیل میں اذ تلفقہ اور
 فان تو اوفا غامکہ ہمزہ نو میں لاکلمہ اور وان تو اوفا غامکہ ہمزہ

اَنْ تَحْمِلَ بِكْسَرَةٍ حَمْزُهُ بَاقِي بَقِيَّةُ حَمْزِهِ فَتَنْزِلُ بِسُكُونِ فَا لٍ وَتُخَفِّفُ كَافَ
 اِبْنِ كَثِيرٍ وَابُو عَمْرٍو بَاقِي بَقِيَّةُ ذَا لٍ وَتَشْدِيدُ كَافَ اَوْ حَمْزُهُ بِرَفْعٍ رَا دَ بَاقِي بِمَنْصِبِ رَا
 بِحَاكَمَةٍ سَاخِصَةٍ بِمَنْصِبِ هَرْدَوْتَا عَاصِمٍ بَاقِي بِرَفْعٍ اَوْ سُوْرَةٍ نَسَائِمٍ لَفْظُ تَجَاوُزٍ
 هَرْدَوْتَا كُفَيْدِيْنِ بِمَنْصِبِ اِبْنِ اِبْرَافِيْمَ فَرِ هَؤُلَاءِ بَعْضُهُ رَا دَ بَاقِي وَحَذْفُ اَلِفٍ كَثِيرٍ
 وَابُو عَمْرٍو بِاَقْبَيْنِ بِكْسَرَةٍ اَوْ فَتْحٍ اَوْ اَشْبَاتِ اَلِفٍ فَيَغْفِرُ اَوْ رٍ وَيُعَذِّبُ بِمَنْصِبِ
 هَرْدَوْتَا صِيغَةُ نَافِعٍ وَابْنِ كَثِيرٍ وَابُو عَمْرٍو وَحَمْزُهُ وَكَسَائِي اَوْ رَعَا صَمِ وَابْنِ عَامِرٍ بِرَفْعٍ
 وَكَتَبْتُ بِتَوْحِيدِ قَرَارَتِ حَمْزِهِ وَكَسَائِي بِاَقْبَيْنِ بَلْفَظٍ جَمْعٍ اَوْ سُوْرَةٍ تَحْرِيمٍ
 مِنْ بَلْفَظٍ جَمْعٍ اَوْ عَمْرٍو وَحُضْصَ بَاقِي قَرَارٍ بِتَوْحِيدٍ

سورة آل عمران

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لفظ السَّوْرَةِ بِاَمَالِهِ مُحَضَّةُ قَرَارَتِ كَسَائِي وَابُو عَمْرٍو وَرَوَاتُهَا
 اِبْنُ ذَكْوَانَ اَوْ تَقْلِيلُ اَمَالِهِ قَرَارَتِ حَمْزِهِ وَرَوَايَتُ وَرَثَتِهِ اَوْ رَقَالُونِ سَمْعُ تَغْيِيلِ
 اَوْ فَتْحٍ هَرْدَوْتَا جَمْعٍ مِنْ بَاقِي اِبْنِ كَثِيرٍ وَعَاصِمٍ وَهَشَامٍ بَقِيَّةُ رَا سَمْعُ تَغْيِيلِ
 وَتَحْشُرُونَ هَرْدَوْتَا صِيغَةُ بِيَاغِيْبٍ قَرَارَتِ حَمْزِهِ وَكَسَائِي بَاقِي تَبَا اَخْطَابِ
 بِيَاغِيْبٍ بِيَاغِيْبٍ كُلِّ قَرَارٍ مَكْرُ نَافِعٍ تَبَا اَخْطَابِ بِرَضْوَانٍ هَرْدَوْتَا صِيغَةُ رَا
 رَوَايَتُ ابُو كَبْرٍ سَوَايَ مِنْ اَتْبَاعِ رَضْوَانِهِ كَيْسُ جَوْدٍ وَسَا حَرْفٍ بِسُوْرَةٍ مَالِدَةٍ

میں کہ اس میں باتفاق کسرہ ہوا باقی قرار کسرہ راہر جگہ پر ہے جس میں ان
 الذین یقتلوا فی سبیل اللہ ویقتلون الذین دوسرا حرف بضمہ یا
 فتحہ قاف یا لفظ کشیدہ و کسرہ تا قرارہ حمزہ باقی یفتوحہ زیادہ اس کا قاف بدل الف و ضمہ ہا پر ہے
 میں الیٰحیت بالف لام ہر جگہ اور بلا صیت ہوا ان لفظ لام تنخیفہ طاق قرارہ ابن کشیدہ و
 ابو عمرو و ابن عامر و روایت ابو کبیر ہے اور نافع و حمزہ و کسائی جو نہ ص ث یا پیرہ نا و الیٰحیت
 لکبتہ سورہ یس میں اَوْ مِنْ كَانَ عِنَّا سورہ النعام میں اور کیم انہی عینا حجر
 میں کن تر از تنخیف مگر نافع تشدید و جہ جگہ اطلاق صیت کالیسیہ میں ہوا ابو جہیم
 بنزور صفت صحت تنخوین میں ہوا جیسے و ماہر بکیتہ تا نک ملت انہم میتوں بعد
 ذلک لیتوں و ان باتفاق تشدید ہوا و لفظ المیتہ و الدم بقراءہ و را مد او نکل
 ویر قیئہ دو جگہ سورہ بانو میں ابن ربیع سورہ قاف میں بافاق تفسیر ہے و کتبہ لبتہ قاف
 قرأت ہر سہ تہ کو تفسیر ابن ربیع تنخوین قاف تہا و غنعت اس کا بجز تنخوین قاف قرارہ ابن عامر اور
 راہر تنخوین کبیر ہے ابو یوسف و ابن کسائی تا کسر قاف و من حمزہ قرأت حمزہ و کسائی جو نہ
 ہر جگہ ہے باقی ہوا الف حمزہ و الدلہ و قیئہ ابو کبیر شیبہ نے ہر حرف اصل شک کی تا ذکر کیا
 بنصب آخر دیگر قرأتیں میں ہے ہر جگہ ہے تا کسر قاف و الدلہ و ال تنخیفہ مذکور
 ال تنخیفہ قاف و حمزہ کہ انی باقی را رسا کند ہر دال بعد تہ و نشت اور لب
 اوسے لفظ انت اللہ کسرہ و حمزہ قرأت حمزہ و ابن عامر ہے باقی
 یفتوحہ حمزہ یفتوحہ ک دو جگہ سورہ آل عمران میں لفظ یفتوحہ ہوا سورہ اسرا

اور کف میں ایک ایک جگہ بضمہ یا فتحة موحده و کسرہ شین مشدده قرأت نافع
 و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و عاصم ہر اور حمزہ و کسائی بفتحہ یا و اسکان موحده
 و ضمہ شین مخففہ تور سورہ شوری میں یُبَشِّرُ اللہ میں عاصم و نافع و ابن عامر
 بضمہ یا و فتحة موحده و کسرہ شین مشدده و اور ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ و کسائی
 بفتحہ یا و اسکان موحده و ضمہ شین مخففہ اور بدش ہم رہا ہم سورہ توبہ اور انا
 نبشركم بغلام حرف اول سورہ حجر اور یزکروا انا نبشرك اور لتبشرون المتقين
 ہر دو سورہ مریم میں فقط حمزہ بفتحہ یا و اسکان موحده و ضمہ شین مخففہ اور یقین
 بضمہ یا و فتحة موحده و کسرہ شین مشدده الحاصل یہ کلمات مذکور ہوئے ذوالعمر
 ایک اسرا ایک کف ایک شوری ایک توبہ و مریم ایک حجر میں ان نو صیغوں
 مضارع کو بحر کات مذکورہ بتشدید پڑھتے ہیں نافع و ابن عامر و عاصم اور
 حمزہ سب کو بحر کات مذکورہ بتخفیف پڑھتا ہے اور ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر
 کلمہ بتشدید اور حرف شوری میں بتخفیف اور کسائی نے آل عمران و اسراء و
 سورہ بتخفیف اور توبہ و حجر و مریم میں بتشدید پڑھا ہے و یُعَلِّمُ الْکِتَابَ
 بیا غیب قرأت عاصم و نافع باقی بنون سکون آئی اَخْلَقَ بِکسرہ ہمزہ و آئی قرأت
 نافع باقی بفتحہ اور آئی قد جئتکم میں باتفاق فتحة ہے فیکون طیدا سورہ
 اور سورہ مائدہ میں کل قرار سکون یا بدون الف مگر نافع بعد الف بعد طاء اور
 ہمزہ کسورہ پڑھتے ہیں فِیْهِمْ یَا غیب روایت مختص ہے باقی کل قرار

بنون منکلم ہا انتہم بحذف الف بعد ما روایت قبل اور ویش باقی باثبات
 الف اور نافع و ابو عمرو و تسہیل ہمزہ باقی تحقیق ہمزہ اور قرار مصرناقلین ہوا ہے
 ویش ہمزہ کو ببدال الف پڑھتے ہیں حاصل یہ کہ قالون و ابو عمرو باثبات الف
 بعد ما و ہمزہ مسلسلہ اور ویش بنون الف ہمزہ مسلسلہ و ببدال ہمد و دوہ اور قبیل
 ہمزہ محققہ بعد ما اور بزی و ابن عامر و ہر سہ ائمہ کو فہمین بالف بعد ما ہمزہ محققہ
 پڑھتے ہیں اب اس کے توجیہ میں جو فیما بین قرار اختلاف ہو وہ بیان ہوتا ہے
 پس یہ باتنیہ کا ہے نزدیک ابن فہم کوان اور کو فہمین اور بزی کے کہ داخل ہوا ہے
 انتہم پر کیونکہ اگر یہ مبدلہ ہوتا ہمزہ سے نزدیک ان مذکورین کے تو یہ لوگ
 درمیان ما اور ہمزہ انتہم کے الف نہ داخل کرتے کیونکہ اونکا مذہب او خال
 الف بین الہمزتین نہیں ہوا وریب وہ باثبات الف پڑھتے ہیں تو معلوم ہوا
 کہ ان کے نزدیک باتنیہ کا ہے اور ویش و قبیل کے نزدیک ہ مبدلہ ہمزہ
 کیونکہ اگر ان کے نزدیک بھی باتنیہ کا ہوتا تو بعد ما کے الف ہوتا اور ان و نو
 کی روایت میں بد و بن الف بقصر ہے ہے قالون و ابو عمرو و ہر سہ ائمہ نزدیک
 باتنیہ اور ہ مبدلہ ہمزہ سے ہمد و دوہ محتمل ہیں کیونکہ ان کے اصول میں داخل
 الف درمیان ہمزتین مفتوحتین کے ہوتا اگر ہ مبدلہ ہمزہ سے کہیں تو الف
 بین الہمزتین ہے اور جو باتنیہ کا کہیں تو وہ بھی محتمل ہے اور ایک جماعت ائمہ
 ذوالوجاہت نے ہر ایک کی قرار ستدین ہمد و دوہ مذکورہ کا احتمال روایت کیا ہے

اور ابن ذکوان و ہر سہ کو فیہیں و بڑی جتنکے نزدیک باتنبیہ کا ہو اور قالون
 و ابو عمرو و ہشام کے مذہب میں من و وجہ احتمال باتنبیہ ہی پس با ایک کلمہ
 اور انتم دوسرا کلمہ ہے یہاں من مفصل ہے پس ان مذکورین میں سے جنکا
 مذہب من مفصل میں قصر ہے وہ قصر کرینگے یعنی زیادت مبرا و پر تا اصلی
 کے نکڑینگے سو سی اور بڑی کا مذہب من مفصل میں بنجایا قصر ہے وہ قصر
 ہی کرینگے اور قالون اور دوری کے نزدیک بخلاف ہو وہ بخلاف قصر کرینگے
 اور باقی پنج ذات مذکرینگے اور ورش کا مذہب ہمزہ انتم میں ابدال و تسہیل
 و و نون میں پس و تسہیل میں تو مد نہ ہو گا اور وہ ابدال میں مد طویل ہو گا
 بسبب شاق ہونے سکون کے بعد اور سکے ثعلبونی لکھتے بضمہ تا و فتحہ میں
 اور کسرہ لام مشدہ قرأت کو فیہیں و ابن علم باقی بضمہ تا و اسکان میں و فتحہ
 لام مخففہ و لایا فہر کہ برفع را قرأت کسانئی و نافع و ابن کثیر ہے اور ابو
 باسکان را باقی بضمہ را اور براویت دوری راوی ابو عمرو و ہر دو وجہ اسکان
 و اخلاص و سین جاری ہیں لعمآ تین کمر بضمہ تا ثانیہ بصیغہ واحد تکم قرأت
 کل قرار ہے مگر نافع بنون و الف بلفظ جمع پڑھتے ہیں اور لام لیا کو مکسور پڑھا
 حمزہ زید باقی نے مفتوح و البیہ یز جعون بیارغیب وایت حفص باقی تبار
 خطاب یز جعون بیارغیب قرأت ابو عمرو و حفص باقی بنا خطاب یز جعون البیت
 بکسرہ حار وایت حفص قرأت حمزہ و کسانئی باقی بفتحہ ایسی ہی مایفعلوا

اور کن یک کفر و بسیار غیب ہر سہ کورین باقی بتا خطاب لایضہ کلمہ
بکسرہ ضاد و حمزہ و اقراءت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی بضمہ ضاد و او ضمرہ رار شدہ
مبتذلین اس سورہ میں او مثنیٰ نون عنکبت بین یفتحه نون تشدید زای قرأت ابن عامر
باقی باسکان نون و تخفیف زای مستویین بکسرہ و او قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و صم
باقی بفتح و او و سائر نحو حذف او اولی قرأت ابن عامر و نافع باقی باشبا و
فتح حاور الفتح بضمہ قاف قرأت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی بفتح قاف
و کسائی ہر جگہ کاف بالف مد و د و حمزہ مکسورہ قرأت ابن کثیر باقی بفتح کاف
و حمزہ مفتوحہ و یا مکسورہ شدہ قتل معہ بفتح قاف بالف شیدہ و فتحہ تا قرأت
ہر سہ کو فیدین و ابن عامر باقی بضمہ قاف کسرہ تا پڑھتے ہیں الوعجب اور عجبا
جہان آج بضمہ عین قرأت ابن عامر و کسائی باقی بسکرت عین یکشنبی
بتا تانیث قرأت حمزہ و کسائی باقی بیا تذکیر کتہ اللہ برفع الهم کای قرأت
ابو عمرو باقی بفتح ب یا اعملمون یحیدر و لکن بیا غیب قرأت حمزہ و کسائی
و ابن کثیر باقی بتا خطاب ہمتہ متنا صحت جہان واقع ہوں بضمہ سر سیم
روایت ابو بکر اور قرأت ابن کثیر و ابو عمرو ابن عامر و ابن جعفر و نو جگہ اس
سورہ میں بضمہ ییم و یس و اس و رے و جگہ مکسورہ اور باقی قرأ ہر جگہ مکسورہ
سیم پڑھتے ہیں صلی علیہ وسلم بیا غیب است حص باقی سب بتا خطاب بفتح
بضمہ و فتحہ غیر جمعیہ ہو و قرأت نافع و حمزہ و کسائی و ابن عامر و ابن

ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم بفتحہ یا و ضمہ غین کو اطاعونا ما قتلوا اشدیدتا
 روایت ہشام ہے باقی بتخفیف تا لو کا تحسین الذین قتلوا اس سورہ میں اور
 ثم قتلوا سورہ حج میں قرآن ابن عامر یعنی ہشام اور ابن کوان متفق التشدید
 باسے بتخفیف اور قتلوا لاکہ قرآن جو آخر سورہ میں ہے او سکوت شد
 تا پڑھا ہے ابن عامر اور ابن کثیر نے اور انھیں دو نون نے قد تحسب
 الذین قتلوا سورہ انعام میں بتشدید پڑھا ہے اور باقی قرآن سے بتخفیف
 اور ما ماتوا ما قتلوا جو لفظ فعل سے پہلے واقع ہے او سکی تخفیف میں
 خلاف نہیں اور لفظ تحسب جواب مذکور ہو یا بغیب تا خطاب ہر دو وجہا
 ہشام ہے باقی تا خطاب ہی پڑھتے ہیں وَاَنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ بِكُم مِّنْهُ
 قرأت سانی باقی بفتحہ حمزہ و لا یخزنک ہر جگہ لفظ یخزن سوامی سورہ انبیاء
 یا سورہ یوسف یا سورہ زمر قرأت نافع اور باقی قرآن بفتحہ یا و ضمہ زای ہر جگہ اور حرف
 و رد انبیاء میں نافع بھی بفتحہ یا و ضمہ زای پڑھتے ہیں و لا یخسب الذین
 کفر و لا یجسد الذین یخونون دو نون میں تا خطاب قرأت حمزہ باقی بیا رغیب و ما
 قتلوا پیچیدہ بیا رغیب قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی تا خطاب یخزن الخیث
 اس سورہ اور سورہ زمر ای میں بفتحہ یا و ضمہ میم و تشدید یا زانیہ سورہ
 قرآن حمزہ و سانی باقی بفتحہ یا و ضمہ کسورہ بسم و سکون یا زانیہ سنکتب
 بیا و ضمہ و ای نون و تیرتا باقی قتلوا بفتحہ لام اور قتلوا بیا و ضمہ قرأت حمزہ

باقی قرآن لفظ اول بنون مفتوحہ وضمہ تا اور لفظ ثانی بنصب لام اور لفظ ثالث بنون والی بید بزیادت بار موحده قرارت ابن عامر اور یہاں مصاحف شام میں مرسوم ہے والیکین بزیادت بار وایت ہر شام اس لفظ کے مرسوم بالبار ہونے میں خلاف ہے باقی قرآن ہر دو لفظ بدون بار پڑھتے ہیں کتبتہم و قتلوا و قتلوا ہر دو صیغہ یا غیب قرارت ابن کثیر والی عمر و روایت ابو بکر ہے باقی بتا خطاب لا تحسبن الذين يقرءون لفظ عین یا غیب قرارت ابن عامر و نافع و ابن کثیر ابو عمرو ہے باقی بتا خطاب فلا تحسبنهم بدفانزہ یا غیب وضمہ بار موحده قرارت ابن کثیر ابو عمرو باقی بتا خطاب فتنة موحده وقتلوا وقتلوا ہر دو صیغہ مقدم و مؤخر قرارت حمزہ و کسائی ہے باقی بتقدیم قاتلوا ایسی ہی یقتلون و یقتلون سوۃ توبہ میں ہی مقدم و مؤخر پڑھنا قرارت حمزہ و کسائی ہے باقی بترتیب کورہ پڑھتے ہیں

سورة النساء

بسم الله الرحمن الرحيم

لفظ تساء لوون بتخفيف سین قرارت ہر سائے کو فین باقی قرآن بشدید سین پڑھتے ہیں والا کرہام بخفض میم قرارت حمزہ باقی بنصب جعل اللہ لکم ما بقصر قرارت نافع و ابن عامر باقی بمعنی اثبات الف سیصلوا بضمہ یا قرارت ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بفتوہ یا و انکانت و احد کے ہر نفع تا

سورة النساء

قرارت نافع ہر باقی منصب یکتا ہر دو جگہ فقہ مصادروایت ابو بکر
و قرارت ابن کثیر وابن عامر اور لفظ آخر میں جنص ہی موافق ہو اور کاف فقہ مصاد
میں باقی قرار ہر دو جگہ یکسورہ مصاد پڑھتے ہیں فلا یتدبر ہر دو جگہ اس سورہ میں
اور فی امیہا قصص میں اور فی اثم الکینہ زخرف میں بحالت وصل یکسورہ
ہمزہ قرارت حمزہ و کسائی اور وصل سے مراد وصل لام کسورہ اور فی حرفی مصاد
پس اگر ابتداء لفظ ام سے ہو تو باتفاق حمزہ مضمومہ باقی قرار وصل ایضاً پڑھتے ہیں
اور بظنون امیہا کسورہ نخل اور نجم اور زمزم میں اور بیون امیہا کسورہ
نور میں ہی بحالت وصل یکسورہ حمزہ قرارت حمزہ و کسائی باقی قرار بضمہ حمزہ اور
ان چاروں مواضع میں فقط حمزہ میم کو ہی کسورہ پڑھتا ہے یدخلہ ہر دو جگہ
اس سورہ اور سورہ طلاق میں یکجا اور یکجا اور یدخلہ ہر دو صفحہ سورہ تغابن
اور یدخلہ اور یدنبہ سورہ فتح میں بنون متکلم قرارت نافع وابن عامر ہر باقی
بیا غیب اللذان اس سورہ میں اور اللذان فصلت میں اور ہذان ط اور حجیز
اور ہاتین قصص میں تشدید بنون قرارت ابن کثیر کی ہر باقی تخفیف اور لفظ
فذلک سورہ قصص میں تشدید بنون ابن کثیر و ابو عمرو باقی تخفیف کسورہ
اس سورہ اور سورہ توبہ میں بضمہ کاف قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ اور
سورہ احزاب میں ہر دو جگہ بضمہ کاف قرارت ہر سہ کوفین اور روایت
ابن ذکوان باقی بضمہ مبینہ اس سورہ اور سورہ احزاب اور سورہ طلاق

یفتیہ یا قرات ابن کثیر اور روایت ابو بکر باقی قراء کبسرہ یا پڑھتے ہیں اور لفظ سینا
 بصیغہ جمع جہاں واقع ہو کبسرہ یا قرات ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت شخص ہر
 باقی قراء لفظ جمع کو یفتیہ یا پڑھتے ہیں مختصات بدون الف لام کبسرہ صا و قراء
 کسائی اور المختصات بالف لام سوای حرف اول والمختصات من النساء
 کے بھی کبسرہ صا و قرات کسائی باقی قراء ہر گاہ یفتیہ صا و اِجْل لکم بضمہ حمزہ
 و کسرہ حار قرات حمزہ و کسائی و روایت شخص باقی یفتیہ حمزہ و حار اِصْحٰت
 بضمہ حمزہ و کسرہ صا و قرات نافع و ابن کثیر و ابو عمر و وابن عامر و روایت شخص
 ابو حمزہ و کسائی و ابو بکر یفتیہ حمزہ و صا و مدّ خلا اس سورہ اور سورہ حجّین
 بضمہ میم قرات کل قراء مگر نافع یفتیہ میم اور یہ خلاف حاصل انہدین و سورہ
 مین ہے اور مدخل صدق سورہ اسراء میں بلا خلاف ضمہ ہی ہے اسْئَلُوا
 اللّٰہ اس سورہ میں اور فَاَسْئَلُوْا اور فَاَسْئَلُوْهُم اور فَاَسْئَلِ الَّذِیْنَ اَوْ
 وَاَسْئَلْ غَرَضِ اسباب کے امر کے صیغے بعد و او یا ف کے جہاں واقع ہوں تو
 حرکت حمزہ کی طرف سین کے نقل کر کے حمزہ کو حذف کرنا قرات کسائی اور
 ابن کثیر باقی بسکون سین اثبات حمزہ عَقَدَتْ بقصر قرات کو فہین باقی تہ
 یعنی اثبات الف بعد عین الْجُلّ اس سورہ اور سورہ حدید میں یفتیہ با و خا
 قرات حمزہ و کسائی باقی بضمہ موحده و سکون خا و اَنْ تَلْکَ حَسَنَةً یُّرْفَعُ قَرَات
 نافع و ابن کثیر باقی بحسب کونسی بضمہ تاقرات عالم و ابن کثیر و ابو عمر

دوسری اس فقرہ
باقیات قرأت
و کسائی
بناطہ کی
قرأت میں
بیان ہے

باقی بقیۃ تلاوت میں سے نافع و ابن عامر تشدید میں پڑھتے ہیں سو حمزہ و کسائی
بقیۃ تلاوت تخفیف میں یا مالہ حمزہ اور قالون و ابن عامر بقیۃ تلاوت تشدید میں بدو
اما اور ورش بقیۃ تلاوت تشدید میں یا مالہ بین بین یا فقہ بہر دو جو پڑھتے ہیں
مسلم النساء اس سورہ اور سورہ مائدہ میں بقصر قرأت حمزہ و کسائی باقی
بدیعنی باثبات الف بعد لام الا فلیل ^و منہم نصب قرأت ابن عامر باقی رفع
کان لم یکن بتا نہایت قرأت ابن کثیر اور روایت حفص باقی ہا تہ کیر ولا
تظلمون فیکل یا غیب قرأت حمزہ و کسائی و ابن کثیر باقی تبار خطاب بکیت
طایفۃ او غام تاکا طاب من قرأت حمزہ و ابو عمرو باقی بقیۃ تلاوت باطہار و من اصداق
اس سورہ میں اور جس جگہ صا د سا کنہ قبل ال کے ہو یا شام زای پڑھنا قرأت
حمزہ و کسائی باقی بصا و خالصہ فتبیکنوا اس سورہ اور سورہ حجرات میں فلکے
بعدا، مثناة پہر تا، مثلثہ پہر یا، موحدہ پہر تا، فوقیہ قرأت حمزہ و کسائی باقی قرار
فلکے بعدا، مثناة پہر یا، موحدہ پہر یا، تحتیہ پہر نون لیمن الکی الیکم السلام بقصر
قرأت نافع و ابن عامر حمزہ سے باقی بعد اور قبل اسکے دو جگہ لفظ سلم ہے اسکی
قصر میں خلاف نہیں ہے غیر اولی النص کہ برفع لفظ غیر قرأت حمزہ و ابن کثیر
و ابو عمرو و عاصم باقین بنصب من صا د اللہ فسوف نو تید یا غیب قرأت
حمزہ و ابو عمرو و باقی قرار بنون متکلم اور یہ اختلاف اسی لفظ نو تید میں ہو جو واقع ہو
بعد لفظ غیر اولی کے اور او یغلب فسوف نو تید جو قبل ہو وہ بخلاف بنون سے

فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ۖ أَسْوَءُ سُورَةٍ أَوْ سُوْرَةٍ مَّرِيْمٍ مِّنْ أَوَّلِ حُرُوفِ سُوْرَةٍ
 خَافِرِيْنَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ۖ اِنْ هَرَسَ بَكْمُهُ يَاقْتُمُهُ خَافِرَاتُ اِبْنِ كَثِيْرٍ
 وَّابُو عَمْرٍو رَوَايَتُ اَبُو بَكْرٍ هِيَ بَاقِي بَقِيَّةُ يَاقْتُمُهُ خَاوِرٌ سَيِّدُ خُلُوْنٍ
 جَهَنَّمَ دُوْسَرُ حُرُوفِ خَافِرِيْنَ اِبْنِ كَثِيْرٍ وَّابُو بَكْرٍ يَاقْتُمُهُ خَاوِرٌ وَّابُو
 اَوْسَمِيْنَ مُوَافِقٌ دِيْكَرُ قَرَارِ كَسَمِيْنَ اَوَّلُ لَفْظِ يَدْخُلُوْنَهَا قَاطِرِيْنَ فَقَطُّ اَوَّلُ
 بَقِيَّةُ يَاقْتُمُهُ خَاوِرٌ بَاقِي بَقِيَّةُ يَاقْتُمُهُ خَاوِرٌ سُوْرَةُ رَعْدٍ اَوَّلُ نَحْلٍ مِّنْ بَلَاغِ
 قَتْمٍ يَاقْتُمُهُ خَاوِرٌ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ
 يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ يَاقْتُمُهُ
 وَاَوَّلُ وَضْعَةٍ لَّامُ قَرَارَتِ حَمَزَةٍ وَاِبْنِ عَامِرٍ بَاقِي قَرَارِ لِسْكَوْنِ لَّامٍ وَاَشْبَاتُ
 وَاَوَّلُ مَضْمُونِ اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ اَنْزَلْتَ اَوَّلَ اَنْزَلٍ هَرَسَ حُرُوفِ بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ
 مَشْدُوْدَةٍ اَوَّلِ بَقِيَّةِ هَمْزَةٍ وَاِي قَرَارَتِ كُوْفِيْنٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ
 زَايٍ مَشْدُوْدَةٍ وَضْعَةٍ هَمْزَةٍ وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ
 حَاصِمٍ بَاقِي بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ
 رَوَايَتِ حَمَزَةٍ بَاقِي بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ
 بَاقِي بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ
 لَاقْتُمُهُ خَاوِرٌ اَبُو بَكْرٍ وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ
 وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ وَاَوَّلُ بَقِيَّةِ نُونٍ وَاَوَّلُ مَشْدُوْدَةٍ زَايٍ

من یؤدّی اس سورہ اور سورہ اسرائین اور الزبور سورۃ انبیاءین بضمہ
 داسے قرارت حمزہ باقی بضمہ زاسے پڑھتے ہیں

سورۃ المائدۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَنَانُ ہر دو حرف بسکون نون اول قرارت ابن عامر روایت ابو بکر
 بضمہ نون اَنْ صَدُّوْکُمْ بکسرہ حمزہ قرارت ابو عمرو و ابن کثیر باقی بضمہ ہمزہ
 قَاسِمَہٌ بِحذف الف وتشدید یاء قرارت حمزہ و کسائی باقی باثبات الف
 تخفیف یا وَاَرْجَلُکُمْ بضم لام قرارت نافع و ابن عامر و کسائی روایت
 حفص باقی قرار بحر و لَقَدْ جَاءَتْهُمْ دُسُکُنَا لَفْظ رسل مضاف بطرف
 جمع متکلم یا ضمیر مخاطبین یا غائبین جیسے رسلنا رسلکم رسلہم اور لفظ
 سُبُل جب مضاف ہو طرف نون متکلم کے جیسے سُبُلْنَا تو ضمہ سین اور
 باکو ابو عمرو نے باسکان پڑھا ہے باقی بضمہ اور ہر جگہ لفظ الھکف
 کے حاکو ساکن پڑھا نافع و ابن عامر و عاصم و حمزہ نے اور باقی قرار فی
 بضمہ حاکو اور لَفْظَاذُنْ لَوْرَا لَآذُنْ مین ذال کو فقط نافع نے
 ساکن باقی قرار نے بضمہ اور لَفْظُ رُحْمَا سورۃ کہف مین بسکون حَا
 قرارت کل قرار ہے سوای ابن عامر کے اوسنے بضمہ پڑھا ہے اول لَفْظ
 نَذَرْنَا سورۃ مرسلات مین بسکون ذال پڑھا حمزہ و کسائی و حفص و ابو

سُحْنَانُ ہر دو حرف بسکون نون اول قرارت ابن عامر روایت ابو بکر
 بضمہ نون اَنْ صَدُّوْکُمْ بکسرہ حمزہ قرارت ابو عمرو و ابن کثیر باقی بضمہ ہمزہ
 قَاسِمَہٌ بِحذف الف وتشدید یاء قرارت حمزہ و کسائی باقی باثبات الف
 تخفیف یا وَاَرْجَلُکُمْ بضم لام قرارت نافع و ابن عامر و کسائی روایت
 حفص باقی قرار بحر و لَقَدْ جَاءَتْهُمْ دُسُکُنَا لَفْظ رسل مضاف بطرف
 جمع متکلم یا ضمیر مخاطبین یا غائبین جیسے رسلنا رسلکم رسلہم اور لفظ
 سُبُل جب مضاف ہو طرف نون متکلم کے جیسے سُبُلْنَا تو ضمہ سین اور
 باکو ابو عمرو نے باسکان پڑھا ہے باقی بضمہ اور ہر جگہ لفظ الھکف
 کے حاکو ساکن پڑھا نافع و ابن عامر و عاصم و حمزہ نے اور باقی قرار فی
 بضمہ حاکو اور لَفْظَاذُنْ لَوْرَا لَآذُنْ مین ذال کو فقط نافع نے
 ساکن باقی قرار نے بضمہ اور لَفْظُ رُحْمَا سورۃ کہف مین بسکون حَا
 قرارت کل قرار ہے سوای ابن عامر کے اوسنے بضمہ پڑھا ہے اول لَفْظ
 نَذَرْنَا سورۃ مرسلات مین بسکون ذال پڑھا حمزہ و کسائی و حفص و ابو

باقی قرآن نے بضمہ اور لفظ نکرا سورہ کوف اور طلاق میں بسکون کاف
 پڑھا حمزہ وکسانی وابن کثیر و ابو عمرو و ہشام و حفص نے باقی نے بضمہ اور لفظ
 نکرا سورہ قمر میں کاف کو ساکن پڑھا نقط ابن کثیر نے اور باقی قرآن میں بضمہ
 پڑھا ہے وَالْعَيْنَ وَالْأَنْفَ وَالْأَذُنَ وَاللِّسَانَ ہر چار حرف کو برضہ پڑھا
 ہے کسانی نے باقی نے بنصب اور دالجر مخ کو مرفوع پڑھا ہے کسانی
 وابن کثیر و ابو عمرو وابن عامر نے اور باقی میں نے بنصب و لیکن کسرہ
 لام و بنصب میم قرات حمزہ باقی بسکون لام و جزیم میم یخون تا خطا
 قرات ابن عامر باقی بیارغیب و یقول الذین امنوا باثبات و او قبل
 یقول قرات سلمہ کوفیین و ابو عمرو کی ہر باقی قرات بحدف و او اور برفع
 لام قرات کل قراء مگر ابو عمرو و بنصب لام پڑھتا ہے مَنْ يَذْكُرْكَ تَكُنْ لَكَ غَام
 باظہار ہر دو وال اول کسورہ دوم ساکنہ قرات نافع وابن عامر باقی قرات
 ہا و قام بفتحہ وال پڑھتے ہیں وَالْكَافُ أَوَّلُ آيَةٍ تُخَفِّضُ رَأْسَ قُرْآنِ كَسَانِي
 و ابو عمرو ہر باقی بنصب عَجَلْنَا الْعَبْدَ الْغُلَامَ بضمہ ہا موصوہ قرات حمزہ
 باقی بفتحہ ہا و نصب تیرا سائلنا باثبات الف بعد لام و کسرہ تا بلفظ جمع
 قرات ابن عامر و نافع و ابو بلکہ باقی بحدف الف و فتحہ تا بلفظ مفرد و حبسوا
 اَنْ لَا يَكُوْنُ قَسَةً برفع نون قرات ابو عمرو و حمزہ و کسانی باقی بنصب نون
 بِمَا عَقَدْتُمْ بِتَخْفِيفٍ قَات قرات حمزہ و کسانی و روایت ابو بکر اور ابن

بعد میں یعنی باثبات الف بعد عین بتخفیف باقی بتشدید قاف فجر المثل
 بتونین حمزہ ورفع لام قرات کو فینین باقی بترک تنوین وخفض لام اور کفارۃ
 طعام مسکین بتونین کفارۃ اور رفع طعام قرات ابن کثیر و ابو عمرو کو فینین
 باقی بترک تنوین وخفض میم اور لفظ مساکین بیان بخلاف بصیغہ جمع ہے
 قیامًا بقصر قرات ابن عامر اور قرات باقین باثبات الف ہر مۃ الذین
 انفقۃ بنتہما و حار و روایت خفض باقی بضمۃ تا و کسرة حاء خفض کی روایت
 میں ابتدا بکسرة حمزہ و باقی کی قرات بضمۃ حمزہ ہوگی علیہم الاولیاء
 بتشدید واو و کسرة لام و انشان یا و فتحة نون قرات حمزہ و ابو بکر شعبہ
 باقی کی قرات بتخفیف واو و فتحة لام و یا و اثبات الف بعد یا و کسرة نون
 علام الغیوب بکسرة عین مجہد ہر جگہ قرات حمزہ و شعبہ باقی بضمۃ عین
 ایسی ہی لفظ عیون اور العیون اور شیوخا بکسرة عین اور شین قرات ابن کثیر
 و حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر و ابن ذکوان ہے باقی بضمۃ عین و شین اور
 ایسی ہی لفظ جیواب بکسرة جیم قرات ابن کثیر و حمزہ و کسائی و روایت ابن
 ذکوان باقی بضمۃ جیم ہذا لا یخبر مبین اس سورہ اور سورہ ہود
 میں اور ہذا لا یخبر مبین سورہ صف میں بفتح سین و الف بعد او کے
 اور کسرة حاقرات حمزہ و کسائی باقی بکسرة سین و اسکان حابدون الف
 هل یستطیع بتا خطاب اور رَبُّکَ بنصب قرات کسائی باقی برا غیب رفع با

هَذَا يَوْمَ يَرْفَعُ مِمْ قَرَارَاتِ كُلِّ قَرَارٍ مَكَرَ نَافِعٍ بِمِمْ پڑھتے ہیں۔

سورة الانعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ يُضَرِّفْ عَنْهُ يُنْقِصْهُ يَدُ كَسْرَةٍ رَارِ قَرَارَاتِ كَسَائِي وَحَمْزَةٍ وَرَوَايَتِ
ابنِ مَرْبُوتٍ بَقِيَّةً يَدُ فَتْحَةٍ رَارِ ثَوْنٍ كُنْ يَارِ تَذْكِيرِ قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي
بِتَارِ ثَانِيَةٍ فَتْحَتَهُمْ بِرَفْعِ تَارِ ثَانِيَةِ قَرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ
بَاقِي بِنَصْبِ الشَّوْصِ يَتَنَا بِنَصْبِ بَاقَرَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي بِخَفْضِ يَدُ وَلَا يَكُنْ تَبْ
بِنَصْبِ بَاقَرَاتِ حَمْزَةٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِرَفْعِ وَتَكُونُ بِنَصْبِ نُونِ قَرَارَاتِ
حَمْزَةٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِرَفْعِ وَكَذَا اَرْجُفُ لَامِ ثَانِيَةِ اَوَّلِ الْخِطَابِ
بِخَفْضِ تَقَرَّرَاتِ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِادْعَامِ لَامِ ثَانِيَةِ بَجِ دَالِ كَيْ اَوْ رَفْعِ الْآخِرَةِ كَيْ
پڑھتے ہیں اَفْلَا تَعْقِلُونَ قَدْ تَعْلَمُ اس سورہ میں اَوَّلًا تَعْقِلُونَ
وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ سورہ اعراف میں بتارِ خطابِ قَرَارَاتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ
وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِإِغْيَابِ اَوَّلِ اَفْلَا تَعْقِلُونَ حَتَّى اِذَا اسْتَبَيَا
سورہ یوسف میں بتارِ خطابِ قَرَارَاتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَعَاصِمٍ بَاقِي بِإِغْيَابِ
اَوَّلِ اَفْلَا تَعْقِلُونَ وَمَا عَلَّمْنَاهُ سورہ یس میں بتارِ خطابِ قَرَارَاتِ
نَافِعٍ وَرَوَايَتِ ابْنِ ذَكْوَانَ بَاقِي بِإِغْيَابِ پڑھتے ہیں فَاِنَّهُمْ سَرَّ لَا
يَكْنِي بُوْنُكَ بِاسْكَانِ كَافٍ وَتَخْفِيفِ فُلِّ قَرَارَاتِ نَافِعٍ وَكَسَائِي بَاقِي بِفَتْحِ

و تشدید فال قُلْ اَرَآیْتُمْ کُمُ جِبْ فَعْل ہا ہی کو قبل حمزہ استفہام ہو تو ہر جگہ
کسانی بحدف حمزہ ثانیہ جو عین کلہ فعل ہی پڑتا ہو اور امام نافع اور سکوتہ سبیل
ادا کرتے ہیں اور فقط و رش سے ابدال او سکال ف سے ہی مروی ہے
پس وجہ ابدال و رش میں مدحز ہو گا یعنی فاصل در میان الف اور دیا
ساکنہ کے باقی بتحقیق حمزہ او حمزہ جیسے کلمہ پر وقف کر گیا تو تسیل گیا اور حکام حمزہ
متوسط کے باب وقف حمزہ میں مذکور ہیں فَتَحْنَا عَلَیْکُمْ اس سورہ میں اور
لَقَتَحْنَا عَلَیْکُمْ اعراف میں اور اِذَا فَتَحْتَ یَا جُجُجْ انبیاء میں اور فَتَحْنَا
اَبَیَابَ السَّمَاءِ مَآءٍ قَمَرِیْنِ تشدید تا قرأت ابن عامر سے باقی بتخفیف تا
بِالْغَدَاةِ بضم غین واسکان دال و واو مفتوحہ اس سورہ اور سورۃ کہف
میں قرأت ابن عامر باقی بفتہ غین دال اور بعد دال کے الف آتِ
مَنْ عَمِلْ مِنْکُمْ بَعَثَہُ بِحَمَزَہِ قَرَارَاتِ نافع وابن عامر و عاصم باقین یکسرہ
اور اَنَّهُ خَفُوْا مَرَّ رَجِیْمٍ بفتہ حمزہ قرأت ابن عامر و عاصم اور نافع مثل
دیگر قرار یکسرہ حمزہ وَلَیْسَتِیْنِ بیا تذکر قرأت حمزہ و کسانی و روایت
ابو بکر باقی بتا تائیت سَبِیْلُ الْخِیْرِ دین برفع لام قرأت کل قرار مگر
نافع نصب لام یَقْضُ الْحَقُّ بضمہ قاف و ضمہ صا و مملہ بتشدید قرأت عام
و ابن کثیر و نافع باقی باسکان قاف و کسرہ صا و غمہ بدون تشدید قَفَّہُ
اور اسْتَهْوَتْہُ و دونوں بیانی مونس غائب کو تذکر غائب امامہ محضہ

قرات حمزہ ہے باقی بتا تائیت ضمیر کا و تحقیق اس سورہ اور سورۃ
اعراف میں بکسرۃ خا قرات ابو بکر ہے باقی بضمہ خالین انجیختنا قرات
ہر سہ ائمہ کو فہمین بالف در میان جم و نون بصیغہ غائب باقی بصیغہ خطا
جم کے بعد یار ساکنہ پرتا مفتوحہ قل اللہ یخفی عنکم بفتحہ نون و تشدید
جم قرات کو فہمین و ہشام باقی بسکون نون و تخفیف جم اور قل من
یخفی عنک متفق التشدید ہے و اما یسینک بفتحہ نون اول و تشدید سین
قرات ابن عامر و باقی بسکون و تخفیف رای کو گنگا لفظ رای بہت جگہ
قرآن میں ہے کہیں تو قبل اسم ظاہر کے جو متحرک الاول ہو جیسے یہاں
اور کہیں قبل ضمیر کے جیسے راء اور کہیں قبل اسم ظاہر ساکن الاول کے
جیسے راء القدر پس جہاں کہیں قبل حرف متحرک کے ہو تو اس کے دو نو
حرف یعنی را اور ہمزہ میں امالہ محضہ مروی ہے حمزہ و کسائی و ابو بکر و ابن
و کوان سے اور صرف ہمزہ کا امالہ محضہ کیا ہے ابو عمرو نے اور امالہ راہ
میں فقط سوسی راوی ابو عمرو سے خلاف ہر پس دوری کی روایت میں
راہ کا امالہ نہیں ہے صرف ہمزہ کا ہے اور سوسی سے ہمزہ کے ساتھ امالہ عدم
امالہ راہ کا ہر دو وجہ مروی ہیں اور جب واقع ہو قبل ضمیر کے جیسے راء
تو امالہ راہ ہمزہ و عدم امالہ ہمزہ دو وجہ ابن ذکوان سے مروی ہیں اور
تقلیل امالہ حرفین مذکورین و رش سے مروی ہے ہر جگہ خواہ مع ضمیر خواہ

راوی ابن عامر کو تحفیف میں خلف ہی پس بروایت ہشام ایک وجہ تشدید
 کی بھی ہے باقی تشدید نون قطع درجہ اس سورہ اور سورہ یوسف
 میں بتوین قرأت کو فین باقی باضافت و الیسع اس سورہ اور سورہ یوسف
 میں بقوت و تشدید لام و سکون یا قرأت حمزہ و کسائی باقی باسکان لام و فتوح یا
 فہذہم اقتداء بحذف ہا بقصدہ حالت وصل میں قرأت حمزہ و کسائی اور
 ابن عامر کے قرأت بکسرہ ہا اور ابن ذکوان سے بخلاف مد یعنی اشباع کسرہ
 یا ہی مروی ہے اور باقی قراء ہر دو حالت میں اور قرآن مذکورین حالت وقف
 میں باسکان ہا پڑھتے ہیں ^{بکسرہ} قراطین یبذونہا و یخفون
 ہر سے صیغہ یا غیب قرأت ابن کثیر و ابو عمرو ہی باقی بتار خطاب و لتذنا
 ام القری یا غیب روایت ابو بکر باقی بتار خطاب لقد تقطع بینکم
 برقع نون قرأت حمزہ و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت ابو بکر باقی
 نافع و کسائی و حصص بن صعب و جعل الیل بصیغہ ماضی اور نصب الیل
 قرأت ہر سے کو فین باقی بالف بعد جیم بصیغہ اسم فاعل و جر الیل مستقو
 بکسرہ قاف قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بقوتہ قاف و آخر قاف تشدید راہ
 قرأت نافع باقی بتحفیف الی شکرہ اس سورہ اور سورہ یس میں من منی
 بقوتہ یا و میم قرأت حمزہ و کسائی باقی بقوتہ ہر دو حالت میں و کسائی
 باقی بعد وال تارایت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بدون الف از ابن عامر و حمزہ

واسکان تا بصیغہ واحد مؤنث غائب پڑتا ہے وہما البشیرا کما اکلھا
 بکسرہ حمزہ قرأت ابو عمرو وابن کثیر وروایت ابو بکر خالف یعنی ابو بکر بکسرہ وفتحہ
 بہر دو وجہ پڑتا ہے باقی قرأت بفتحہ حمزہ اذ اجاءت لایق وکون بتار خطاب
 قرأت ابن عامر وحمزہ باقی بیار غیب اور لفظ وایاتہ یون وکون سورہ
 حاشیہ میں بتار خطاب قرأت ابن عامر وحمزہ وکسانی و ابو بکر باقی بیار غیب
 کل شیء قبلہ بضم قاف و باقرات ابو عمرو و ہر سہ کو فین و ابن کثیر
 اور نافع و ابن عامر بکسرہ قاف و فتحہ با اور لفظ قبلہ سورہ کہف میں بضم
 قاف و باقرات کو فین باقین بکسرہ قاف و فتحہ با و نمت کلمۃ
 اس سورہ میں ترک الف بعدیم بلفظ توحید قرأت ہر سہ ائمہ کو فین
 اور حقت علیہم کلمۃ یونس میں اور حقت کلمۃ غافر میں کو فین
 کے ساتھ ابن کثیر اور ابو عمرو بھی بلفظ توحید پڑھتے ہیں پس سورہ انفعا
 میں نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر اور یونس غافر میں نافع و ابن عامر
 باثبات الف بعدیم بلفظ جمع پڑھتے ہیں انکہ منذر بفتحہ نون و تشدید
 زای قرأت ابن عامر و روایت حفص ہو باقی باسکان نون و تخفیف ذاک
 پڑھتے ہیں وقد فصل بفتحہ فا و صاد قرأت نافع و کو فین باقی بضم
 فا و کسرہ صاد پڑھتے ہیں ما حکم بفتحہ حا و را قرأت نافع و روایت
 حفص باقی بضم عا و کسرہ را فان کثیرا ینفعلون اس سورہ میں اور

سُرَّتْنَا لِيُصَلِّا يُولَسَّ مِنْ بَيْنِهِ قِرَارَاتِ كَوْفِينِ بَاقِي بَقْتَمَ يَا سِرَّ سَالَتَهُ بَدُونِ
 الْفَ بَعْدَ لَامٍ وَفَتْحِهِ تَا قِرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَرَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي بِأَشْبَاتِ الْفَ
 بَعْدَ لَامٍ وَكَسْرَةٍ تَا صَدِيقًا اسَ سُوْرَهْ اَوْ سُوْرَهْ فَرْقَانِ مِّنْ بَكْسَرَةٍ يَابْتَشِدِيدِ
 كُلِّ قِرَارٍ كِي قِرَارَاتِ هِيَ مَكْرَاهِيْنِ كَثِيرٍ بِأَسْكَانٍ يَابَدُونِ تَشْدِيدِ پُرْ هِتَا هِيَ
 جَزْجَا بَكْسَرَةٍ رَا قِرَارَاتِ نَافِعٍ وَرَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ هِيَ بَاقِي بَقْتَمَ رَا يَصْعَدُ
 بِأَسْكَانٍ صَادٍ وَتَخْفِيفِ عَيْنِ قِرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَفَتْحِهِ صَادٍ تَشْدِيدِ وَالْفَ كَشْدِيدِ
 وَتَخْفِيفِ عَيْنِ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي تَشْدِيدِ صَادٍ عَيْنِ بَدُونِ الْفَ اَوْ الْكَيْسَرِ
 يَصْعَدُ سُوْرَهْ فَاطِرٍ مِّنْ خِلَافِ نَهْمِيْنِ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَمْعَشَرُ لِيَكُنَّ
 اسَ سُوْرَهْ مِّنْ اَوْرِ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاْنُ لَمْ يَلْبَسُوْا
 سُوْرَهْ يُوْلَسَّ مِّنْ اَوْرِ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا
 ثُمَّ يَقُوْلُ سُوْرَهْ سَبَا مِّنْ يِهْ هَرْ حَرْفٍ عِصْفٍ بِأَرْغَبِ رَوَايَتِ حَفْصِ بَاقِي كُلِّ
 قِرَارٍ مِّنْ مَّتَكَلِّمٍ اَوْرِ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اِلٰهَ
 اَوَّلِ سُوْرَهْ اَنْعَامٍ اَوْرِ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَسْمَا اَنْكَلَمْ
 اَوَّلِ سُوْرَهْ يُوْلَسَّ مِّنْ خِلَافِ نُونٍ هَرْ وَ مَا رَا بِكَ يَغَا فِلِ عَمَّا يَعْملُوْنَ
 بِنَا خُطَابِ قِرَارَاتِ ابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِأَرْغَبِ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ
 اسَ سُوْرَهْ اَوْرِ سُوْرَهْ قُصَصِ مِّنْ يِهْ تَنْكِيرِ قِرَارَاتِ حَمْرَهْ وَ كَسَا مِّنْ بَاقِي تَا رِيْثِ
 ثُمَّ يَنْتَهِيْ بِكَلِمَةٍ ابُو بَكْرٍ بَدُونِ بَاقِي قِرَارٍ هَرْ حَرْفٍ يَنْتَهِيْ بِكَلِمَةٍ هَرْ وَ كَلِمَةٍ يَنْتَهِيْ

قرات کسانى باقى بفتح زای و کذا لک نرائن لکثیر من العشر کین قتل
 او کلا دهم شکر کاؤمہ بفتح زای و کسره یا و رفع لام قتل و نصب لال اولادهم
 و خفض ہمزہ شکر کاؤمہ قرات ابن عامر شامی کی ہو اور باقیون فی بفتح زای
 و یا و نصب لام قتل و جزوال اولادهم و رفع ہمزہ شکر کاؤمہ پڑھا ہو اور
 قرات ابن عامر مین قتل مصدر مضاف ہو اور شکر کاؤمہ او سکاہ مضاف الیہ ہو
 اور اولادهم مفعول قتل مصدر کا فاعل ہو درمیان مضاف اور مضاف الیہ
 کے تو بعض نحوین نے اس قرات ابن عامر کا انکار کیا ہو کہ یہ ترکیب نحو
 قاعدہ نحویہ کے ٹھیک نہیں کہ عربیہ فصل درمیان مضاف و مضاف الیہ
 کہتے ہیں نہین ہر سداہی طرف کے ضرورت شعر یہ مین جیسے اس مصرعین
 لیلۃ دسرا الیوم کم من لاماہا کہ در مضاف ہو طرف من کے اور الیوم طرف فاعل
 ہو نو فصل طرف کا ضرورت شعر یہ ہی مین جائز ہے پس یہ ترکیب جو کلام
 عرب مین نہیں پائی گئی تو کلام العربین کہ فصیح و البلیغ کلام ہو کیونکر جائز
 ہوگی اس سبب سے بعض خاتہ نے تجلیل قاری اس قرات کی کی ہو پس
 یہ تجلیل مجاہل پر مرد و ہو کیر نہ رسم مصداق شام کا شکر کاؤمہ مین بیار ہے
 تو رسم شاہد ہو قرات مذکورہ کی اور جب یہ قرات بطریق توازی ایک امام
 رفیع القدر صیح البیضاہ تحقیق سے ثابت ہو یہ ابو سکار و انکار کرنا
 ہو کہ یہ شعر مین نہ کہتا تہذیب شکر کاؤمہ ہو پس یہی تمام پر دوسرا شاہد کلام

عرب سے پیش کیا ہو کہ اوس میں خاص مفعول فاعل ہو مضاف اور
 مضاف الیہ میں اور وہ قول یہ ہر نَجَّ الْقُلُوصَ اَيَّ تَزَادَةُ کراوس میں
 القلوص مفعول فاعل ہے درمیان نَجَّ مضاف اور اِی مضاف الیہ
 کے پس مجمل اس قاری اور منکر اس قرات کا خود ہی مستحق ملامت ہوا اور
 یہ قرات بے نکیر صحیح وثابت ہو وَلَکَ لَکُنْ مَیْمَنَةً لَفْظِکَ یکن بتا تانیث
 قرات ابن عامر روایت ابو بکر ہے باقی بیا تذکیر اور لفظ مَیْمَنَةً برفع
 تار ثانیہ قرات ابن کثیر اور ابن عامر باقی بنصب یَوْمَ حَصَادِمَ بفتحه
 حاقرات ابن عامر و ابو عمرو و عاصم باقی بکسر حَا وَ مِیْنِ الْمَعْنِ بِسکون
 عین قرات کوفیین و نافع باقی بفتحه عِیْنِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ بتا تانیث
 قرات ابن عامر و حمزہ و ابن کثیر باقی بیا تذکیر مَبْتِئَةً برفع تار ثانیہ
 قرات ابن عامر اور باقی بنصب لَعَلَّکُمْ تَرَوْا کَرُونَ ہر جگہ لفظ تذکرہ
 بتخفیف ذال قرات حمزہ و کسائی و روایت حفص باقی بتشدید ذال تھبہ
 وَاَنْ هَذَا صِرَاطِیْ بکسرہ حمزہ و تشدید نون قرات حمزہ و کسائی اور
 بتخفیف نون و فتحة حمزہ قرات ابن عامر باقی بفتحة حمزہ و تشدید نون
 پڑھتے مِیْنِ اِلَّا اَنْ یَّأْتِیْہُمْ الْمَلَائِکَةُ اس سورہ میں اور سورہ نحل
 میں بیا تذکیر قرات حمزہ و کسائی باقی بتا تانیث اِنَّ الَّذِیْنَ قَرَأُوا
 اس سورہ اور سورہ روم میں مِنَ الَّذِیْنَ فَرَقُوا بے ثبات الف درمیان

قاف اور تخفیف قراءت حمزہ و کسائی باقی بقصر و تشدید رار و ینا قاف و کسائی
 و فتحہ و تخفیف یا قراءت ہر سہ ائمہ کو فیدین و این عام باقی بفتحہ قاف و کسائی

سورة الاعراف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ زیادت یا غیب قبل تا قراءت ابن عامر و تخفیف
 ذال قراءت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت حفص سے پس ابن عامر تذکر
 زیادت یا و تخفیف و حمزہ و کسائی و حفص بدون زیادت یا و تخفیف ذال اور باقی
 قراء بدون زیادت یا تشدید ذال و مینا حشر جون اس سورہ میں اور کذا
 تخر جون سورہ زخرف مین اور لفظ حشر جون اول سورہ روم مین بفتحہ تا
 و ضمہ راء قراءت حمزہ و کسائی و ابن ذکوان سے لیکن ابن ذکوان سے ضمہ تا
 و فتحہ راء ہی مروی ہوا ہے فقط لفظ اول سورہ روم مین باقی قراء ہر سہ جگہ
 بلا اختلاف ضمہ تا و فتحہ راء پڑھتے ہیں اور لایحس جون و مینا جاثیہ مین بفتحہ
 یا و ضمہ راء قراءت حمزہ و کسائی ہی باقی بضمہ یا و فتحہ راء پڑھتے ہیں اور
 اِذَا نُمِيتُمْ حشر جون حرف ثانی سورہ روم اور لایحس جون معہم
 سورہ حشر مین باتفاق قراء فتحہ تا و یا و ضمہ راء ہی و لباس التَّقْوٰی برفع سین
 نزالت حمزہ و ابن کثیر و ابو عمر و عاصم ہی باقی بنصب خائصة برفع تا قراءت
 نابع باقی بنصب وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ لَفْظ لَا تَعْلَمُوْنَ دوسری جگہ اس سورہ میں

عرب سے پیش کیا ہو کہ اوس میں خاص مفعول فاعل ہی مضاف اور
 مضاف الیہ میں اور وہ قول یہ ہو نَجَّ الْقُلُوصَ اَيَّ مَزَادَةٍ كَرَاوَسَ مِیْنِ
 الْقُلُوصِ مفعول فاعل ہے درمیان تَرْجِجْ مضاف اور اِیْ مضاف الیہ
 کے پس مجمل اس قاری اور منکر اس قرات کا خود ہی مستحق ملامت ہوا اور
 یہ قرات بے تکمیل صحیح وثابت ہو وَكَانَ يَكُونُ مَقِيَّةً لَفْظِي كُنْ تَبَارُثَانِثِ
 قرات ابن عامر وروایت ابو بکر ہے باقی بیا تذکیر اور لفظ مَقِيَّةً برفع
 تَارُثَانِثِ قرات ابن کثیر اور ابن عامر باقی بنصب یَوْمَ حَصَادِمَ بفتح
 حاقرات ابن عامر و ابو عمرو و عاصم باقی بکسر حَادِمِ الْمَعْنَى بَسْكَوْنَ
 عین قرات کو فین و نافع باقی بفتح عین اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ تَبَارُثَانِثِ
 قرات ابن عامر و حمزہ و ابن کثیر باقی بیا تذکیر مَقِيَّةً برفع تَارُثَانِثِ
 قرات ابن عامر اور باقی بنصب لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ہر جگہ لفظ تذکرہ
 بتخفیف ذال قرات حمزہ و کسائی و روایت حفص باقی بتشدید ذال حمزہ
 وَاَنْ هَذَا صِرَاطِيْ بکسر حمزہ و تشدید نون قرات حمزہ و کسائی اور
 بتخفیف نون و فتح حمزہ قرات ابن عامر باقی بفتح حمزہ و تشدید نون
 پُرْتَمِیْنِ اِلَّا اَنْ يَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِسْ سُوْرہ مِیْنِ اور سُوْرہ نَحْلِ
 مِیْنِ بیا تذکیر قرات حمزہ و کسائی باقی تَبَارُثَانِثِ اِنَّ الدِّیْنَ قَرَأُوا
 اِسْ سُوْرہ اور سُوْرہ رُوْمِ مِیْنِ مِنَ الدِّیْنِ فَرَقُوا بَیْنِیْ بایثبات الف درمیان

فاورا تحفہ قراءت حمزہ وکسائی باقی بقصر و تشدید را در دینا قیما بکسرہ قاف
 وفتحہ و تخفیف یا قراءت ہر سہ ائمہ کوفیین و ابن عامر باقی بفتحہ قاف و کسرہ تشدید

سورة الاعراف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ زیادت یا غیب قبل تا قراءت ابن عامر و تخفیف
 ذال قراءت ابن عامر و حمزہ وکسائی و روایت حفص ہے پس ابن عامر تذکرہ
 زیادت یا و تخفیف و حمزہ وکسائی و حفص بدون زیادت یا و تخفیف ذال اور باقی
 قراء بدون زیادت یا تشدید ذال و مِنْهَا نَخِجُونَ اس سورہ میں اور كذلك
 نَخِجُونَ سورہ زخرف میں اور لَفْظُ نَخِجُونَ اول سورہ روم میں بفتحہ نا
 وضمہ را قراءت حمزہ وکسائی و ابن ذکوان ہے لیکن ابن ذکوان سے ضمہ تا
 وفتحہ برابر ہی مروی ہوا ہے فقط لفظ اول سورہ روم میں باقی قراء ہر سہ جگہ
 بلا اختلاف ضمہ تا وفتحہ برابر پڑھتے ہیں اور لا یَخِجُونَ مِنْهَا جاثیہ میں بفتحہ
 یا وضمہ را قراءت حمزہ وکسائی ہی باقی بضمہ یا وفتحہ برابر پڑھتے ہیں اور
 اِذَا نَخِجُونَ حرف ثانی سورہ روم اور لا یَخِجُونَ مَعَهُمْ
 سورہ حشر میں باتفاق قراء فتحہ تا و یا وضمہ را ہی و قِلَابِ السَّالِقِیْنَ بفتحہ سین
 تراءت حمزہ و ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم ہی باقی بنصب خَائِصَةً بفتحہ خاء و تاء قراءت
 نافع باقی بنصب وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ لَفْظُ لَا تَعْلَمُونَ دوسری جگہ اس سورہ میں

بیا غیب روایت ابو بکر شعبہ ہی باقی بتا کر خطاب آور مالا لعلی من
 لفظ اول میں باتفاق تا خطاب ہو کا نفع بیا تذکیر و سکون فاع و تخفیف تا
 قرات حمزہ و کسائی نور بتا تائیت و سکون فاع و تخفیف تا قرات ابو عمر و باقی
 بتا تائیت و فتح فاع و تشدید تا ثانیہ پڑھتے ہیں و مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ بِهٖ
 وَ اَوْ قرات ابن عامر باقی باثبات و اَوْ قَالَ لَوْ لَعَمَّ لَفَعْلُ نَعَمْ لَعَمَّ لَعَمَّ لَعَمَّ
 کسائی باقی بفتح عین اَنْ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِاسْكَانِ نُونٍ وَ رَفْعُهُ لَعْنَةُ قَرَارَتِ عَامِرٍ
 وَ نَافِعٍ وَ ابُو عَمْرٍ وَ رُوایَتِ قَبْلُ باقی بنصب تشدید نون و نصب لَعْنَةُ
 اَوْ سُوْرَةُ نُوْرِ مِّنْ بِاسْكَانِ نُونٍ وَ رَفْعُهُ لَعْنَةُ قَرَارَتِ نَافِعٍ باقی بتشدید نون
 وَ نَصْبُ لَعْنَةُ يُغْنِيهِ الْكَلَامُ اس سورہ ادرہ رءو عدین بفتح ر عین و تشدید
 شین قرات حمزہ و کسائی روایت ابو بکر باقی بسکون عین و تخفیف شین
 وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُومُ مَسْتَحْشَرٌ ایت برفع ہر چار اسما قرات ابن عامر
 باقی بنصب ادرہ ستر ایت کہ اعز اب حالت نصب میں بکسرہ ہو ادرہ و رءو نخل
 میں برفع ہر چار اسما مذکورہ قرات ابن عامر ادرہ رفع اسمین اخیر میں روایت
 حفص ہر باقی قرار بنصب ہر چار ادرہ حفص بنصب اوزین پڑھتے ہیں
 بِسْمِ اللّٰهِ يَكُوْنُ رَحْمَتُهُ بِسْكَوْنِ شَيْنٍ ہر جگہ قرات کو فہمیں و ابن عامر ادرہ
 نہ فہمیں میں حمزہ و کسائی بفتح ادرہ ادرہ اسمین ادرہ موحیہ بجای نون
 باقی قرات بضم نون و شین مِّنْ اِلَیْہِمْ اِسْمٌ اس سورہ میں او نچہ ایت ہر

بکسرہ راقرات کسائی باقی برقی ^{اس کے} دو جگہ اس سورہ اور ایک سورہ ^{میں} ماحقا
میں باسکان بار و تخفیف لام قرارت ابو عمرو باقی بفتحہ با و تشدید لام
مفسدین قال الملائکۃ بزیادتہ او قبل قال قرارت ابن عامر باقی بدون واو
انکم لتأتون الرجال بحمزہ واحدہ مکسورہ قرارت نافع و روایت حفص
باقی بدو حمزہ اول مفتوح ثانی مکسورہ پہ تحقیق و تسیل و ادخال الف میں موافق
اصول ہر ایک کے عمل ہو گا ان لکنا کاجزا اس سورہ میں بحمزہ واحدہ
قرارت نافع و ابن کثیر و روایت حفص باقی بدو حمزہ موافق اپنی اصول
کے پڑھتے ہیں او آئین باسکان و او قرارت نافع و ابن کثیر و ابن عامر
مکروش موافق اپنے اصل کے نقل حرکت حمزہ کرتا ہو دراصل اس کے نزدیک
واو ساکن ہے باقی قرارت بفتحہ و او پڑھتے ہیں تحقیق علیہا بیا مفتوحہ مشدودہ
قرارت نافع باقی بیا خفیفہ کہ بدلی ہوئی ہے الف سے یا قونث بکلی بھی
اس سورہ میں اور لا یؤتی بکلی بھی یونس میں بعد سین کے حار مفتوحہ مشدودہ
امیسکہ بعد الف قرارت حمزہ و کسائی باقی بعد سین کے الف پہ حار مکسورہ
مخففہ پڑھتے ہیں تلکف اس سورہ اور سورہ طہ او شعرا میں بسکون اللہ
و تخفیف قاف و روایت حفص ہر باقی بفتحہ لام و تشدید قاف سنقشیل
بضمہ نون و فتحہ قاف و کسرہ نون مشدودہ قرارت کو فین و ابن عامر و ابو عمرو
ہے نافع و ابن کثیر بفتحہ نون و سکون قاف و ضمہ تا مخففہ اور بفتحہ نون و سکون

میں کل قرار بعضیہ یا مفتوحہ قاف و تشدید تار کسورہ مگر نافع بفتحہ یا و سکون
 قاف و تار مختلفہ مضمومہ پڑھتے ہیں یکثیر شون اس سورہ اور سورہ نعل میں
 بعضہ رار قرار ت ابن عامر روایت ابو بکر ہے باقی بکسرہ رار یَعْلَفُونَ
 بکسرہ کاف قرار ت حمزہ و کسائی باقی بعضہ کاف فَلَا أَجْنَاحُ کَمْ مَحْدَف
 یا و نون قرار ت ابن عامر ہے باقی باثبات یا و نون جَعَلَهُ ذَنَابًا بِذُنُ
 تنوین باثبات الف محدودہ بعد کاف حمزہ قرار ت حمزہ و کسائی اور سورہ
 کہف میں بوجہ مذکورہ قرار ت ہر سہ کو فین باقی قرار ہر دو جگہ بحذف الف
 و حمزہ تنوین پڑھتے ہیں یہ سألَنِي بلفظ جمع قرار ت ابو عمر و کو فین بن عامر
 باقی توحید سَبَّحْتَ الذِّشْد بفتحہ رار و شین قرار ت حمزہ و کسائی باقی بعضہ
 رار و اسکان شین اور لفظ مَا عَلِمْتُ شَدْ جوا آخر سورہ کہف میں ہے
 بفتحہ رار و شین قرار ت ابو عمر و باقی بعضہ رار و اسکان شین اور کہف کو اول
 دو حرف میں بالتفات کل قرار فتوحہ رار و شین مِّنْ حُلِيِّمْ بکسرہ حابا تلع
 کسرہ لام قرار ت حمزہ و کسائی ہے باقی بعضہ حالین کَفَرْنَا حَمَنًا رَبَّنَا
 وَيَغْفِرْ لَنَا بِر دو صیغے تار خطاب نصب رار قرار ت حمزہ و کسائی باقی
 بیا غیب رفع باریا اَبْعَثْ اَس سورہ اور سورہ طہ میں بکسرہ میم قرار ت
 ابن عامر و حمزہ و کسائی در روایت ابو بکر باقی بفتحہ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اَصْرَهُمْ
 بفتحہ و مد حمزہ و زیادت الف میان صا و و رار بعینہ جمع قرار ت ابن عامر

باقی یکسره ہمزہ و سکون صا و عذ و الف بلفظ توحید خطیثت کہ مخیر
 الف بلفظ توحید قرات ابن عامر باقی باثبات الف بلفظ جمع اور بر فوہ تا پڑھا
 ابن عامر اور نافع نے باقون فی یکسره تا بصیغہ جمع سلامت مگر ابو عمر نے
 خطا کیا کہ اس سورہ اور سورہ نوح میں و ما خطا کما ہم بوزن قضایا
 بصیغہ جمع تفسیر پڑھا ہر قالوا معنی ساء بنصب وایت حفص اور باقین برفع
 بعد ای بی یثین یکسره با و یار ساکنہ تیرک ہمزہ بوزن عیس قرات نافع اور
 ہمزہ ساکنہ بدون یا بوزن بر قرات ابن عامر اور باقون فی بقوہ موحده
 و ہمزہ مکسورہ و یار ساکنہ بوزن رئیس اور ابو بکر شعبہ سے دوسری وجہ پیش
 بیا ساکنہ میان با و ہمزہ مفتوحہ بوزن ضیغ ہم ہی مروی ہر والذین یمنون
 با ساکن یم و تخفیف سین روایت ابو بکر باقی بقوہ یم و تشدید سین پڑھتے ہیں
 ذکر آیت ہم اس سورہ میں اور یہی لفظ ثانی سورہ طور میں بقصر و فتوحہ تا قرات
 کوفین و ابن کثیر ہے باقی ہر دو لفظ مسکور میں بمذیع باثبات الف بعد یا
 و کسره تا اور نا حملنا ذکر آیت ہم سورہ لیس میں بقصر و فتوحہ تا قرات کوفین
 و ابن کثیر و ابو عمر ہے باقین یعنی نافع و ابن عامر بعد و کسره تا اور لفظ اول
 سورہ طور میں بعد و کسره تا قرات ابو عمر و ابو بکر و نافع تا قرات ابن عامر
 باقی بقصر و رفع تا ان تقولوا اور ان تقولوا یا یا رقیب قرات ابو عمر و باقی بتا خطا
 و ذکر والذین یمنون اس سورہ میں اور لفظ یمنون نخل اور فصلت میں

بفتحہ یا و حاقرات حمزہ اور سورہ نحل میں کسائی بھی موافق حمزہ ہو باقی کل
 قرار ہر سہ جگہ بضمہ یا و کسرہ چار ہستے ہیں وَاِذَا تَرَكْتُمْ مِجْرَامًا فَفُتِحَتْ حَمَزُهُ
 و کسائی باقی بضمہ را او یا غیب قرات ہر سہ ائمہ کو فین و ابو عمرو باقی
 بنون متکلم جعلوا لا شئ کما بضمہ شین و فتحرار و کان بالف مدودہ
 و ہمزہ قرات حمزہ و کسائی و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و وایت جنس
 سہ اور امام نافع و ابو بکر کسرہ شین و اسکان را و تنوین کاف بدون
 و ہمزہ پڑھتے ہیں لَا يَسْبِقُكَ اس سورہ میں اور لفظ يَدْعُكُمْ مشعرا
 میں تخفیف و فتحة موحده قرات نافع باقی بتشدید تا و کسرہ و حده طريف کو
 طيف بوزن خفيف قرات ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی ہی باقی طَائِفٌ بوزن غائف
 فَاسْخُوا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ بِفِتْنَةٍ و کسرہ میسم قرات نافع باقی بفتحہ یا وضعہم

سورة الانفال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَرْجُوْنٍ بفتحہ وال قرات نافع باقی کسرہ وال اِذْ يَخِشَبُكُمْ بضمہ یا
 و اسکان غین کسرہ و تخفیف شین قرات نافع و بفتحہ یا و اسکان غین و فتحہ
 شین بالف کشیدہ قرات ابن کثیر و ابو عمرو و بضمہ یا و فتحہ غین و کسرہ و تشدید
 عین قرات باقین النعاس برفع قرات ابن کثیر و ابو عمرو و بر نصب قرات
 باقین وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ اور لَٰكِنَّ اللَّهَ رَحِيٌّ ہر دو حرف اول تخفیف نون

باقی بتاریف اور ان یگانگہ عشرتوں حرف اول اور قد ان یگانگہ
 عشرتوں الف حرف چہارم بیا تذکرہ ہے بلا خلاف و علم ان فیکم ضحفا
 بفتح ضاد جمع قرأت حمزہ و عاصم باقی بفتح ضاد اور سورہ روم میں ہر حکم
 لفظ ضعیف امر ضحفا حمزہ اور عاصم نے بفتح ضاد پڑھا ہے مگر وہ ان روایت مختار
 شخص سے بضم ہاء اور یاقین وہ ان ہی بضم ہی پڑھتے ہیں ان یگانگہ کہ
 استہای لفظ یگانگہ بتاریف قرأت ابو عمرو باقی بیا تذکرہ ہے ایک یگانگہ
 اکثری دوسرے لفظ جو معرف بالام ہے بضم ہمزہ و فتح سین الف بعد سین
 قرأت ابو عمرو باقی بفتح ہمزہ و اسکان سین بدون الف پڑھتے ہیں و اکثری
 اس سورہ میں بکسرہ و او قرأت حمزہ و اور انو لایہ سورہ کہف میں بکسرہ
 و او قرأت حمزہ و کسائی ہے باقی بفتح واد پڑھتے ہیں۔

سورة التوبة

ایمان لا ایمان لہم بکسرہ ہمزہ ایمان قرأت ابن عامر باقی بفتح ان یگانگہ و
 مسجد اللہ حرف اول بحدف الف و سکون سین بفتح توحید قرأت ابن کثیر
 و ابو عمرو باقی بفتح سین و اثبات الف بلفظ جمع اور حرف ثانی بلا خلاف بلفظ
 جمع ہر عشرتیں لکھ بالف بعد راء بلفظ جمع روایت ابو بکر باقی بحدف الف
 بلفظ توحید عن یزید تنوین و کسرہ قرأت کسائی و عاصم باقی بدون تنوین
 بضم اھون بکسرہ ہمزہ زیادت ہمزہ سفہ قرأت عاصم باقی بضم ہمزہ ہمزہ

يُضِلُّ بِهِ الَّذِينَ بَضَمَهُ يَوْفَتْهُ ضَادُّ قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي وَرَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِي
بِقِيَمَةِ يَوْفَتْهُ ضَادُّ أَنْ يُقْبَلَ بِمَا تَزْكِرُ قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي بَاقِي بِنَاثَانِشِ
وَرَجَعَتْ لَكَ الَّذِينَ يَجْرَتَا قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ بَاقِي بِرَفْعِ كَعْفٍ بَنُونِ مَفْتُوحَةٍ وَفَارِ مَضْمُونَةٍ
تُعَذِّبُ بَنُونَ مَضْمُونَةٍ وَفَالِ كَسُورَةٍ طَائِفَةٌ بِنَصَبِ قَرَارَاتِ عَاصِمٍ بَاقِي
يُعَفِّتُ بِمَا مَضْمُونَةٍ وَنَصَبِ تُعَذِّبُ بِمَا مَضْمُونَةٍ وَفَتْحِ ذَالِ طَائِفَةٌ بِرَفْعِ
پُرِ هَوَيْنِ دَاوُدُ السَّوْعِ اسْ سَوْرَةِ اَوْرَسُورَةٍ فَتَحْنَا مِينَ حَرْفِ ثَانِي بَضَمَةٍ سِينِ
قَرَارَاتِ اَبُو عَمْرٍ وَابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي اِنْ دُونِ جَلْمَةِ لِقِيَمَةِ سِينِ پُرِ هَسْتِ مِينَ اَوْ رِظَنَ
السَّوْعِ پَهْلَا اَوْ تَبْسِطِ حَرْفِ سَوْرَةٍ فَتَحْنَا مِينَ اَوْ رِ مَطَرِ السَّوْعِ سَوْرَةٍ فِرْقَانِ مِينَ
بِلَا خِلَافِ فَتَحِ سِينِ سِ اَلَا لَهَا قُرْبَةٌ بِضَمِّ اِدْوَانِ شَيْءٍ بَاقِي بِاسْكَانِ رَا
تَحْتَهَا اَلَا تَهْرُ يَزَادَةُ مِينَ وَحَرْفِ تَحْتِ قَرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي بَدُونِ مِينَ وَنَصَبِ
اِنْ صَلَوَاتِكَ تَوْحِيدِ وَفَتْحِ تَا قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَائِي وَرَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِي زِيَادَةُ
الْفِ بَعْدِ وَاوِ كَسْرَةٍ تَابِلَفْظِ جَمْعِ اَوْ اَصْلُو تَكَ سَوْرَةٍ هُوَ مِينَ هِيَ تَوْحِيدُ
قَرَارَاتِ هَرِ سَهْ مَذْكُورِينَ هِيَ بَاقِي بِلَفْظِ جَمْعِ قُرْجُونِ بِهَمْزَةٍ مَضْمُونَةٍ بَعْدِ جِيمِ
اِيسِي هِيَ تَرْجِي سَوْرَةِ اَحْزَابِ مِينَ بِهَمْزَةٍ مَضْمُونَةٍ بِجَايِ يَا قَرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ
وَاَبُو عَمْرٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرَوَايَتِ اَبُو بَكْرٍ هِيَ بَاقِي بَدُونِ بِهَمْزَةٍ وَالَّذِينَ اَلْفَحْدَا
قَرَارَاتِ نَافِعِ وَابْنِ عَامِرِ الدِّينِ بَدُونِ وَاوِ بَاقِي وَالدِّينِ مَعَ وَاوِ پُرِ هَسْتِ مِينَ
اَسْكَسَ هَرِ دُو حَرْفِ بَضَمَةٍ بِهَمْزَةٍ وَكَسْرَةٍ سِينِ اَوْ رِ بَنِيَانَةٍ بِرَفْعِ قَرَارَاتِ سِرِّ دُو قَرَارَاتِ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بامالہ محضہ راہ ہر جگہ فوارج سور میں قرارت کو فین و ابن عامر و ابو عمرو
سوا ہی حصص کہ اور حرف طہ اور حرف ی کا مالہ محضہ فولت سور میں قرارت
حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر ہے اور مالہ محضہ حرف ی فقط سورہ مریم
ابن عامر ہی موافق ہے ہر نہ مذکورین کا اور سوسی راوی ابو عمرو سے اسکا
مالہ محضہ اور فتحہ ہر دو وہ ہیں اور مالہ محضہ حرف ہد مریم میں قرارت
کسائی و ابو عمرو و روایت ابو بکر ہے اور مالہ محضہ حرف طہ میں قرارت
ابو عمرو و کسائی و روایت ورش و ابو بکر ہے اور مالہ محضہ جح حایم میں
قرارت حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر و ابن ذکوان ہیں اور باقی قرارت غیر مذکور ہر
جگہ لفظ پرستہ میں کا آدہ لکھ دیا محمد تبارت حمزہ و کسائی و ابو عمرو
روایت ابو بکر و لفظ و مالہ کہ ابن ذکوان لکھتے ہیں تالف یعنی لفظ آری ہما
کسین و اربعہ و لفظ قرانی میں ابوبکر کا اور ابو عمرو و غیرہ مذکور ہیں کہ سنے ہیں

مگر ابن ذکوان سے اس جگہ غلطی ہوئی ہے یعنی فتح لامالہ ہر دو وچ اوغلام
 ابن القاسم نے اس خلف ابن ذکوان میں تین طرق لکھے ہیں ہر جگہ فتح اور
 امالہ اور صرف مالہ اس لفظ خاص کا سورہ یونس میں اور باقی ہر جگہ فتح
 باقی قرآن غیر مذکورین لفظ ادوی کو تمام قرآن میں ہفتہ لیکن ورش مالہ بین
 کرتا ہے لفظ ادوی اور ہر کلمہ ذوالراء میں اور لا جو اس میں ہے اور لا اہل
 حرف سورہ قیامہ میں بقصر یعنی یحذف الف واثبات الف بخلف ہر دو وچ
 روایت بڑی ہے اور قبل ہر دو وچ بقصر ہی پڑتا ہے اور باقی باثبات
 الف پڑتے ہیں اور لہ اور یا سورہ مریم میں امالہ بین میں قالون ورس
 دونوں اور حاویم بین امالہ بین میں ورش و ابو عمرو کرتے ہیں باقی ہفتہ
 اِنَّ هَذَا السَّيِّئُ بِصِيغَةِ اسْمِ فاعِلِ قنارت کو فین و ابن کثیر باقی قرآن بقیہ
 يُقْصَلُ الْاَيَاتِ بِاَرْغَبِ قنارت ابن کثیر و ابو عمرو روایت حصن باقی بنون متکلم
 ضیاء ہر جگہ ہمزہ بجای یا روایت قبل باقی بیا لْقَضِي الْيَوْمَ بَعَثَهُ قَافُ
 ضاد بعد الف اور نصب اجلهم قنارت ابن عامر باقی بضم قاف و کسر
 ضاد بعد او کے یا مفتوحہ و رفع اجلهم - حکمايشي كونَ وَمَا كَانَ النَّاسُ
 اس سورہ اور حکمايشي كونَ ظهَر الفساد سورہ روم میں اور حکما
 يشي كونَ يَنْزِلُ الْمَلَايِكَةُ اور حکمايشي كونَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ہر دو لفظ
 اول سورہ نحل میں بتا خطاب قنارت حمزہ و کسائی باقی بیا غیب سے تکرار

بفتح یا بعد اوسکے نون ساکن پیر شین بحجۃ مضمومہ قرأت ابن عامر باقی مضیاً
 پیرین مملہ مفتوحہ پیر یا مشدودہ مکسورہ متاع بنصب ایت حص سے باقی قرار
 برفع پڑھتے ہیں قطعاً باسکان طار قرأت ابن کثیر وکسانی باقی بفتح هُنَا لَکَ
 تَبَلُّوْا بِرُتَابِ قُرْآنِ حَمَزہ وکسانی باقی بتا و بار موحده اَقْنِ لَا یَهْدِیْکَ کِبْرُؤُا
 روایت ابو بکر شعبہ باقی بفتح اور کبسر و طار قرأت عاصم باقی بفتح اور باختلاس
 فتح و بار روایت قالون و قرأت ابو عمرو باقی باتمام فتح لیکن باسکان بافتخف
 دال قرأت حمزہ وکسانی ہر باقی بتشدید دال پڑھتے ہیں پس ابو بکر شعبہ کبسر و
 یا و ما و تشدید دال و حص بفتح یا و کسر و ما و تشدید دال باور و رش و ابن کثیر
 و ابن عامر بفتح یا و ما و تشدید دال اور ایسی ہی قالون و ابو عمرو لیکن باختلاس
 فتح و ما و حمزہ وکسانی بفتح یا و اسکان با و تخفیف دال پڑھتے ہیں و لکن
 التَّاسِ تخفیف کسر و نون و رفع میں قرأت حمزہ وکسانی باقی بتشدید و فتح
 نون و نصب میں هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُونَ بتا و خطاب قرأت ابن عامر باقی
 بیا غیب کا یخرب اس سورہ اور سورہ سباین کبسر و زای قرأت کسانی ہر
 باقی بضم و لا اصغر و لا اکبر ہر دو حرف اس سورہ میں برفع را قرأت حمزہ
 سے باقی بنصب را اور سورہ سباین باتفاق برفع سے مَا جِئْتُمْ بِهِ مِنَ الْحَقِّ
 زیادت ہمزہ استفہام و مد ہمزہ و سل قرأت ابو عمرو ہر باقی بدون زیادت قصر
 و لا تَنْتَهِیْ تخفیف نون روایت بن فکوان اور ایک جہ مضطرب بن فکوان سے بسکون

تا ثانیہ و فتوحہ بار موحده و تشدید نون ہی ہی باقی تشدید تا ثانیہ و کسرہ موحده
و تشدید نون پڑھتے ہیں اَمَّنْ لَّكَ بَكْسَرَةُ هَمْزُ اَن قَرَأْتَ حَمْزَهُ وَ كَسَاوُیْ بَاقِیَ الْفَتْحِ
و یَجْعَلُ الْجَسْنَ نُونٌ بِتَكْلَمٍ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِیَ بَايَا غَیْبٍ فَخِجَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَفْظًا نَجِ
ثَانِیَ بَسْکُونُ نُونٌ ثَانِیَ وَ تَخْفِیْفٌ جِیمٌ قَرَأْتَ كَسَاوُیْ وَ رَوَايَتِ حَفْصٌ بَاقِیَ الْفَتْحِ
نُونٌ ثَانِیَ وَ تَشْدِیْدٌ جِیمٌ اَوَّلُ لَفْظِ اَوَّلٍ بِالْخِلَافِ تَشْدِیْدٌ هَیْ

سورة هود ۱۴۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنِّیْ اَنْکَرُ نَذِیْرٌ بَعَثْتُ هَمْزُ اِنِّیْ قَرَأْتَ ابْنِ کَثِیْرٍ اَبُو عَمْرٍ وَ كَسَاوُیْ بَاقِیَ الْبَكْسَرَةِ
بَا دِیْ اَلْاَیْ هَمْزُ مَفْتُوحَةٌ بَعْدَ اَل قَرَأْتَ اَبُو عَمْرٍ وَ بَاقِیَ بَايَا مَفْتُوحَةٌ مِنْ
کُلِّ نَزْجٍ بِنُونٍ کُلِّ اسْمٍ سَمَرَةٍ اَوْرَسُورَةُ مُؤْمِنُونَ مِنْ رَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِیَ
بِدُونِ تَمْوِیْنٍ بِاضَافَةِ قَمِیْمَتٍ بَعْضُهُ عِیْنٌ وَ تَشْدِیْدٌ جِیمٌ قَرَأْتَ حَمْزَهُ وَ كَسَاوُیْ
وَ رَوَايَتِ حَفْصٍ بَاقِیَ الْفَتْحِ عِیْنٌ وَ تَخْفِیْفٌ جِیمٌ بِسْمِ اللّٰهِ فَخِجَ نَهَا بَعَثْتُ جِیمٌ
قَرَأْتَ حَمْزَهُ وَ كَسَاوُیْ وَ رَوَايَتِ حَفْصٍ اَوْرَسُ لَفْظًا خَاصٌ مِنْ حَفْصٍ هِیْ اَمَّا لَه
کَرْتَا هَیْ اَوْرَسُ وَ ابْنِ کَثِیْرٍ اَبُو عَمْرٍ وَ ابْنِ عَامِرٍ اَبُو بَكْرٍ بَعْضُهُ جِیمٌ پڑھتے ہیں پس
حَمْزَهُ وَ كَسَاوُیْ وَ حَفْصٌ بَعَثْتُ جِیمٌ اَمَّا لَه مُحْضَةٌ اَوْرَسُورَةُ بَعْضُهُ جِیمٌ وَ اَمَّا لَه مُحْضَةٌ اَوْرَسُورَةُ
بَعْضُهُ جِیمٌ وَ اَمَّا لَه مِنْ بَيْنِ جِیْسَا بَابُ اَلَا اَمَّا لَه مِنْ مَذْکُورٍ مَعَاوِرَ اَبُو بَاقِیَ بَعْضُهُ جِیمٌ وَ
اَمَّا لَه پڑھتے ہیں یَا بُنِیَّ اَزْکَبَ لَفْظًا یَا بُنِیَّ اس سُوْرَةٍ مِنْ بَعَثْتُ یَا قَرَأْتَ عَامِمٌ

اور سوای اس سورہ کے اور ہر جگہ بفتح یا روایت مختص ہے اور یا بفتح
 اقیم الصلوٰۃ آخر حرف سورہ لقمان میں احمد زہری ہی بفتح یا پڑھتا ہے اور
 قبل اس لفظ آخر لقمان کو بیار ساکنہ پڑھتا ہے اور یا بفتح کا کثیر لفظ اول
 سورہ لقمان بیار ساکنہ قرات ابن کثیر ہے پس لفظ سورہ ہود میں باقی ائمہ
 سوای عامم کبیرہ یا اور دیگر سورہ قرآنی میں سوای مختص اور حرف آخر سورہ
 لقمان میں سوای مختص اور زہری کے باقی قراء کبیرہ یا پڑھتے ہیں مگر قبل حرف
 آخر سورہ لقمان کو بیار ساکنہ اور ابن کثیر لفظ اول سورہ لقمان کو بیار ساکنہ
 اور باقی کبیرہ پڑھتے ہیں مگر مختص کہ وہ بفتح پڑھتا ہے اور یا بفتح
 موحده جہان وارد ہوا اوسکے فتح یا تحتانی میں اختلاف نہیں ہے لائے
 عَمَلٌ یَّخْتَارُ بفتح یم و رفع و تنوین لام و رفع غیر کل قراء کی قرات ہے مگر
 کسائی کبیرہ یم و فتح بلام بدولن تنوین و نصب غیر پڑھتا ہے فلا تَسْأَلُوْهُ
 بِسْکُوْنٍ لَّام و تخفیف نون قرات کوفیین و ابو عمر و سہ اور سورہ کہف میں
 بِسْکُوْنٍ لَّام و تخفیف نون قرات کوفیین و ابن کثیر و ابو عمر و سہ اور فقط
 ابن کثیر اس سورہ میں بفتح نون پڑھتا ہے باقی کی قرات ہر دو جگہ بفتح لام
 و کسرہ و تشدید نون ہے اور چونکہ سورہ کہف میں تَسْأَلُوْهُ کی یکے حذف
 و اثبات میں فقط ابن ذکوان کو خلافت ہے اور خاص اس سورہ میں فیما بین
 قراء دیگر حذف و اثبات میں یکے اختلاف ہے اس واسطے توضیح کیجاتی ہے پس نافع

و ہشام سورہ کہف میں بفتح لام و تشدید کسر نون اثبات یا وصل موقوف
 میں اور ابن ذکوان ایک وجہ میں اوتکے موافق آور دوسری وجہ میں بفتح
 لام و تشدید نون بسکون حالت وقف میں اور وصل تشدید کسر نون بفتح
 یا اور آتی قرار باسکان لام و تخفیف نون کسر و اثبات یا پر دو حالت میں
 اور اس لفظ ہود میں ابن عامر قالون بفتح لام و تشدید بسکون نون موقوف
 میں اور کسر نون وصل میں بدون یا اور ایسی ہی ورش گروہ خاص
 وصل میں اثبات یا کرتا ہو اور ابن کثیر بفتح لام و تشدید نون و سکون وقف
 اور فتح نون وصل میں اور ابو عمر و باسکان لام و تخفیف نون و
 اسکان وقف میں اور کسر نون و اثبات یا وصل میں اور
 کو فین بسکون لام و تخفیف نون بسکون وقف میں اور کسر نون
 بدون یا وصل میں پڑھتے ہیں و میں خزئی بقا میں
 بفتح میم یوم اس سورہ اور سورہ معارج میں قرات نافع و کسائی ہر
 باقی ہر دو جگہ کسر میم اور میں فزع یوم میں سورہ نمل میں فتح میم یوم قرات
 کو فین و نافع باقی کسر میم اور لفظ فزع تنوین قرات کو فین باقی بدون
 تنوین با صفت اَلَا اِنَّ اَمْوَالَكُمْ اَلَا اَنْفُسُكُمْ اَلَا اَنْفُسُكُمْ
 فرقان میں اور یہی حرف سورہ عنکبوت میں بدون تنوین قرات حمزہ و دروا
 خص اور و اَمْوَالَكُمْ اَلَا اَنْفُسُكُمْ سورہ نجم میں بدون تنوین قرات حمزہ و عامر ہے

باقی قرار غیر مذکورین ہر دو جگہ متون پر پڑتے ہیں لکن بکسرۃ متونین ذال قرأت
کسائی باقی بفتح بدل تنوین ومن کذا آراء المتفقین بفتح نصب قرأت حمزہ
وابن عامر وروایت مختص ہے باقی برفع قال سلمۃ بکسرۃ سین سکون لام مد
الف اور ایسی ہی قال سلمۃ والذاریات میں قرأت حمزہ وکسائی ہو باقی بفتح
سین ولام والف بعد لام پڑتے ہیں قاسر یا هیک اور ان اسر یعباد
ہر دو لفظ ہر جگہ حمزہ وصل قرأت نافع وابن کثیر سے باقی قرأ بہمزہ قطعی پڑتے
ہیں پس قرأت حمزہ وصلی میں نون ان کسور ہو گا حالت وصل میں اور
ابتداء بہمزہ کسورہ اور قرأت حمزہ قطعی میں نون ساکن اور حمزہ ہر جگہ مفتوح
ہو گا الا مراءک خاص اس سورہ میں برفع تاقرات ابن کثیر والوعمر ہو
باقی بنصب ہی میں پس قرأت رفع میں بل واقع ہو گا احد اور قرأت
نصب میں استثنائے واقما الذین سعدوا بضم سین قرأت حمزہ
وکسائی وروایت مختص ہے باقی بفتح مین ورا کلاً بتخفیف اسکان
قرأت نافع وابن کثیر وروایت ابو بکر باقی بتشدید وفتح کما یوقینہم اس
سورہ میں اور کما یتجنع سورہ فیس میں اور کما علیہا سورہ طارق میں
میں قرأت ابن عامر وعاصم وحمزہ ہے باقی بتخفیف میں اور لفظ لعمامتا
زخرف میں بتشدید میں قرأت حمزہ وعاصم بلا خلاف ہو اور ہشام بتشدید و
تخفیف ہر دو وجہ باقی بتخفیف یوجع الا تم بضم یا وفتح جیم قرأت نافع وروا

حصہ ہے باقی بقیہ یا و کسر یحیم و ما سائر بک بغافل عما یعمَلین
 آخر سورہ فذ اور آخر سورہ نمل بتا خطاب قرارت نافع و ابن عامر روایت
 حصہ ہے باقی قرار بیا رغیب پڑھتے ہیں سورۃ یوسف
 علیہ السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا بَیْتِ ہر جگہ بقیہ تا قرارت
 ابن عامر باقی بکسر ایت حرف اول اس سورہ میں بتوحید قرارت ابن کثیر باقی
 بلفظ جمع عَمَّا بَکَ الْجِبِّ ہر دو جگہ بالف بعد بلفظ جمع قرارت نافع ہر باقی
 بدون الف بتوحید کا نام گناہ لفظ جمع مصاحف میں بیک نون مرسوم ہے
 اصل میں دو نون ہیں اول مضموم دوسرا مفتوح پس ادا اس لفظ کا نزدیک
 کل قرار سببہ کے باختمی حرکت نون اولی بدون ادغام ہے پیرا ختمی
 حرکت کو کسینے بروم اور کسینے باختلاف حرکت تعبیر کیا ہوا اور بعض اہل اولی
 بادغام نون اولی بیچ ثانیہ کے باشام یعنی باشارہ ہر دو لب طرف ضمہ
 نون اولی کے کل قرار سے روایت کیا ہے پس ادغام صریح نہوا اور کلام امام
 شاطبی ہمسے بطور ضمہ اور مفہوم مخالف کی وجہ ثالث ادغام صریح کے بدون
 اشام بھی نکلتی ہے اور علامہ ابن القاصح لکھتے ہیں کہ ہم نے ہر سہ وجود مذکورہ
 اس لفظ کو پڑھا قرارت قرار سببہ میں یَرْتَعُ وَ یَلْعَبُ بیا رغیب قرارت
 کو فین نافع ہے باقی بنون متکلم پڑھتے ہیں اور یرتق نہ کون عین قرارت
 کو فین و ابن عامر ابو عمرو ہے باقی بکسر عین یا بکسر ی بالف بعد ہر

قرارت کو تفسیر میں بالانہ حصہ حمزہ و کسائی باقی اثبات یا مفتوحہ و صلا اور
 ساکنہ و تنانہ اور ورتش بتقلیل امانہ اور تقلیل امانہ ہر دو جو مروی ہیں
 بوجہ سے آیت ہدایت فتح ہی اوس سے مروی ہے اور وہ افضل ہے پس
 ابتر ہر امانہ حصہ و تقلیل ہی پڑتا ہے اس لفظ کو اور فتحہ افضل ہے باقی بفتحہ
 حیثیت الیکسیر و اقرا ت نافع و ابن عامر باقی بفتحہ اور شام ہمزہ ساکنہ بعد
 ہر باقی یا ساکنہ اور بفتحہ تاقرات ابن کثیر بخلاف اور شام بفتحہ و فتحہ دو
 وجہ باقی بفتحہ تا اذہ من عبادنا المخلصین لفظ المخلصین جمع معروف بلام
 کو بفتحہ لام ہر جگہ پڑتا قرارت کو فین نافع ہر اور لفظ مخلص خاص سورہ مریم
 بفتحہ لام قرارت کو فین باقی یکسرہ لام پڑتا ہے میں اور سوای سورہ مریم
 کے لفظ مخلص اور مخلصین جہاں بغیر الف و لام ہے وہ متفق الکسر ہے
 حاشا اللہ ہر دو جگہ اثبات انف بعد شین حالت وصل میں قرارت ابو عمرو
 ہے باقی بحذف الف اور حالت وقف میں بخلاف حذف کذا با بفتحہ ہمزہ
 روایت حفص ہے باقی بسکون ہمزہ یعصرون تبار خطاب قرارت حمزہ
 و کسائی باقی یا غیب تکمل بیا غیب قرارت حمزہ و کسائی باقی بنون
 متکلم حیث یشاء بنون متکلم قرارت ابن کثیر باقی یا غیب خذ
 حانظ البصیفہ اسم فاعل قرارت حمزہ و کسائی و روایت حفص ہے باقی
 حفظ البصیفہ مصدر و قال لفتیذہ بالف و بنون در میان یا و تھامسے و نا

قرأت حمزہ وکسانی وروایت حصص ہے باقی تبار مکسورہ درمیان یا وابدون
الف ایٹاک لانت یوسف بیک حمزہ مکسورہ باخبار قرأت ابن کثیر ہے
باقی قرآن زیادت حمزہ استفہام پیاس اس سورہ اور سورہ رعد میں اور لفظ
استیتاس اور استیتاسوا اور تیتاسوا ہر ایک لفظ کو قلب وابدال یعنی حمزہ
کو الف سے بدل کر الف کو یا کی جگہ اور یا کو الف کی جگہ پڑھنا بخلاف مروی
ہو نری سے یعنی قلب وابدال بھی پڑھتا ہو اور بدون قلب وابدال بھی مثل
دیگر قرآن کے یوحیٰ الیہم بنون وکسرہ حار وایت حصص ہے باقی سیا وفتح
حار اور یوحیٰ الیہ دوسرا حرف سورہ انبیاء میں بنون کسرہ حار قرأت
حمزہ وکسانی وروایت حصص ہے باقی سیا وفتح حار پس لفظ یوحی جب
مصاحب ساتھ الیہم کے ہوا وکسو فقط حصص بنون وکسرہ حار اور جہاں
مصاحب ساتھ الیہ کے ہوا وکسو حمزہ وکسانی وحصص بنون وکسرہ حار اور
باقی قرآن ہر دو لفظ سیا وفتح پڑھتے ہیں فینبی من لشاء بحرف نون ثانیہ
وتشدید جیم وفتح یا قرأت ابن عامر و حاصم ہے باقی باثبات نون ثانیہ
ساکنہ و تخفیف جیم وکون یقذ لکذی و تخفیف فال قرأت کو فیم باقی بتشدید

سورۃ الرعد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَنَزَّلْنَاهُ وَنَزَّلْنَاهُ صُنُوعًا وَغَيْرُ بَرَقٍ جَلِيلٍ
کلمات قرأت ابن کثیر و ابو عمر وروایت حصص ہے باقی بخفض اور صنون

ثانی جو بعد غیر کے ہو وہ باتفاق مخوض ہے کیسے بیا تذکیر قرات عامہ
 و ابن عامر باقی بتاریت و تفضیل بیا غیب قرات حمزہ و کسائی باقی
 بنو ابی کلم عزا کثا ثرا ابا اعمنا کیف خلق جیدہ ائذا ائنا یہ استقام
 مکر او مثل اسکے قرآن شریف میں گیارہ جگہ واقع ہے ایک تو ہمیں اس سورہ
 میں اور ائذا کثا عظماء و ائذا ائنا و جگہ سورہ اسرا میں اور ائذا
 مینا و کثا ثرا ابا و عظماء ائنا المبعوثون سورہ مؤمنون میں ائذا
 کثا ثرا ابا و ائنا الخرجون سورہ نمل میں اور ائنا کثا ثرا
 الفاحشة ما سبقکم بہا من احیون العالمین ائنا کثا ثرا
 ائنا ضلکنا فی الارض ائنا سجدہ میں ائنا مینا و کثا ثرا ابا و عظماء
 ائنا و جگہ صافات میں اور یہی لفظ واقعہ میں ائنا المردودون فی
 الحافرة ائنا کثا ثرا نازعات میں پس کل قرات سب جگہ حرف اول کو ہر تین
 باستقام پڑھتے ہیں مگر نافع فقط حرف اول سورہ نمل میں بیک حمزہ
 بلفظ خبر پڑھتا ہے اور مگر ابن عامر ہر جگہ لفظ اول کو بیک حمزہ مکسورہ
 بلفظ خبر سوای سورہ نازعات اور سورہ واقعہ کے کہ وہ ان لفظ اول کو ہر
 حمزہ بلفظ استقام پڑھتا ہے اور مگر لفظ اول سورہ عنکبوت کو بیک
 حمزہ بلفظ خبر پڑھتا ہے ابن کثیر و حفص نافع و ابن عامر نے یہ حکم حرف اول
 کا استقام یہ سب بیان ہوا اب حرف ثانی کا حکم بیان ہوتا ہے کہ عجب

حرف ثانی کو یک ہمزہ بلفظ خبر پڑھا ہی نافع و کسائی نے سوای حرف
 ثانی سورہ عنکبوت کے کہ او کو نافع و کسائی نے بدو ہمزہ باستفہام پڑھا
 اور حرف ثانی سورہ نمل کو یک ہمزہ بلفظ خبر پڑھا ہی ابن عامر و کسائی نے
 اور ایک نون اور زیادہ کیا ہے اون دونوں نے ایٹنا پڑھا ہی اور باقیین نے
 بدو ہمزہ باستفہام و یک نون پڑھا ہی اور نافع و ابن عامر و کسائی نے
 حرف ثانی سورہ نازعات کو یک ہمزہ باخبار اور باقون نے بدو ہمزہ
 باستفہام پڑھا ہی اور کل قرار موافق اپنے اصول کے تحقیق و تفسیل کرتے
 ہیں اور قیامین الہرمین قرأت ابو عمرو روایت قالون و ہشام میں ہے
 باقی بدو نہ معلوم ہوا کہ نافع و کسائی ہر جگہ باستفہام حرف اول و خبر
 حرف ثانی مگر نافع دو جگہ مخالف اصل خود سورہ نمل و عنکبوت میں
 باخبار حرف اول استفہام ثانی اور کسائی نے فقط سورہ عنکبوت میں
 مخالف اصل خود باستفہام اول و ثانی پڑھا ہے اور ابن عامر نے ہر جگہ
 باخبار حرف اول و استفہام ثانی اور قیامین جگہ اصل خود کی مخالفت کی ہے
 نمل و نازعات میں باستفہام اول و اخبار ثانی اور زیادت نون ثانی نمل
 میں اور سورہ واقعیہ میں استفہام ہر دو حرف اور ابن کثیر و حفص نے ہر جگہ
 استفہام ہر دو حرف مگر عنکبوت میں مخالف اصل خود حرف اول و باخبار
 و ثانی استفہام اور ابو عمرو و حمزہ و شعبہ نے ہر جگہ استفہام اول و ثانی پڑھا ہی

ہاں والی وائی باقی ہر جگہ ان الفاظ کو حالت وقف میں باثبات یا
 بڑھا ابن کثیر نے باقی بدون یا آم ہل تستوی الظلمات بیا تذکیر قرأت
 حمزہ وکسائی وروایت ابو بکر ہے باقی بتا تانیث و مایوقد و ت
 بیا غیب قرأت حمزہ وکسائی وخص ہے باقی بتا خطاب و صدد و اعن
 السبیل اس سورہ میں اور و صدد عن السبیل سورہ فافرین بضمہ صاد
 قرأت کوفین ہے باقی بفتح پڑھتے ہیں و یثیت بسکون مثلاً تخفیف
 باقرات ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم کے باقی بفتح مثلاً و تشدید موح و سیعلم
 الکفر و بلفظ جمع قرأت کوفین و ابن عامر باقی الکافر بتوحید پڑھتے ہیں

سورۃ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ + اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْغَنِیِّ الَّذِیْ یَرْفَعُ جَلَالَہٗ قُرَآتِ
 نافع و ابن عامر باقی بخفض خلق السموات و الارض بالف بعد خا و کسرو
 لام و رفع قاف بصیغہ اسم فاعل و خفض الارض اس سورہ میں اور خلق
 کل ذابئہ سورہ نور میں لفظ خلق بصیغہ اسم فاعل و خفض کل قرأت
 حمزہ وکسائی باقی بدون الف بفتح لام و قاف بلفظ ماضی و نصب الارض
 و نصب کل پڑھتے ہیں بمضارع بکسروہ یا مشدودہ قرأت حمزہ ہے
 باقی بفتح یا لیضلوا عن سبیلہ اس سورہ میں اور لیضل عن ہر جگہ بضمہ
 یاقرات ابن عامر و نافع و کوفین ہے باقی بفتح یا فاجعل آفئدۃ

بزیادت یا رسا کنہ بعد حمزہ روایت ہشام بخلف ہر باقی بدون زیادت یا
لَا تَزُولُ بِنْفَعِ لَامِ اَوَّلِ وَرَفْعِ ثَانِي قَرَارَتِ کَسَائِیْ بَاقِیْ بِکَسْرٍ اَوَّلِ وَنَسْبِ ثَانِیْ

سُورَةُ الْحَجَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ دُبْمَا تَخْفِيفِ بَاقِرَاتِ نَافِعِ وَمَا صَم
بَاقِیْ تَشْدِیدِ سِکَرَاتِ تَخْفِیفِ کَافِ قَرَارَتِ ابْنِ کَثِیرِ بَاقِیْ تَشْدِیدِ مَا نَزَلَ
الْمَلَائِكَةُ لَفْظُ نَزَلَ تَبَارُ مَضْمُومِ بَحَائِیْ نُونِ اَوَّلِ وَفَتْحِ زَايِ وَرَفْعِ لَفْظِ
الْمَلَائِكَةُ رَوَايَتِ ابُو بَکْرِ شَعْبِ اَوْرِ مَبْنُونِ مَضْمُومِ وَکَسْرِ زَايِ وَنَسْبِ الْمَلَائِكَةُ
قَرَارَتِ حَمَزِ وَکَسَائِیْ وَخَفْضِ هِیْ بَاقِیْ تَبَارُ وَزَايِ مَفْتُوحَتِیْنِ وَرَفْعِ الْمَلَائِكَةُ
طُرُیْتِیْنِ فِیْمَ تَبَشِيرُ وَفِیْ تَشْدِیدِ وَکَسْرِ نُونِ قَرَارَتِ ابْنِ کَثِیرِ وَتَخْفِیفِ
وَکَسْرِ نُونِ قَرَارَتِ نَافِعِ بَاقِیْ تَخْفِیفِ وَفَتْحِ نُونِ وَفَتْحِ نُونِ اَوَّلِ وَفَتْحِ نُونِ
اَوْرِ یَقْنَطُونَ رَوَعِ مِیْنِ اَوْرِ کَافِ تَقْنَطُوا زَمِیْنِ بِکَسْرِ نُونِ قَرَارَتِ کَسَائِیْ وَابُو
بَاقِیْ لَفْظِ نُونِ کُفَّحُ اَوْرِ اسْ سُوْرَ مِیْنِ اَوْرِ کُفَّحُ عَنکَبُوتِ مِیْنِ بَاسْکَانَ
نُونِ تَخْفِیفِ حِیْمِ قَرَارَتِ حَمَزِ وَکَسَائِیْ اَوْرِ اَنَا مَجْجُوتِ عَنکَبُوتِ مِیْنِ بَاسْکَانَ لُونِ
وَ تَخْفِیفِ حِیْمِ قَرَارَتِ حَمَزِ وَکَسَائِیْ وَابْنِ کَثِیرِ وَرَوَايَتِ ابُو بَکْرِ هِیْ بَاقِیْ هَرْجَلِ لَفْظِ
نُونِ وَتَشْدِیدِ حِیْمِ قَدْرًا نَا اَلْهَا اسْ سُوْرَ مِیْنِ اَوْرِ قَدْرًا نَا سُوْرَ نَمْلِ مِیْنِ
تَخْفِیفِ دَالِ رَوَايَتِ ابُو بَکْرِ بَاقِیْ تَشْدِیدِ طُرُیْتِیْنِ

سُورَةُ الْفُلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ + یُنْتَبِذُ لَکُمْ بَنُوْنٌ مُّشْکَرٌ رَوٰیْتُ ابُو بکر باقی بیاغیب
 وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ بیاغیب قرارت عاصم باقی بتا خطاب ابن شمر کا فی
 الَّذِیْنَ یَعْدُوْنَ ہمزہ بخلف روایت بزری باقی باثبات ہمزہ تَشَاقُّوْنَ بکسرہ
 نون قرارت نافع باقی بفتح تَتَوَدَّعُوْنَ ہر دو جگہ بیا تذکر قرارت حمزہ باقی بتا
 تَانِیْتَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یَّضِلْ لَفْظٌ لَا یَهْدِیْ بضمہ یا فَوْتَحُوا لَیْسَ بِهَمْزٍ
 مجہول قرارت نافع وابن کثیر و ابو عمرو وابن عامر ہر باقی بفتح و یا کسرہ و ال او کم
 یَدُوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ بِتا خطاب قرارت حمزہ و کسائی اور او کم یَدُوْا اِلٰی الطَّیْرِ
 حرف ثانی اس سورہ میں بتا خطاب قرارت حمزہ و ابن عامر ہر باقی ہر دو جگہ
 بیاغیب مُضْطَوْنٌ بکسرہ را قرارت نافع باقی بفتح یَتَقَبَّلُوْنَ بتا تانیت
 قرارت ابو عمرو باقی بیا تذکر تَسْقِیْکُمْ بضمہ نون قرارت ابن کثیر و ابو عمرو
 و حمزہ و کسائی و روایت حفص ہے اور یہی حرف سورہ مؤمنین میں بھی تَقَرَّرَ
 مذکور ہے بضمہ نون ہی اور نافع و ابن عامر و ابو بکر ہر دو جگہ بفتح نون پُر ہو تو
 مِنْ اَیْقِنَعَمَتِ اللّٰہِ یَحْذَرُوْنَ بتا خطاب روایت ابو بکر ہے باقی بیاغیب
 یَوْمَ ظَعَنَکُمْ بِاَسْکَانَ عِیْنِ قرارت کوفین و ابن عامر باقی بفتح عِیْنِ وَ
 لَخْفِیْرٌ یَنْتَبِذُ لَکُمْ بَنُوْنٌ مُّشْکَرٌ قرارت ابن کثیر و عاصم و روایت ابن ذکوان ہی باقی
 بیاغیب اور اخفش نے روایت ابن ذکوان میں ہی بیاغیب بیان کیا ہوا و فَا
 ذَا خَفَسَ سے بنون روایت کی ہر غرض کہ ابن ذکوان سے بنون میں اختلاف ہی

مِنْ بَعْدِ مَا قُتِلُوا بِغَمَّةٍ فَأَوْكَسَهُ تَقَارُتُ كُلِّ قَرَارٍ مِگر این عام بفتح فاء و تا
 پڑھتا ہے وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ اس سورہ ماور فی طہیٰ سورہ نمل میں بکسرہ
 ضاد قرار ت ابن کثیر باقی بفتح ضاد پڑھتے ہیں

سورة الاسراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَا تَتَذَكَّرُ اَوْ یَا رَغِیْب قَرَار ت ابو عمر و باقی
 بتا، خطاب یسوءموا بنون بکسر و فتح ہمزہ بدون واو قرار ت کسائی و اور بیا رَغِیْب
 ہمزہ بعد اوسکے و او محدودہ قرار ت نافع و ابن کثیر و ابو عمر و روایت حفص ہے
 اور بیا رَغِیْب فتم ہمزہ بدون واو قرار ت حمزہ و ابن عامر و روایت ابو بکر ہے
 یَلْقَاهُ مَنْشُورٌ بضم یا و فتح لام و تشدید قاف قرار ت ابن عامر باقی بفتح
 یا و سکون لام و تخفیف قاف لَمْ یَلْقَ بِالف محدودہ بعد غین و کسر نون
 مشدودہ قرار ت حمزہ و کسائی باقی بترک الف و فتح نون شدودہ لَمْ یَلْقَ بِالف
 اور اَوْ لَكُمْ اَنْبِیَاءٌ لِّکُمْ اَحْصَافٌ مِّنْ بَعْدِ مَا قَدْ بَدَلْتُمْ قَرَار ت
 ابن کثیر و ابن عامر و بکسرہ فاء و تنوین قرار ت نافع و روایت حفص باقی ابو عمر
 و حمزہ و کسائی و ابو بکر بکسرہ فاء بدون تنوین پڑھتے ہیں کَانَ خَطَاً بفتح خا
 و طا بدون مد روایت ابن ذکوان اور ابن کثیر بکسرہ خا و فتح طا بعد اور باقی
 قَرَار بکسرہ خا و سکون طا فَلَکُمْ یُسْرٌ بتا، خطاب قرار ت حمزہ و کسائی باقی
 بیا رَغِیْب بِالْقِسْطِ اس سورہ اور سورہ شعرا میں بکسرہ قاف قرار ت حمزہ

وکسانی و روایت مخصوص ہے باقی بضمہ قاف کان سیمۃ بضمہ ہمزہ وصلہ ضمہ
 بار قرأت کوفین میں ابن عامر ہے باقی بفتح ہمزہ و تاء مفتوحہ مبنون لید کما واد
 مائیدہم اس سورہ میں اور لید کما وافانی سورہ فرقان میں باسکان فال
 وضمہ و تخفیف کاف قرأت حمزہ وکسانی اور لفظ آن یذکک سورہ فرقان
 میں فقط حمزہ یقین ذکرہ اور باقی قراءہ ہر جگہ بفتح ذال وکاف و تشدید
 حرف پڑھتے ہیں اور اوکاید کما الانسان جو سورہ مریم میں ہو او سکوبفتح
 ذال وکاف و تشدید پڑھا ہوا بن کثیر و ابو عمرو و حمزہ وکسانی نے باقی نے ہکا
 ذال وضمہ کاف و تخفیف پڑھا ہوا کما یقولون لذا پہلا حرف بیا غریب قرأت
 ابن کثیر و روایت مخصوص ہے باقی بتا خطاب اور عتقا یقولون علوا و سراح
 بیا غریب قرأت عاصم و نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر ہو اور باقی بتا خطاب
 پڑھتے ہیں تسبیح لہ التھویث بتا تائین قرأت ابو عمرو و حمزہ وکسانی و قرأت
 مخصوص ہے باقی بارتکیر و رجاء کسرہ جیم روایت مخصوص ہے باقی بسکون جیم
 پڑھتے ہیں ان یخفف یکم او یسئل علیکم ان یھدکم فیدل
 علیکم فیعد قلم یہ پانچوں صیغہ ہون تکلم قرأت ابن کثیر و ابو عمرو کی
 باقی بیا غریب پڑھتے ہیں خلفک الا قلیلا بفتح خا و سکون لام و حذو
 الف قرأت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و روایت ابو بکر ہو باقی بکسرہ ثا و فتح لام
 بالف کشیدہ و نای بجانب اس سورہ اور سورہ فصلت میں بتقدیم الف

و تا غیر حمزہ روایت ابن ذکوان باقی بتقدیم حمزہ و تا خیر الف تخطی حرف
 اول بفتوہ تا و سکون فاو ضمہ جیم قرائت کو فین باقی بضمہ تا و فتوہ فاو کسر و تشو
 جیم اور فتحی حروف ثانی بلا خلاف بضمہ تا و فتوہ فاو کسر و تشو جیم ہر علیکنا کشفنا
 اس سورہ میں بفتوہ سین قرائت نافع و ابن عامر سے باقی بسکون اور
 علیکنا کشفنا سورہ سبا میں اور علیکنا کشفنا سورہ شعرا میں نقطہ خضر
 بفتوہ سین باقی بسکون اور فتحی کشفنا سورہ روم میں بسکون سین و فتوہ
 ہر دو چہ شام سے اور صرف جہ سکون ابن ذکوان سے مروی ہے باقی قرار بفتوہ سین
 قل سبحن بلقط ماضی قرائت ابن کثیر و ابن عامر سے باقی بلقط امر بڑی میں
 اور بعد اسکے ہر دو لفظ قل باتفاق بصیغہ امر میں قال لقد عیت بفتوہ تا
 قرائت کسانی باقی بفتوہ تا سورۃ الکہف

بسم الله الرحمن الرحيم وَاَمَّا يَجْعَلُ لَّهٗ عِوَجًا اِسْ سُوْرَهٗ مِیْن اُوْرِیْن مَوْقِفًا
 یس میں اور میں ذرا بے سوره قیامہ میں نون میں پر اور بل تران سورہ لطیف
 میں لام بن پران چار جگہ محض سے سکتہ لطیفہ بدون قطع نفس کے حالت وصل
 میں مروی ہے باقی سب میں سکتہ پڑھتے ہیں حالت وصل میں میں لگ نہ
 اسکان دال با شام ضمہ کسرہ نون و مار وایت ابوکر شعبہ اور سب بضمہ دال
 و اسکان نون و ضمہ مار ابوکر کی روایت میں مار مذکورہ موصولہ یا ہر آوین
 کی قرائت میں موصولہ ہوا و اور باقی بدون وصل پڑھتے ہیں میں انھ کو مرقا

و تا غیر حمزہ روایت ابن ذکوان باقی بتقدیم حمزہ و تا خیر الف تخطی حرف
 اول بفتوہ تا و سکون فاو ضمہ جیم قرائت کو فین باقی بضمہ تا و فتوہ فاو کسر و تشو
 جیم اور فتحی حروف ثانی بلا خلاف بضمہ تا و فتوہ فاو کسر و تشو جیم ہر علیکنا کشفنا
 اس سورہ میں بفتوہ سین قرائت نافع و ابن عامر سے باقی بسکون اور
 علیکنا کشفنا سورہ سبا میں اور علیکنا کشفنا سورہ شعرا میں نقطہ خضر
 بفتوہ سین باقی بسکون اور فتحی کشفنا سورہ روم میں بسکون سین و فتوہ
 ہر دو چہ شام سے اور صرف جہ سکون ابن ذکوان سے مروی ہے باقی قرار بفتوہ سین
 قل سبحن بلقط ماضی قرائت ابن کثیر و ابن عامر سے باقی بلقط امر بڑی میں
 اور بعد اسکے ہر دو لفظ قل باتفاق بصیغہ امر میں قال لقد عیت بفتوہ تا
 قرائت کسانی باقی بفتوہ تا سورۃ الکہف

نقطہ یقول بنون تکلم قرأت حمزہ باقی بیارغیب لکھتا ہے اس سورہ میں
 اور مہملات آہلہ سورہ ثلثین بضم میم وفتح لام قرأت کل قرار ہو مگر امام
 عاصم بضم میم اور فقط حصن کسرہ لام پڑھتا ہے واما انسانۃ اس سورہ
 میں اور علیہ اللہ سورہ فتحنا میں بضم ہا انسانۃ اور طیر روایت حصن ہے
 باقی کسرہ ہا ہر دو جگہ لتغریق اهلہا بیارغیب بفتح زاء ورف لام اہلہا
 قرأت کسائی وحمزہ ہے باقی بضم تہ خطاب وکسرہ زاء و نصب لام نفسا
 ترکیبہ باثبات الف بعد زای و تخفیف یا قرأت نافع وابن کثیر والیوم عمرو
 باقی بترک الف و تشدید یاء میں لَدُنَّ بتخفیف نون قرأت نافع والیوم
 باقی بتشدید نون اور ابوبکر باسکان دال باشمام ضمہ اس لفظ کو بھی پڑھتا ہے
 باقی سب بضم دال لَخَذَتْ بتخفیف تاء اول وکسرہ خا قرأت ابن کثیر والیوم عمرو
 باقی بتشدید تاء اولی وفتح خا اَنْ یُبْدِلَ کما اس سورہ میں اور اَنْ یُبْدِلَ کہ سورہ
 تحریم میں اور اَنْ یُبْدِلَ کتا سورہ نون میں بسکون بار و تخفیف دال قرأت
 کوفین وابن کثیر وابن عامر ہے اور نافع والیوم عمرو بفتح بار موحده و تشدید
 فاصح ہر سہ جگہ بتخفیف و سکون تاء فوقیہ ہمزہ قطع قرأت کوفین وابن عامر
 باقی بتشدید وفتح تاء و ہمزہ و علی عین حمزہ باثبات الف بعد حاء و یا یحیی
 ہمزہ قرأت ابن عامر و حمزہ و کسائی و روایت ابوبکر باقی بترک الف و ہمزہ
 بحامی یا فکھ جَزَاءَ الْحَسَنِ بتعین جزاء قرأت حمزہ و کسائی و روایت

باقی بدون تنوین و رفع بَایْنَ السَّادَّیْنِ بفقہ حسین قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و تقرأ
 حصص باقی بضمہ سین اور بَلَّغْتُمْ سَدَّ بفقہ حسین قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و حمزہ
 و کسائی و روایت حصص باقی بضمہ سین اور سورۃ یس میں ہر دو حرف بفقہ حسین
 قرأت حمزہ و کسائی و روایت حصص ہے باقی بضمہ سین پس حصص ہر چار جگہ
 بفقہ اور نافع و ابن عامر و ابو بکر ہر چار جگہ بضمہ اور ابن کثیر و ابو عمرو اس سورہ میں
 ہر دو حرف بفقہ اور یس میں بضمہ اور حمزہ و کسائی لفظ اول السدین کو بضمہ اور باقی
 ہر سہ حروف کو بفقہ پڑھتے ہیں یَا جُوحَ وَمَا جُوحَ اس سورہ اور سورۃ انبیا
 میں ہمزہ ساکنہ بعد یا ویم قرأت عاصم ہے باقی قرار بالف ساکنہ بجائی حمزہ
 یَعْقُبُونَ بضمہ یا وکسرۃ قاف قرأت حمزہ و کسائی باقی بفقہ یا و قاف لَکَ
 تَوَجَّ بفقہ را و الف بعد را قرأت حمزہ و کسائی اور ایسی ہی آتَمَ تَسْلَامًا و جَا
 سورہ مؤمنون میں آتَمَ باقی بسکون را و حذف الف اور سورہ مؤمنون میں
 لَفْظُ فَخْرٍ آجِ بسکون را و حذف الف قرأت ابن عامر ہے باقی بفقہ را و اثبات
 الف پس حمزہ و کسائی ہر سہ لفظ بفقہ و اثبات الف اور ابن عامر ہر سہ لفظ
 بسکون و حذف الف اور نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم اس سورہ اور حرف لیل
 سورہ مؤمنین کو بسکون و حذف اور لفظ آخر سورہ مؤمنین کو بفقہ را و اثبات
 پڑھتے ہیں قَالَ مَا مَكِّيٌّ باظہار ہر دو نون اول مفتوح دوم کسور قرأت ابن کثیر
 باقی با دغام بیک نون کسورۃ مشدودہ پڑھتے ہیں الْعَهْدَ فَيَنْ بضمہ صاد و سکون

وال روایت ابو بکر شعبہ اور بخیرہ صاد و وال قرارت ابن کثیر طین عامر و ابو عمرو
باقی بقوہ صاد و وال پڑھتے ہیں رَدَّ مَا اتُوْنِيْ فِيْ حَالَتِ وَصَلِ مِنْ كِسْرَةٍ نُونٍ
واسکان ہمزہ روایت ابو بکر اور قَالَ اتُوْنِيْ فِيْ حَالَتِ وَصَلِ مِنْ بِسْكَانِ
ہمزہ قرارت حمزہ و روایت ابو بکر بخلاف ہر اور اس دوسرے حرف میں
ما قبل ہمزہ کے لام فال کا مفتوح ہر اس جگہ ضرورت کسرۃ ما قبل ہمزہ کو
نہیں ہر اور حرف بدل میں ما قبل ہمزہ تنوین ساکن تہی و ہاں اجتماع کھن
ہوتا تھا اس واسطے تنوین کو کسوکیا اور حالت وقف میں بقرا تے تھے
مذکورہ ابتدا ہمزہ وصل مکسورہ اور ابدال ہمزہ ثانیہ کا ایسے ہر اور باقی
قرار ہر دو حالت وصل و وقف میں ہر دو حرف مذکورہ کی ہمزہ قطعی مفتوح
بالف کشیدہ پڑھتے ہیں پس دوسرے حرف میں ایک وجہ ابو بکر سے ہی
یون ہی ہے فَمَا سَطَا عَوَا بَشَدِ يَطَا قرارت حمزہ باقی تخفیف طا پڑھتے ہیں
اَنْ تَنْقَدَ بِيَا تَذَكِرَ قرارت حمزہ و کسائی باقی بتا تانیت پڑھتے ہیں۔

سورة هـ ر عليہا السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰرَ تُنٰی وَ یٰرَ تُنٰی ہر دو حرف باسکان ثنا قرارت
ابو عمرو و کسائی باقی بضمہ ثنا پڑھتے ہیں وَ قَدْ خَلَقْنَاكَ نُونٍ وَ الْفَ بلفظ
جمع متکلم قرارت حمزہ و کسائی باقی بضمہ واحد متکلم یکساں کسرۃ با قرارت حمزہ
و کسائی باقی بضمہ ہا ر یٰ یٰ صِدِّیْ اِجِیْ اِجِیْ ہر حرف کسرۃ و اول قرارت حمزہ یکسا

وروایت مختص ہے باقی بضم پڑھتے ہیں کہ کھب بیا بجای ہمزہ قرارت ابو عمرو
 وروایت وشرخلاف اور روایت قالون بخلف باقی ہمزہ پڑھتے ہیں تیس
 ایک ہ قالون سے ہی یون ہی ہر فنادہا میں تحبھا بکسرة میم من جنص
 تالی ثانیہ تختہا قرارت نافع وحمزہ وکسائی وروایت مختص ہے باقی بضم میم
 ونصب پڑھتے ہیں کساقط بضم تا و قاف و تخفیف سین قرارت حمزہ اوصلہ
 تاو کسرة قاف تخفیف سین روایت مختص باقی بضم تا و قاف و تشدید سین
 پڑھتے ہیں قول الحق بنصب لام قول قرارت عاصم وابن عامر باقی برفع
 قلن الله ربنا بکسرة ہمزہ قرارت کوفین وابن عامر باقی بضم اے خاما صیغ
 ہمزہ واحدہ مکسورہ باخبار وید و ہمزہ اول مفتوحہ و دوم مکسورہ باستفہام
 بہر دو و ہر روایت ابن ذکوان باقی باستفہام ہی پڑھتے ہیں اور تحقیق
 و تسہیل و مد و ترک مد میں موافق اصول ہر ایک کو عمل ہے لکن یحییٰ باسکا
 نون ثانیہ و تخفیف جیم قرارت کسائی باقی بفتح نون ثانیہ و تشدید جیم خذ
 مقام بضم میم قرارت ابن کثیر باقی بضم میم آقا کا و سائیبا ببدال ہمزہ
 بیا و ادغام بیا ثانیہ روایت قالون وابن ذکوان ہے باقی باثبات ہمزہ
 بدون ادغام ماکلا و لکنا و قالوا نحن الوجود و لکنا ان دعوا للرحمن
 و لکنا ان یخزن و لکنا ہر چار جگہ اس سورہ میں اور ان کان للرحمن و لکنا
 سورہ زخرف میں بضم و لو و سکون لام قرارت حمزہ و کسائی باقی بفتح و لو

اور وَ کَلَّمَ سورۃ نوح میں حمزہ و کسائی و ابن کثیر و ابو عمرو و بعضہ و اولاد کسائی
 لام اور باقی بفتح و او و لام پڑھتے ہیں لکن اس سورہ اور سورہ شوری
 میں بیا تذکیر قرأت نافع و کسائی باقی بتا تائید بِنَفْطَہٗ نَ بِنون
 ساکنہ بجای تا و کسرہ طار مخففہ اس سورہ میں قرأت ابو عمرو و ابن عامر حمزہ
 و روایت ابو بکر ہے باقی بتا مفتوحہ بعد یا و فتحہ طار مشدودہ اور سورہ شوری
 میں بنون ساکنہ و کسرہ طار مخففہ قرأت ابو عمرو و روایت ابو بکر و ابن عامر حمزہ
 و ابن عامر ہی مثل دیگر قرأت بتا مفتوحہ و فتحہ طار مشدودہ پڑھتے ہیں۔
 سورۃ طہ علیہ السلام بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 لَا اَہْلَیَّ اَمَلْتُ اِس سورہ اور سورہ قصص میں بعضہ یا ضمیر قرأت حمزہ
 باقی بکسرہ طائی اَنَا اَنْتَ بِکَ بفتحہ حمزہ اتنی قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی بکسرہ طوئے
 بتوین قرأت کوفین و ابن عامر اس سورہ اور سورہ نازعات میں باقی بدون
 تنوین قَا اَنَا اَخَذْتُکَ بِمَشْدِدِ نون اَنَا اور اخترتک بنون و الف بلفظ جمع تکلم
 قرأت حمزہ باقی بتخفیف نون و تا مضموم ہون الف بلفظ واحد تکلم پڑھتے
 ہیں آخری اَشْدُّ دُ بہمزہ قطعی مفتوحہ قرأت ابن عامر باقی بہمزہ و صلی
 پڑھتے ہیں حالت صلی میں حذف اور حالت وقف میں ابتداء بہمزہ
 مضموم کرتے ہیں و اَشْدُّ کہ بعضہ بہمزہ قرأت ابن عامر باقی بفتحہ بہمزہ لا اَشْدُّ
 مَعْدًا اس سورہ اور سورہ زخرف میں بفتحہ میم و سکون ہا بدون الف قرأت

کو قین باقی یکسرہ میم مفتوحہ یا بالف کشیدہ ہوتے ہیں جیسا کہ اسوی بضمہ
 سین قرارت حمزہ و عاصم و ابن عباس علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور اس لفظ اسوی اور
 سورہ قیامہ میں لفظ سدی میں بحالت وقف کلمہ مالہ کا باب لامالہ میں کوئی
 قیامہ کہ بضمہ یا و کسرہ حاقرات حمزہ و کسائی و مخص فی بفتحہ یا و حاقلاً
 ان ہذان باسکان و تخفیف نون ان قرارت ابن کثیر و روایت مخص
 باقی بفتحہ و تشدید نون اور لفظ ہذان بیابجای الف قرارت ابو عمرو اور
 ہذان تشدید نون قرارت ابن کثیر باقی قرارت ہذان بالف و تخفیف نون
 پر مشتمل ہیں فاجتنبوا حمزہ وصل و فتحہ میم قرارت ابو عمرو باقی حمزہ قطع مفتوحہ
 و کسرہ و میم متاکید یکسرہ سین و حذف الف و سکون حاقرات حمزہ و کسائی باقی
 بفتحہ سین بالف کشیدہ و کسرہ حاقلاً بضمہ فاروایت ابن کوان باقی بحزیم
 ذوالو حاقلاً باسکان لام و تخفیف قاف باقی بفتحہ لام و تشدید قاف یحییٰ بن
 ناہش روایت ابن ذوالان باقی بیارتذکر لفتحہ کہ اور واعذتکم
 اور ما رتقلکم ہر سہ حروف بتار مضمونہ بلفظ واحد متکلم قرارت حمزہ و کسائی
 باقی بنون مفتوحہ بالف کشیدہ بضمہ جمع متکلم لا تخافوا و لا یقصر و جزم فا
 قرارت حمزہ باقی بدیعنی باثبات الف و رفع فاعل علیکم بضمہ حاقلاً اور
 ذمن یحییٰ علیکم بضمہ لام اول قرارت کسائی باقی یکسرہ حاقلاً و لام یحییٰ
 بضمہ بیہم قرارت حمزہ و کسائی اور بفتحہ میم قرارت نافع و عاصم باقی یکسرہ میم

چنانکہ بعضہ صا و کسورہ تشریح میں قرأت ابن عامر و ابن کثیر و نافع و روایت
 خصص و باقی بفتح صا و میم و خفف علیہم و یبصر و ابنا خطاب قرأت حمزہ
 و کسائی باقی بیاغیب کی تفسیر کے کسرہ و لام قرأت ابو عمرو و ابن کثیر باقی بفتح
 ی و میم و صا و کسورہ و فتحہ و فاقرأت کل قرأہ و مگر ابو عمرو و ابن العلاء بنون مفتوحہ
 بجای یا مضمومہ اور ضمہ فا فلا کجا و ظلمًا بحذف الف و حمزہ فاقرأت ابن کثیر
 باقی باثبات الف و رفع فا فلاک لا تظلمًا بکسرہ حمزہ قرأت نافع و روایت
 ابو کثیر باقی بفتح لعلک ترضی بعضہ تا قرأت کسائی و روایت ابو بکر باقی بفتح تا
 اولہ تا تہم تا تانیث قرأت نافع و ابو عمرو و روایت خصص باقی بیا تہم تہم تہم
 سورۃ الانبیاء علیہم السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ الْعَرَبِیُّ قُلْ بِلَفْظِ ماضی پڑھنا قرأت حمزہ و کسائی و روایت
 خصص و باقی قُلْ بلفظ امر اور قُلْ رَبِّ احکم آخر سورہ میں بلفظ ماضی فقط تہا
 خصص و وہاں حمزہ و کسائی بھی مثل دیگر قرار کے بلفظ امر پڑھتے ہیں اولہ
 بِسْمِ اللّٰہِ یٰۤاَیُّہَا و او قرأت ابن کثیر باقی ہوا و لا یتجمع الضم بفتح یا و فتحہ
 میم و رفع الضم قرأت کل قرأہ مگر ابن عامر تا مضمومہ و کسورہ میم و نصب
 پڑھتا ہے اور مثل قرأت قرأت استہ کے اس سورہ میں پڑھا ہے ابن کثیر نے
 سورہ نمل و روم میں اس لفظ کو اور اون دونوں سورہ میں سوای ابن کثیر
 کے اور قرار نے پڑھا مثل قرأت ابن عامر کے اس سورہ میں مثقال حبثہ

اس سورہ اور سورہ لقمان میں برفع لام قرات نافع باقی بنصیب کذا
بکسرہ جیم قرات کسانی ہی باقی بنصیب کذا تا ثانیث قرات ابن عامر
ورایت حفص ابو بنون متکلم روایت ابو بکر باقی بیا تذکرہ الخواتمین
بحذف نون ثانیہ وتشدید جیم قرات ابن عامر وروایت ابو بکر ہی باقی باثبات
نون تخفیف جیم پڑھتے ہیں وَحَرَامٌ بِكْسِرَةٍ مَا وَسْكَوْنَ رَاوَحَدَفَ الْقِرَاتِ
حمزہ وکسانی دروایت ابو بکر باقی بفتح حاورا واثبات الف للکتاب بلفظ
جیم قرات حمزہ وکسانی دروایت حفص ہی باقی بصیغہ توحید پڑھتے ہیں
سَمِعْنَا رَاقِعًا مِّنْ سِحْرِ اللَّهِ وَالْخَمِينِ التَّحْلِيلِ سَكَزَىٰ هِرْدُ حَرِثَ بَعَثَ
سین باسکان کاف قرات حمزہ وکسانی باقی بنصیب سین فتمه کاف بکشدہ
تَقْرِيظُ بَكْسِرَةٍ لَام قرات ابن عامر و ابو عمرو وروایت ورش باقی باسکان
لَام تَقْرِيظًا بِكْسِرَةٍ لَام قرات ابو عمرو ابن عامر وروایت قبل ورش ہی
باقی باسکان لَام رَوَّلِيْقُوْا وَلِيْطُوْا بِكْسِرَةٍ لَام فقط روایت ابن فکوان
باقی باسکان اور ابو بکر کی روایت لفظ وَلِيْقُوْا بفتح واو وتشدید قاف
باقی باسکان واو تخفیف پڑھتے ہیں وَلَوْ لَوْ اَسْ سوره اور سورہ فاطر
میں بنصیب قرات عام و نافع ہی باقی بخفض سَوَاءٌ وَالْعَاكِفُ بنصیب ایت
خفض ہی باقی برفع اور سورہ جاثیہ میں حمزہ وکسانی وخفض بنصیب اور باقی نے
برفع پڑھا ہی فَخَطَطَ بَعَثَ بَعَثَ وَتَشْدِيدُ طَارَ قرات نافع باقی باسکان بخارج تخفیف ط

مَلِكًا بِرُوحٍ لَعْنِي جَعَلْنَا مَلِكًا اور مَلِكًا هُوَ بِكِسْرَةِ قَرَارَتِ
 حمزہ وکسائی باقی بقیعہ میں لَنْ اَللّٰهُ يَكْفِي بَقِيْعَةً يَادِ اسکان دال حذف
 وفتح فاقراء ابن کثیر وابوعمر وہو باقی بقیعہ یا وفتح دال اثبات الف بعد دال
 وکسرہ فا پڑھتے ہیں اُذِنَ بَقِيْعَةً ہمزہ قراءت نافع وعاصم وابوعمر وہو باقی
 بقیعہ ہمزہ یَقَاتِلُوْنَ بقیعہ تا قراءت نافع وابن عامر وروایت حفص ہے
 باقی بکسرہ تَاكَلْتُمْ تَخْفِيفَ دَالِ قَرَارَتِ نافع وابن کثیر باقی بقیعہ یا کَلْتُمْ
 براء مضمومہ بلفظ واحد تکلم قراءت ابو عمر و باقی بنون الف بصیغہ جمع متکلم و
 تَعْدَاوَنَ بِیَا غِیْبِ قراءت حمزہ وکسائی وابن کثیر ہے باقی بتار خطاب
 مُخْجِنًا اِنَّ اس سورہ میں اور ہر دو جگہ سورہ سباین بحذف الف وتشدید جیم
 قراءت ابن کثیر وابوعمر و ہے باقی قرار عین بالف کشیدہ و تخفیف جیم وَاَنْتُمْ
 يَذْعُوْنَ حروف اول اس سورہ میں اور لفظ يَذْعُوْنَ سورہ لقمان میں یَا
 غِیْبِ قراءت کوفیین وابوعمر و ہے سوای ابو بکر شعب کے پس ابو بکر وابن عامر
 و نافع وابن کثیر بتار خطاب پڑھتے ہیں اور اِنَّ الَّذِیْنَ يَذْعُوْنَ حروف ثانی
 اس سورہ میں باتفاق تا خطاب ہر سُوْرَةُ الْمَوْمِنُوْنَ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَمَا نَتْلُوْهُمُ اس سورہ اور سورہ معارج میں
 بتوحید قراءت ابن کثیر باقی جمع عَلٰی صَلَواتِہُمْ بَرَکَ وَاو بلفظ توحید قراءت
 حمزہ وکسائی باقی باثبات وَاو بلفظ جمع عَظَمًا اور اَعْظَمَ ہر دو لفظ بقیعہ میں

و سکون غار بترک الف بلفظ توحید قرات ابن عامر و روایت ابو بکر ہی باقی
 بکسرۃ عین مفتوحۃ غار و اشبات الف بلفظ مع سیناء بفتوحۃ سین قرات کو فیر
 و ابن عامر باقی بکسرۃ سین تثبت بفتوحۃ تاء اول کسرۃ ہا قرات ابن کثیر و ابو عمرو
 ہی باقی بفتوحۃ تاء و ضمۃ ہا مخرجا بفتوحۃ یسیم و فتوحۃ نای قرات کل ہے مگر ابو بکر شعب
 بفتوحۃ یسیم و کسرۃ نای پڑھتا ہی و سکتا تازی بقونین قرات ابن کثیر و ابو عمرو
 باقی بترک تنون فکاف ہذا بکسرۃ ہمزہ اِنَّ قرات کو فیر ہے باقی بفتوحۃ
 ہمزہ اور باسکان تخفیف نون قرات ابن عامر باقی بفتوحۃ و تشدید نون سائرۃ
 بفتوحۃ و نون بضمۃ تاء و کسرۃ یسیم قرات نافع باقی بفتوحۃ تاء و ضمۃ یسیم سبقتو لئلا یفسد
 کُلْ اَفْلَاکَ تَشْفُونَ ا و ر سَبَقْتُ لَوْنًا و لَلَّ قُلْ قَاتِلْ ہر دو لفظین اخیرین میں
 بحذف لام چارہ و رفع ہا جلالہ قرات ابو عمرو و ہیری ہی اور ابتدا ہمزہ مفتوحہ
 کرتا ہے اور باقی بلام جہ و خفض جلالہ پڑھتے ہیں اور لفظ اول باتفاق بلام
 ہارہ و جہا ہے عَالِمِ الْغَيْبِ بفتح یسیم قرات ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر
 و روایت حفص ہی باقی برفع یسیم شفق و تاء بفتوحۃ شین و کاف بالف کشیدہ
 قرات حمزہ و کسائی باقی بکسرۃ شین و سکون قاف یخفی یا اس سورہ اور سورۃ
 ص میں بضمۃ سین قرات نافع و حمزہ و کسائی باقی بکسرۃ سین اور سورۃ فرقان
 میں بالاتفاق ضمۃ ہے اَنْتُمْ هُمْ اَفْلَاکُ و ن بکسرۃ ہمزہ انہم قرات حمزہ
 و کسائی باقی بفتوحۃ قال کہ لَیْسَتْ مِنْ قُلْ بلفظ امر پڑھتا قرات ابن کثیر و حمزہ

یعنی بفتح
 و کسائی

وکسائی اور قال لَنْ لِبِ التَّمَّةِ مِنْ بَلْفِظِ اَمْرٍ مَزْرُ وکسائی پڑھتے ہیں باقی قرار
 ہر دو جگہ قال بلفظ ماضی اور حرف آخر میں ابن کثیر بھی بلفظ ماضی پڑھتا ہے
 لَكَثْرُ جَعْلُوْنَ بَعَثُوْهُ نَاوَسُوْهُ جَمِیْعًا قَرَأَتْ وَکسائی باقی بضم تا و فتوح جیم پڑھتے ہیں
 سورة النوا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفَوْضَلُهَا تَشْدِیْدُ اِقْرَأَتْ
 ابن کثیر و ابو عمرو باقی بتخفیف تَاَدَّۃً بَعَثُوْهُ ہمزہ قرأت ابن کثیر باقی بسکون
 ہمزہ فَشَہَادَۃً اَحْمَدُہُمْ اَنْ یَّجْعَلَ حُرُوفُ اَوَّلِ عَمِنْ یَرْفَعُ عَمِنْ قَرَأَتْ حَمْزُ وکسائی
 وروایت مختص ہے باقی بنصب عَمِنْ اور اَنْ تَشْہَدُ اَنْ یَّجْعَلَ حُرُوفُ ثانی بلا اتفاق
 بنصب ہے وَاَلْخَامِۃً حُرُوفُ ثانی بنصب ہے ایت مختص ہے باقی برفع اَنْ تَحْضَبُ
 اللّٰہُ عَلَیْہَا تَخْفِیْفٌ سکون نون وکسرہ ضاد و رفع ہا و جلالہ قرأت تافع باقی
 بفتوح و تشدید نون و فتوح ضاد و جیم یَا یُقَۡمُ تَشْہَدُ ہما تذکیر قرأت حمزہ وکسائی
 باقی بتا تائینث کَثِیْرٌ اَوَّلِ اَلَا تَرَ بِنَصْبِ غَیْرِ قَرَأَتْ ابن عامر وروایت ابوکر
 ہائی بخصف کَوَکَبٌ دُوْنِیْ بکسرہ دال قرأت ابو عمرو وکسائی باقی بضمہ اور ہجاء
 و ہمزہ ہجاء یَا ثانیہ قرأت حمزہ وکسائی و ابو عمرو وروایت ابوبکر و باقی ہجاء
 مشدودہ بدون مد و حمزہ پس ابو عمرو وکسائی بکسرہ دال و مد و تہمیز اور حمزہ وکسائی
 بضمہ دال و مد و تہمیز اور تافع و ابن کثیر و ابن عامر وخصف بضمہ دال و مد و تہمیز
 و تہمیز بضمہ یَا پڑھتے ہیں یُقَۡمُ قَدْ بتا تائینث قرأت حمزہ وکسائی وروایت
 ابوبکر باقی ہجاء تذکیر اور ابن کثیر و ابو عمرو و فتوح دال برون تَقْعَلُ پڑھتا ہے

یسبح بقدر موعده قرات ابن علم و روایت ابو بکر ہے باقی بکسر و صحاب
 برک تنوین و جزم ملکیت روایت یزی اور روایت قبیل تنوین و جزم اور باقی
 تنوین صحاب رفع ظلمات کما استخلف بغیرہ تا و کسرة لام روایت ابو بکر
 باقی بقدر تا و لام تنوین و کسرة لام باسکان با و تخفیف دال قرات ابن کثیر و
 روایت ابو بکر باقی بقدر موعده و تشدید دال ثلث حرف ثانی برفع ثانی قرات
 نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفص ہے اور حمزہ و کسائی و ابو بکر شمعہ
 بنصب پڑھتے ہیں اور ثلث حرف اول با اتفاق بنصب ہے اور جو لوگ حرف
 ثانی میں رفع پڑھتے ہیں وہ ماقبل وقف کرتے ہیں یعنی لفظ عشاء پر اور اصحاب
 نصب وقف نہیں کرتے اگر کہا جاوے کہ حرف ثانی بدل ہے حرف اول سے
 اور جو کہیں کہ منصوب فعل مضموم تو اس قرات میں ہی لفظ عشاء پر وقف جائز ہوگا
سورة الفرقان بسم الله الرحمن الرحيم یا کل منہا بنون متکلم قرات
 حمزہ و کسائی باقی بیا غیب و یجعل ذلک برفع لام یجعل قرات ابن کثیر و ابن عامر
 و روایت ابو بکر باقی بحزم و یقول یخسرو ہم بیا غیب قرات ابن کثیر و روایت
 حفص باقی بنون متکلم فیقول بنون متکلم قرات ابن عامر باقی بیا غیب فسا
 نستطیعون بتا خطاب روایت حفص باقی بیا غیب و نزل لک الشکة
 زیادت نون ساکنہ بعد مضموم تخفیف زای و رفع لام و نصب الماکلة قرات ابن کثیر
 باقی بدون زیادت نون تشدید زای و نصب لام و رفع الماکلة و یوم تشق

یعنی ثلث حرف
 یں

یعنی ثلث حرف
 یں

اس سورہ اور سورہ ق میں بتخفیف شین قرات کو فہم ابو عمرو باقی بتشدید شین
 لکھا تا مگر کیا غیب قرات حمزہ و کسائی باقی بتا خطاب سے اسجا بضم سین
 و را و حذف الف بلفظ جمع قرات حمزہ و کسائی باقی بکسر سین و فتحہ را و الف
 بلفظ مفرد و کسائی بفتحہ یا بضمہ تحتیہ و کسر فوقیہ قرات نافع و ابن عامر و یحییٰ
 و ضمہ تا قرات کو فہم باقی بفتحہ یا و کسرہ تا یضاعف اور یخلف ہر دو معنی بر رفع
 فاو وال قرات ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بحرزم و ذریٰ ثلثتا بتوحید قرات
 ابو عمرو و حمزہ و کسائی و روایت ابو بکر باقی جمع و یکتون بضمہ یا و فتحہ لام تشدید
 قاف قرات نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و روایت حفصہ اور حمزہ و
 کسائی و ابو بکر بفتحہ یا و سکون لام تخفیف قاف سورۃ الشعراء
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰزِنُوْنَ بعد قرات کو فہم و روایت ابن
 و کون باقی حٰزِنُوْنَ بقصر فرہین بعد قرات کو فہم و ابن عامر باقی بقصر
 خُلُوْا لَا قَلٰیْنِ بضمہ یا و لام قرات نافع و ابن عامر و حمزہ و عاصم باقی بفتحہ یا
 و اسکان لام لیسکۃ اس سورہ اور سورہ قس میں بسکون لام بعد اسکے حمزہ
 و جہر تا قرات کو فہم و ابو عمرو و باقی بفتحہ لام بدون حمزہ بضم تا اور سورہ
 ق میں باتفاق لیسکۃ بسکون لام قبل اسکے حمزہ وصل اور بعد لام کی حمزہ
 قطعیہ ہر تزل و لا لیسکۃ بتخفیف زای مدفع ہر دو اسم قرات نافع
 و ابن کثیر و ابو عمرو و روایت حفصہ باقی بتشدید زای و نصب ہر دو اسم کلام یکساں

آیہ ہمارے تائید و رفع آیہ قرأت ابن عامر باقی بیا، تذکرہ و نسب آیت و کوکل نماز
 بجای و او قرأت نافع و ابن عامر بزرگ اور کوفہ میں ابن کثیر ابو عمرو و ابو ہریرہ
 سورۃ النمل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ
 باقی باضافت اولیٰ یٰ قَیُّوْمِ بِرَوْنُونِ اَوَّلِ مَفْتُوحَہٗ مَشْدُوْدَہٗ دَوْمِ مَسُوْرَہٗ قِرَآءَتِ
 ابن کثیر باقی بیک نون مشدودہ مسورہ فَهَكَذَا بِفَتْحَہٗ کَافِ قِرَآءَتِ عَاصِمِ
 باقی بضم کاف مِنْ سَبَّأِ اس سُوْرَہٗ مِیْنِ اُوْرِیْسَیْہِ سُوْرَہٗ سَبَا مِیْنِ بِفَتْحَہٗ ہَمْزِ
 بِرَوْنِ تَوْنِ قِرَآءَتِ اَبُو عَمْرٍ و رَوَا یَتِ بَرِّیْ اُوْرِیْسَیْہِ ہَمْزِ بِمِیْتِ وَ حَفِ
 رَوَا یَتِ قَبْلِ باقی مکسورہ ہَمْزِ تَوْنِیْنِ طِبَّیْسَہٗ مِیْنِ اَلَا یَجُودُ وَ اِجْتِیْفِ لَامِ
 قِرَآءَتِ کَسَائِیْہِ اس قِرَآءَتِ مِیْنِ اَلَا حُرُوفِ تَبِیْہِ ہِیْ کَلِمَہٗ یَسْتَقِلُّ اُوْرِیْسَیْہِ
 حُرُوفِ نَزَّ اُوْرِیْسَیْہِ مَحْذُوْفِ ہِیْ تَقْدِیْرِ یَا هَیْ اَلَا ہِیْ اُوْرِیْسَیْہِ فَا کَلِمَہٗ یَسْتَقِلُّ
 ہِیْ وَ قِفْ بَتَلَا یَا وَ قِفْ اَضْطَرَّ اَلَا ہِیْ اُوْرِیْسَیْہِ اُوْرِیْسَیْہِ فَا ہِیْ مَوْکَلَّہٗ ہِیْ اُوْرِیْسَیْہِ
 اِبْتَدَا اس کَلِمَہٗ کَبِ ہَمْزِہٗ وَ صَلٰی مَضْمُوْرَہٗ ہِیْ اَقْبَلِ یَعْنٰی لَا یَقْتَدُوْنَ ہِیْ ہِیْ وَ قِفْ
 ہِیْ اس قِرَآءَتِ مِیْنِ اُوْرِیْسَیْہِ قِرَآءَتِ باقی قِرَآءَتِ مِیْنِ تَبِیْہِ لَامِ کَرَامِلِ مِیْنِ اَنَ لَہِیْ
 نُونِ اَنَ لَامِ لَامِیْنِ اِبْعَادَہٗ اَوْ اَمَامِ حُرُوفِ یَرْکُوْنُ مَدْمِ ہِیْ اُوْرِیْسَیْہِ فَا فَعْلِ
 بَتَاوِلِ مَعْدَرِہٗ کَبِ یَا تَوْبِلِ وَ اَقْعِ ہِیْ لَفْظِ سَبِیْلِہٗ سَہٗ جُوْمَقْدَمِ ہِیْ یَا مَفْعُوْلِ ہِیْ
 لَا یَسْتَدُوْنَ کَا پَسِ قِرَآءَتِ باقی مِیْنِ یَسْتَدُوْنَ ہِیْ ہِیْ وَ قِفْ نَحْمِیْنِ اُوْرِیْسَیْہِ
 اَلَا ہِیْ جَزَا اَصْلِ مِیْنِ اَنَ لَہِیْ وَ کَلِمَہٗ مِیْنِ مَکْرُوحَہٗ نَکْرَسَمِ مِیْنِ مَفْعُوْلِ نَحْمِیْنِ مَوْکَلَّہٗ

اس واسطے اُن پر وقف نہ ہوگا بلکہ اگر پر وقف اختیار کری یا اضطراری ہوگا اور
 یا پر ہی وقف نہ ہوگا بلکہ یہ سجدہ پر ہوگا مگر کشفون وہ انعلون ہر دو معنی
 بتا خطاب قرأت کسائی دروایت منقص ہے باقی بیا غیب ثبوت و ثبوت با و غام
 قرأت حمزہ باقی ہفک او غام و کشف عن مسافیر اس سورہ میں اور
 بالمشوق سورہ ص میں اور علی سقۃ سورہ فتح میں ہمزہ ساکنہ بجای
 الف و اور وایت قبل ہے اور ایک وجہ اس سے یہ بھی مروی ہے کہ ہمزہ
 مضمومہ در میان سین اور واد کے باقی بدون ہمزہ پڑھتے ہیں کتبہ یثتہ
 اور لفق ک ہر دو معنی بتا خطاب ہے ضمہ تا و لام جو لام کلمہ فعل ہے قرأت حمزہ
 و کسائی ہے باقی بنون متکلم و فتح تا و لام ایضا مکرناہم اور انکاس بفتح
 ہمزہ ہر دو ائت قرأت کو فین باقی بکسرہ ہمزہ امتا لثیر کون بیا غیب قرأت
 عاصم ابو عمرو ہے باقی بتا خطاب قلیلا ما تذاکون بیا غیب قرأت
 ابو عمرو و ہشام ہے باقی بتا خطاب بکلی اذراک ہمزہ و مسل و تشدید وال
 بالف کشیدہ قرأت نافع و کوفین و ابن عامر و اس قرأت میں کسرہ لام
 بل کا ہی ضرور ہے باقی کون لام بل ہمزہ قطعی مقبوحہ و سکون و ابن بلون
 تشدید الف پڑھتے ہیں و ما انت ہندی و ثبوت اس سورہ اور سورہ رزم
 میں بتا مقبوحہ بجای ہمزہ یا ساکنہ یعنی ہندی و بنصب یا لثمی قرأت حمزہ
 ہمزہ اس سورہ میں ما تذاکون وقف اس لفظ کے یا پر ہوگا اور لفظ ہمزہ رزم

حمزہ و کسائی یا پر وقف کرشمین باقی دال پر و کمال اتقہ بمقتصر حمزہ و فتحہ
 تاقرات حمزہ و روایت مفص ہے باقی بعد حمزہ و ضمہ تا پڑھتے ہیں لا تفسد
 یحافظون بیا غیب قرأت ابن کثیر و ابو عمر و روایت ہشام باقی بتا خطاب
 سورة القصص بسم الله الرحمن الرحيم و فی بیار و راقم جتیز
 و الف بجای یا لام فعل اور فرعون و هامن و جود کما ہر سکلات
 برقع قرأت حمزہ و کسائی ہے باقی بنون مضمومہ و راکسور و یا مفتوحہ و نصب
 ہر سکلات مذکورہ پڑھتے ہیں عذرا و حوتا بضمہ حار و سکون زای قرأت
 حمزہ و کسائی باقی بفتحہ حار و ذای یصدور الرکاب بضمہ یا و کسور دال قرأت
 کو فین و نافع و ابن کثیر باقی بفتحہ یا و ضمہ دال سجد و بضمہ جیم قرأت حمزہ
 اور بفتحہ جیم قرأت عاصم باقی بکسور جیم من الہب بضمہ رار قرأت حمزہ و
 کسائی و ابن عامر و روایت ابو بکر باقی بفتحہ رار اور سکون ہا قرأت کو فین و
 ابن عامر ہے باقی بفتحہ ہا پس حمزہ و کسائی و ابن عامر و ابو بکر بضمہ لار و اسکان ہا
 اور غص بفتحہ رار و اسکان ہا اور نافع و ابن کثیر و ابو عمر و بفتحہ ہا و ہا پڑھتے ہیں
 یصدیقہ فی نفسہ و انت قرأت حمزہ و عاصم باقی بفتحہ و قال معنی یبکی اعلم
 بمذون او قرأت ابن کثیر باقی با ثبات و او کایز جتیز بضمہ یا و فتحہ جیم
 قرأت عاصم و ابن کثیر و ابو عمر و ابن عامر باقی بفتحہ یا و کسور جیم و او بفتحہ ابن
 بکسور سین و اسکان عابد و نافع در میان سین و عاقرات کو فین ہے

باقی بقیۃ سین الف بعد سین و کسرۃ حارثی بھی بیا تذکرہ قرار تہ کل قرار ہر
مگر نافع بتا رہا نیت پڑھتے ہیں اَفَلَا تَعْقِلُونَ اَمِنْ بیا رغیب قرار تہ
ابو عمر وہ ہے باقی بتا خطاب لَحَسَفَ بِنَا بقیۃ خاوسین قرار تہ محض ہے
باقی بقیۃ خا و کسرۃ سین پڑھتے ہیں سُوْرَةُ الْعنْكَبُوتِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَوْ لَمْ یَرَ وَ اَکِیْفَ بتا خطاب قرار تہ حمزہ
و کسائی و روایت ابو بکر باقی بیا رغیب النشأۃ اس سورہ اور سورہ نجم اور سورہ
واقعہ میں بقیۃ ہشیم بالف کشیدہ قرار تہ ابن کثیر و ابو عمرو و ہر باقی با ساکن شہین
بتکر الف مَوْءَدًا لِّیَنْکُرَ مَرْفَعَ تار مودۃ قرار تہ ابن کثیر و ابو عمرو و کسائی ہر
باقی بنصب اور نصب تنوین لفظ مودۃ و نصب نون یُنْکِرَ قرار تہ نافع و ابن عامر
و روایت ابو بکر ہے باقی بنصب تابدون تنوین اور خفض فون پڑھتے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَذُنُّونَ بیا رغیب قرار تہ حاصم و ابو عمرو وہ ہے باقی بتا
خطاب لَوْ لَا نَزَّلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ تَوْحِیْدٌ قرار تہ حمزہ و کسائی و ابن کثیر و روایت
ابو بکر باقی بلفظ جمع پڑھتے ہیں وَ یَقُوْلُ دُوْقًا بیا رغیب قرار تہ نافع و
کوفہ میں باقی بنون متکلم مَقُوْلًا اَلِیْنَا تَرْجَعُوْنَ اس سورہ میں بیا رغیب
روایت ابو بکر ہے باقی بتا خطاب اور الیہ تَرْجَعُوْنَ سورہ روم
میں بیا رغیب قرار تہ ابو عمرو و روایت ابو بکر باقی بتا خطاب یُنْزِلُ
بتا مثلث ساکنہ بجای بار مودہ و تخفیف و او یا رتہ بجای حمزہ قرار تہ حمزہ

وکسانی باقی بار موحده مفتوحه بعد نون اول و تشدید او و حمزه بعد و او
 پڑھتے ہیں وَلِیَلْتَمَثَّلُوا بِكِسْفٍ ولام قرارت ابو عمر و ابن عامر و عاصم و روایت
 و رش ہے باقی باسکان لام پڑھتے ہیں مِنْ الرُّومِ الِسَّبَا
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ + ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا
 عَاقِبَةُ بَرِّخ تارقرارت نافع و ابن کثیر و ابو عمر و باقی بنصب لَمَّا يَنْقُضُ بَنُو
 مُسْلِمٍ روایت قبل باقی زیارغیب کَآيَاتٍ لِلْعَالَمِينَ بکسره لام روایت حمزہ
 باقی بفتح لَآئِرْبُو بضمه تارثناة فوقیه و اسکان و اوقرارت نافع باقی بتار
 و او مفتوحه الی آخری بلفظ جمع قرارت ابن عامر و حمزہ و کسانی و روایت
 حمزہ باقی بتوید قیسی مَیْمَنَ لَا يَنْفَعُ بیا تذکیر قرارت کوفیین باقی بتارثنا
 او بلفظ لا یَنْفَعُ سورہ نافرین بیا ترکیب قرارت کوفیین و نافع باقی بتار
 ثنائیت هُدًى وَ زَجْرًا سورہ نازعات ابن نافع تارقرارت حمزہ بلفظ
 بنصب تاو یَجْزِيهَا هُجْرًا و بنصب ذال یَجْزِي قرارت حمزہ و کسانی و
 روایت حمزہ باقی برفع و لا تُصَيِّرُنَا و بلفظ کثیر و تخفیف عین ممل
 قرارت نافع و حمزہ و کسانی و ابو عمر و باقی بترک الف تشدید عین اسْبَعِ
 تَنَاصُحًا بَقِيَّةً عَيْنٍ مَمْلُوءَةً بِأَرْصَفٍ ذَكَرَ قرارت ابو عمر و نافع و روایت
 حمزہ باقی بسکون عین و تارثناث متوابعه و بلفظ و التَّجْوِيزُ بِنَفْسِهِ ذَكَرَ قرارت
 ابو عمر و باقی بضمه رَا خَلَقَهَا سورہ سجده نون مفتوحه لام قرارت کوفیین و نافع

سنان و الی بار

نوع کوفی

نوع کوفی

سورۃ

باقی بسکون لام مّا الحیّ بسکون یا قرأت حمزہ باقی بفتحہ یا لکھاصی وّا
 بکسرہ لام و تخفیف میم قرأت حمزہ و کسائی باقی بفتحہ و تشدید میم علی التعلوّن
 حیّین اور یہاں آتھائوں بفتحہ پڑا ہر دو حرف تعلوّن سورۃ اعزاب میں بسیار
 غیب قرأت ابو عمر و باقی مّا خطاب لفظ اللّٰہی ایک اس سورہ میں
 دوسرا ایچا ولہ تیسرا اور چہ تیس سورۃ طلاق میں بہمزہ مکسورہ و یا ساکنہ بعد ہمزہ
 قرأت کو فین راہن عامر ہر دو حالت وصل و وقف میں آوریدون بہمزہ یا
 ساکنہ بعد الف ہر دو حالت میں قرأت ابو عمر ہے اور روایت بزی اور
 فقط بہمزہ مکسورہ مستند بین الہمزہ والیا بدون یا ساکنہ آخرین بحالت وصل
 روایت درش ہے اور ہی وجہ یعنی بہمزہ مکسورہ مسند بین بین حالت وصل
 میں ابو عمر و بزی سے ہی مروی ہوئی ہے اور روایت درش ہی بحالت وقف
 یا ی ساکنہ پر وقف ہوگا اور فقط بہمزہ مکسورہ صلا اور بہمزہ ساکنہ و تفادین
 یا روایت قبل و قالون ہے پس اس لفظ میں چار قرأتیں ہوئیں نظر اہل
 بضمتہ تا و ظا متقفہ بالف کشیدہ و کسرہ یا تخفیف قرأت عاصم اور بفتحہ تا
 و ظا متقفہ بالف کشیدہ و یا مفتوحہ قرأت حمزہ و کسائی اور بفتحہ تا و ظا مشدّدہ
 بالف کشیدہ و فتحہ یا قرأت ابن عامر اور بفتحہ تا و ظا مشدّدہ بدون
 الف و فتحہ یا مشدّدہ قرأت نافع و ابن کثیر و ابی اسیر و ابی ہریرہ و ابو ہریرہ
 ایک کے ہاں ہی سورۃ حیوٰۃ میں ہے۔ لفظ یہاں قرأت میں مگر

و ابن حمزہ و کسائی بطار مشددہ مثل ابن عامر کے پڑھتے ہیں پس اس سورہ
 میں اس لفظ میں چار قراءات اور سورہ مجادلہ میں تین قراءات ہیں
 الظُّنُونُ اور الرَّسُوْلُ اور السَّيِّدُ لَا ہر سہ کلمہ بقصر پڑھتے یعنی بحذف الف بحالت
 وصل قراءت ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و کسائی و روایت حفص ہی باقی قراء
 نافع و ابن عامر و ابو بکر وصل میں باثبات الف اور حالت وقف میں کل
 قراء باثبات الف مگر حمزہ و ابو عمر و وقف میں ہی قصر کرتے ہیں پس نافع
 و ابن عامر و ابو بکر ہر دو حالت میں باثبات الف اور حمزہ و ابو عمر ہر دو حالت
 میں بحذف الف اور ابن کثیر و کسائی و حفص حالت وصل میں بحذف الف اور و
 میں باثبات الف پڑھتے ہیں کا مقام بضم سیم اول اس سورہ میں روایت
 حفص ہے باقی بفتح سیم اور فی مقام آئین دوسرے الفاظ سورہ دخان میں
 بضم سیم قراءت نافع و ابن عامر باقی بفتح پڑھتے ہیں اور مقام کیم
 لفظ اول دخان میں باتفاق فتح سیم ہے کا تو حکام مدہمزہ قراءت کو فین و
 ابن عامر و ابو عمر وہے باقی بقصر پڑھتے ہیں اُسُوْا ۱ اس سورہ میں ایک
 اور سورہ ممتحنہ میں دو جگہ کسرہ ہمزہ قراءت کل قراء ہی مگر امام عاصم بضم
 ہمزہ پڑھتے ہیں یضَاعَفَ بحذف الف و تشدید عین قراءت ابن عامر
 و ابن کثیر و ابو عمر وہے باقی باثبات الف بعد ضا و تخفیف عین اور بیار
 غیب و فتح عین و رفع بار العذاب قراءت کو فین و نافع و ابو عمر وہے

باقی بنون مکسور و کسره عین و نصب بار العذاب پڑھتے ہیں پس ابن کثیر و
 ابن عامر یضعف بنون بغیر الف کسره و تشدید عین و نصب بار اور ابو عمرو
 یضعف بیا بغیر الف و فتح و تشدید عین و رفع بار اور نافع و کوفین یضعف
 بیا و الف بعد ضاد و فتح عین مخففہ و رفع بار پڑھتے ہیں و تعمل صالحا
 قولہما ہر دو صیغہ بیا تذکر لول اور بیا غیب ثانی میں قرات حمزہ و کسائی ہر
 باقی حروف اول بتا تائیت اور ثانی بنون مکسور و قسرت بفتح قاف قرات
 نافع و عاصم باقی بکسرات یقولون کہم الخین لفظ کیون بیا تذکر قرات
 کوفین و روایت ہشام باقی بتا تائیت لایحل بیا تذکر کل قرا مگر ابو عمرو
 بتا تائیت و حاتم بفتح تا قرات عاصم باقی بکسره تاسادتنا بالف بعد
 دال و کسره تا قرات ابن علی باقی بدون الف و فتح تالعننا کیون بنا مثلاً کل
 قرا مگر عاصم بیا موحده پڑھتے ہیں سورۃ سبا و فاطر
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلَیْمُ الْغِیْبِ بلام مفتوحہ مشدودہ بعد عین
 و الف بعد لام بصیغہ مبالغہ قرات حمزہ و کسائی باقی بالف بعد عین و لام
 مکسورہ مخففہ بصیغہ اسم فاعل اور نافع و ابن عامر رفع میم باقی تخفیف میم
 مِنْ تَجْرِی الْیَنْحِرِ اس سورہ اور سورہ جاثیہ میں برفع میم قرات ابن کثیر و
 روایت حفص باقی برفع میم اِنْ کُنَّا نَخْشِفُ اور کُسُفٌ ہر صیغہ بیا قرات
 حمزہ و کسائی باقی بنون و لیسلمن الیہ ترجیع برفع حار روایت ابو بکر باقی بنصب

کسائی ہر

ولساناً بسكون همزة وبيت ايم كسان بسكون همزة وقرارت نافع
 و ابو عمرو و باقي بفتح همزة في مسكنهم بسكون همزة بدون الف بكسرة كاف
 قرارت كساني ابو بسكون سين بدون الف و فتح كاف قرارت حمزة وروایت
 حفص بن غياث في الف بعد سين و كسرة كاف و هل تجازي بياء
 غيب بجای نون و فتح زاي بالف كشیده و را الكفور برفع راء قرارت نافع
 و ابن كثير و ابو عمرو و ابن عامر و روایت ابو بكر في باقي حمزة و كسائي و حفص بن
 متكلم و كسرة زاي و نصب الكفور اكل خط بدون تنوين لام باضافت
 قرارت ابو عمرو و باقي بدون اضافت تنوين لام سين ثانياً بعد ترك الف
 بعد بار و تشديد غين قرارت ابن كثير و ابو عمرو و روایت هشام باقي بالف بعد بار
 و تخفيف عين و لقد صدق بتشديد و ان قرارت كوفيين باقي بتخفيف و ال
 اذا فتح بفتح فار و زاي قرارت ابن عامر باقي بضم فار و كسرة زاي لين اذن
 بضم همزة قرارت ابو عمرو و حمزة و كسائي باقي بفتح في الثم فبت بسكون راء بدون
 الف بعد فار و توحيد قرارت حمزة باقي بضم زار باثبات الف بفتح مع التثنية
 همزة بجای طاء قرارت ابو عمرو و حمزة و كسائي و روایت ابو بكر باقي بواو هل سين
 خالي همزة الله سور فاطر سين بجر راء قرارت حمزة و كسائي باقي برفع كذلك فصح
 كل بيا غيب منه و فتح زاي بالنت كسائي بفتح لام كل قرارت ابو عمرو و باقي
 من متكلم مفتوح و كسرة زاي و نصب كل خط كسائي بالفتح الله سور فاطر و باقي

بسکون حمزہ قرارت حمزہ باقی حمزہ اور بلا نقط ثانی باتفاق مرفوع ہر قصہ
 عَلَى يَوْمَيْنِ مِّنْهُ بِالْف بعد نون بلا نقط جمع قرارت نافع وابن عامر وکسانی و
 روایت ابو بکر سے اور ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و حفص ترک الف بلقط توجید

۴ سورۃ یس علیہ السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ بِنصب لام قرارت ابن عامر و حمزہ و کسانی و روایت مقص
 باقی مرفوع لام قعزنا بخفیف ای روایت ابو بکر شعبہ باقی بشدیدہ ما عجلتہ
 بحذف ہا قرارت حمزہ و کسانی و روایت ابو بکر باقی باثبات ہا والقدر مرفوع
 قرارت نافع وابن کثیر و ابو عمر و باقی بنصب یخضعون بفتحہ خا و تشدید ساد
 قرارت نافع وابن کثیر و ابو عمر و روایت ہشلم پہر انہیں سے ابو عمر و قالون
 باختلاس فتحہ خا پڑھتے ہیں اور بسکون خا و تخفیف صاد قرارت حمزہ ہر
 اور باقی کبسرہ خا و تشدید صاد فی شغل بضمہ غین قرارت کوفین وابن علیہ
 باقی بسکون غین فی ظلی بضمہ ظا و ترک الف بعد لام قرارت حمزہ و کسانی
 باقی کبسرہ ظا و الف بعد لام جبلا کبسرہ و جیم و ہا و تشدید لام قرارت نافع
 عامر اور ضمیمہ جیم بسکون ہا و تخفیف لام قرارت ابن عامر و ابو عمر و ابو حمزہ و ہا و تشدید لام قرارت
 ابن کثیر و حمزہ و کسانی بفتحہ تون اول و فتحہ ثانی و کسرہ کان شدہ قرارت ابن کثیر
 باقی بفتحہ تون اول و سکون ثانی و ضم کاف مخفف لینہ ہا و غیب قرارت ابن کثیر

و کوئین و ابو عمر و ابو الیاس ہی لیسند کہ سورہ احقاف میں بھی قرآن مذکور ہے
 بیاغیب غریبی ایک راوی ابن کثیر احقاف میں بہر دو وجہ پڑھتا ہے یعنی
 بتا خطاب ی غیب یا فاع و ابن عامر ز و جگہ بتا خطاب پڑھتے ہیں۔

سورۃ الصّٰفّٰت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالصّٰفّٰتِ صَفّٰتُ الْاَنْبِیَآءِ اَنْجَزَ فَالْثَّلٰثِیۡتِ دِکْرُ اس سورہ میں اور
 وَاَنْبِیَآءُ رَحِیۡۃٌ ذٰلِکَ اَرْبَعُ اَکْمَلٰتِ کہ تا کا ادغام محض لا روم صاد اور زای
 اور ذال میں قرأت حمزہ ہر باقی اظہار پڑھتے ہیں اور لفظ قَالَمْ لَقِیۡتَ کُنَّا
 سورہ مرسلات میں اور قَالَمْ لَقِیۡتَ صَفّٰتِ سورہ عادیات میں ادغام تا کا
 ذال میں اور صاد میں خللا درازی حمزہ سے بخلاف مروی ہے یعنی وہ ان
 کلمات کو بادغام محض لا روم اور اظہار بہر دو وجہ پڑھتا ہے اور قاعدہ لا غامض
 ابو عمرو کا بھی ان کلمات میں جاری ہے اور اسکے نزدیک روم ہی جائز ہے
 باقی باظہار پڑھتے ہیں نیز ثَلٰثِیۡتِ دِکْرُ الْکَوَکِبِ بتونین لفظ بزیمہ اور حالت وصل
 میں کسرہ بتونین قرأت حمزہ و عاصم ہی باقی بدون تنوین اور لفظ الْکَوَکِبِ
 بنصب روایت ابو بکر باقی بجز کَلِیۡمٌ مَّعُوۡنٌ بَشَدِیۡدِ سِیۡنِ وِیۡمِ قَرَأَ جَزُوۡکَ سَاۡ
 ہر روایت حمزہ باقی بکون سِیۡنِ وہ ان آیت میں و تخفیف سیم پڑھتے ہیں
 اَنْجَزَتْ بَصۡرَہٗ اَقْرَبَ حَمَزَہٗ وکسانی باقی بقون تا و اباؤ نا اس سورہ اور

سورۃ واقعہ میں بابکان و اقراءت ابن عامر و روایت قالون جو باقی بقیہ و او
 ہنز قون بکسرہ زامی قراءت حمزہ و کسائی باقی بقیہ و او یہی حرف سورۃ واقعہ میں
 بکسرہ زامی قراءت کو فہمیں باقی بقیہ ہنز قون بضمہ یا قراءت حمزہ باقی بقیہ
 ماکا ائوئی بضمہ تا و کسرہ را و ابدال الف بیا قراءت حمزہ و کسائی باقی بقیہ
 تا و را و لاف پڑھتے ہیں پس اس لفظ میں امالہ حمزہ و کسائی کے نزدیک
 بلکہ ابو عمرو کے نزدیک امالہ مضمہ اور ورش کے نزدیک امالہ بین میں اس لفظ
 میں ہر و ائو ائو کسائی بحرف حمزہ الیا اس بخلفہ ویت اس کو ان جو باقی نشان
 پس ہر کو ان سبھی ایک وجہ اثبات حمزہ کی ہی اللہ زبیر و ابیہ
 ہر سہ کلمات برفع تا و باقراءت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابن عامر و ابو بکر
 اور حمزہ و کسائی و حفص ہر سہ کلمات کو بضم پڑھتے ہیں ال باستین
 بہمزہ مکسورہ مقصورہ و اسکان لام قراءت ابن کثیر و ابو عمرو و کو فہمیں ہر
 باقی نافع و ابن عامر بہمزہ مفتوحہ مدودہ و کسرہ لام پڑھتے ہیں -

سورۃ ص بسم اللہ الرحمن الرحیم فواقی بضمہ قافہ قراءت حمزہ کسائی
 باقی بقیہ و اذکر عبدنا بتوحید قراءت ابن کثیر باقی بلفظ معنہ الخ لہ صیغہ فو کئی
 بدون تنوین قراءت نافع و رواہ ہشام باقی بتنوین ما ائو مدقون براغیب
 قراءت ابن کثیر و ابو عمرو و او یہی حرف سورۃ ویت میں بیا غیب قراءت
 ابن کثیر باقی ہر دو جگہ بتا خطاب پڑھتے ہیں غشائی اس سورہ ویرہ

میں تشدید سین قرأت حمزہ و کسائی و روایت حفصہ باقی تخفیف و اشعر حمزہ
 مقصودہ مضمومہ قرأت ابو عمرو باقی حمزہ مفتوحہ محدودہ آنحضرت ہم حمزہ وصل
 وابتداء حمزہ مکسورہ قرأت حمزہ و کسائی اور حمزہ قطعہ مفتوحہ ہر دو حالت میں
 قرأت باقی قرأہ فی الحقیقت برفع قرأت حمزہ و عاصم باقی بنصب بہرہین
 رسول کا الزم بسم الله الرحمن الرحيم. اَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَخْفِيفٌ مِّمَّ قُرْآنٍ نَافِعٍ وَ
 ابن کثیر و حمزہ باقی تشدید و جلا سکا بعد سین و کسرہ لام قرأت ابن کثیر و ابو عمرو
 باقی بقصر سین و فتحہ لام بکاف عَبْدُكَ بِكسْرٍ و عین و بار مفتوحہ بالف کشیدہ
 قرأت حمزہ و کسائی باقی بفتح عین و اسکان بآکشفۃ مخرجہ اور مخمسکت
 رتختہ بتنوین تار ہر دو کلمہ اول و نصب تار ہر دو کلمہ ثانی قرأت ابو عمرو و
 باقی دون نمون و کسر و راء و ناقضی علیہا المکتب بضعفہ مہول و رفع الموت قرأت
 حمزہ و کسائی باقی بضعفہ معروف و نصب بمقارنتہم بلفظ جمع قرأت حمزہ
 کسائی و روایت ابو بکر باقی بتوحید تا مرقی فی زیادت نون مفتوحہ و تخفیف ثانیہ
 قرأت ابن عامر بدون زیادت بتخفیف قرأت نافع باقی بدون زیادت و
 تشدید نون پڑھتے ہیں فتح تار ہر دو جگہ اس سورہ میں اور ایک سورہ بنام
 بتخفیف تا اولی قرأت کو فین ہے باقی تشدید تار پڑھتے ہیں سورۃ
 المومن بسم الله الرحمن الرحيم. وَالَّذِينَ يَدْعُونَكَ تَارَةً خَالِطًا قُرْآنٍ
 نافع و روایت ہشام باقی یا غیب ہم اشد منہم منکم ہای منہم قرأت ابن عامر

باقی منہم پڑھتے ہیں اَوَ اَنۡ يَمۡرُہٗ قَبۡلَ مَا وَاوۡسَاکَانَ وَاوۡقَرَاتِ کَوۡفِیۡنَ بَاقِی
 یَقۡتَہُ وَاوۡبِدُونَ ہَمۡزہٗ یُظہِرُ فِی الْاَکۡثَرِ مِیۡلَہٗ اِلَیۡہِ بِفۡتَہِ یَاوۡ کَسَرۃً یَاوۡ نَصَبۡ اِلَیۡ قَرَاتِ
 نَافِعِ وَاِبُو عَمۡرٍ وَّوَرَوٰیثِ خُصِّصَ ہِ بَاقِی یَقۡتَہُ یَاوۡ یَاوۡ رُفَعِ وَاِلَیۡ پڑھتے ہیں کُلِّ قَلۡبِ
 مُتَّکِیۡ تَنۡوِیۡنَ ہَا قَلۡبِ قَرَاتِ اِبُو عَمۡرٍ وَّوَرَوٰیثِ اِبْنِ ذِکۡوَانَ بَاقِی بِدَوۡنِ تَنۡوِیۡنِ
 فَآ طَلَعَ بِنَصَبِ عَیۡنِ ہَا وَاِیۡثِ خُصِّصَ بَاقِی بِرُفَعِ عَیۡنِ اَکۡثَرُ کُلِّ اِلَیۡ ہَمۡزہٗ وَّوَصَلِ وَضَمِّ خَا
 اَوۡرَابِتَا اِبۡنِ ہَمۡزہٗ قَرَاتِ اِبْنِ کَثِیۡرٍ وَاِبُو عَمۡرٍ وَّوَرَوٰیثِ اِبْنِ عَامِرٍ وَّوَرَوٰیثِ اِبْنِ کَثِیۡرٍ بَاقِی ہَمۡزہٗ قَطۡعِیۃً
 مَفۡضُوۃً وَّکَسَرۃً خَالِیۡلَا مَا تَنۡذَرُ کَمَا قَدۡ بَیَّأَ غَیۡبِ اِلَیۡ اِبْنِ عَامِرٍ وَّوَرَوٰیثِ اِبْنِ کَثِیۡرٍ وَاِبُو عَمۡرٍ
 بَاقِی تَبَا خَطَابِ پڑھتے ہیں سُوۡرۃُ فِصۡلَتِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ + تَحۡسِیۡتِ
 بِاَسۡکَانَ حَا قَرَاتِ نَافِعِ وَاِبْنِ کَثِیۡرٍ وَاِبُو عَمۡرٍ وَاِیۡثِ کَبِیۡرۃً حَا اَوۡرَاۡمَ اَنۡ سَیۡنِ کَامِرِیۡ ہِ ہَا
 رَاوِیۡ کَسَیۡیَ سَ لَیۡکِنۡ مِتۡرُکِ ہِ وَاِیۡثِ مِیۡحِشۡ اَعۡدَاۡ ہِ یَصِیۡغُ جَمۡلِ غَاۡیِبِ رُفَعِ اَمۡرَاۡکِ اِیۡسَ
 قَرَاتِ مِیۡنَ تَابِ فَاَعِلِ ہِ کُلِّ قَرَارِ پڑھتے ہیں مَکَرۡ نَافِعِ یَصِیۡغُ جَمۡعِ مُتَّکِمِ مَعۡرُوفِ مِیۡنَ نَصَبِ
 اَکۡ مَفۡعُولِ ہِ پڑھتے ہیں مِیۡنَ شَرۡکِ اِیۡثِ ہَلۡقَطِ جَمۡعِ قَرَاتِ نَافِعِ وَاِبْنِ عَامِرٍ وَّوَرَوٰیثِ خُصِّصَ بَاقِی تَوۡجِیۡدِ
 سُوۡرۃُ الشُّوۡرٰی وَاَلۡزُخۡرُفِ وَاَلۡدَّخٰنِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ +
 کَذٰلِکَ یُوحِیۡ یَقۡتَہُ حَا وَاَلۡفِ بَعۡدَ حَا قَرَاتِ اِبْنِ کَثِیۡرٍ بَاقِی کَبِیۡرۃً حَا وَاِیۡثِ یَعۡلَمُ مَا
 تَفَعَّلُوۡنَ تَبَا خَطَابِ سَرِیۡفِ مِیۡنَ اَمۡرِ ہَمۡزہٗ وَّکَسَیۡیَ وَّوَرَوٰیثِ خُصِّصَ ہِ ہَا قِیۡاۡرِ
 غَیۡبِ یَعۡلَمُ اَلَّذِیۡنَ رُفَعِ مِیۡمَ قَرَاتِ اِبْنِ عَامِرٍ وَّوَرَوٰیثِ بَاقِی بِنَصَبِ مِیۡمَ قِیۡمَا کَسَبَتِ بَرۡکَ فَا
 قَرَاتِ نَافِعِ وَاِبْنِ عَامِرٍ بَاقِی اَبَاۡثَاتِ فَا کَبِیۡرۃً اِلَیۡ اِسۡ سُوۡرۃُ ہُوۡرۃً نِجۡمِ مِیۡنَ کَبِیۡرۃً فَا ہُوۡرۃً

سُوۡرۃُ الشُّوۡرٰی

ویا رسا کنج باقرات حمزه کسائی باقی بفتح و بالالف حمزه و بیدل اور فیکھی بفتح لام سکون باقرات
 نافع باقی بضم لام و فتحه یا صفتحاً ان کنتم سورة زخرف میں یکسره حمزه قرأت حمزه
 و کسائی و نافع باقی بفتح حمزه او من یکنشوا بضمه یا فتحه نون و تشدید شین قرأت حمزه
 و کسائی و روایت حمص سے باقی بفتح یا و سکون نون و تخفیف شین عند الذین بنون کنت
 بجای یا و ترک الف و فتحه و ال قرأت نافع و ابن عامر و ابن کثیر باقی کو فین و ابو عمرو و فتحه موحده
 بالف کشیده و رفع دال الشهد و ان زیادت حمزه مستهلکین الهمزة و الواو و بعد حمزه مفتوحه
 محققه و اسکان شین قرأت نافع باقی یکسره حمزه مفتوحه محققه فتحه شین اتم قالون او نافع
 سے او خال بین الهمزین او ترک اسکا ہر دو و جہودی میں قال او کو بصیغہ ماضی قرأت
 ابن عامر و روایت حمص سے باقی قل بصیغہ امر پڑھتے ہیں سقفا بضم سین و کاف قرأت
 کو فین و ابن عامر و نافع باقی ابن کثیر و ابو عمرو بفتح رسیدن اسکان قاف حتی اذا جاءنا بفتح حمزه
 یعنی بصیغہ ماضی قرأت ابو عمرو و حمزه و کسائی و روایت حمص باقی بعد حمزه باقلاً تشدید و بفتح
 استودع باسکان سین روایت حمص باقی بفتح سین بالف کشیده پڑھتے ہیں سلفاً
 بضم رسیدن لام قرأت حمزه و کسائی باقی بفتح رسیدن لام و منه یصلون یکسره و ما و قرأت
 حمزه و ابن کثیر و ابو عمرو و عاصم باقی بضم صا و ایلحنا بتحقیق ہمزین و ابی کفین
 ہر ادر حمزه ثالثہ باتفاق تبدل ہر الف سے اور سوا می کو فین کہے باقی اتمہ سہیل
 حمزه ثانیہ پڑھتے ہیں او انما انما یمان نہیں ہے مانتہ سہیل بہرہ
 واحدہ قرأت ابن کثیر و ابو عمرو و حمزه و کسائی و ابو بکر شعب باقی ہر ادر پڑھتے ہیں

قَالَ لَيْسَ بِمَوْجُودٍ بِيَا رَغِيبِ قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَكَسَائِي وَابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي بِنَا رِخَابٍ قِيَامُ
 بِكُسْرَةٍ بِا مَوْصُولُهُ بِا قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَعَاصِمٍ بَاقِي بِنَفْتِخَةِ لَامٍ وَضَمِّهِ بِا مَوْصُولُهُ بِا
 فَسَوِّفَ يَعْلَمُ بِنَا رِخَابٍ قَرَارَتِ نَافِعٍ وَابْنِ عَامِرٍ بَاقِي بِا رَغِيبِ بِرِجْزِهِ مِمَّنْ -
 رَبِّ السَّمَاوَاتِ سُوْدَةٌ دُخَانٍ مِمَّنْ بِحَرْفٍ بِا قَرَارَتِ كُوْفِيِّينَ بَاقِي بِرَفْعٍ يَغْنِي بِا رِجْزِهِ
 قَرَارَتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَرَايَتِ خُصِّهِ بَاقِي بِتَارَتَانِيثٍ فَاعْتَلَوْهُ بِكُسْرَةٍ تَاوَرَاتِ
 كُوْفِيِّينَ وَابُو عَمْرٍو بَاقِي بِضَمِّهِ تَادِي اِنَّكَ بِنَفْتِخَةِ هَمْزٍ قَرَارَتِ كَسَائِي بَاقِي بِكُسْرَةٍ هَمْزٍ

سورة دخان

سورة الشريعة والاحقاف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَيُّهَا لِقَوْمِهِمْ قِيَامُ فِتْنَةٍ اَوْرَ اَيُّهَا لِقَوْمِهِمْ يَعْظُمُونَ +
 هِرُوجُهُ لَفْظًا اَيَاتِ بِكُسْرَةٍ تَاوَرَاتِ حَمْزُهُ وَكَسَائِي بَاقِي بِرَفْعٍ يَغْنِي بِا رِجْزِهِ
 غَيْبِ قَرَارَتِ عَاصِمٍ وَنَافِعٍ وَابْنِ كَثِيرٍ وَابُو عَمْرٍو بَاقِي بِنُونٍ مُتَكَلِّمٍ غَشَاوَةً بِنَفْتِخَةٍ
 غَيْنٍ وَاسْكَانِ شَيْنٍ وَتَرْكِ الْفِ قَرَارَتِ حَمْزُهُ وَكَسَائِي بَاقِي بِكُسْرَةٍ غَيْنٍ فِتْنَةٍ
 شَيْنٍ وَاثْبَاتِ الْفِ وَالشَّاعَةِ يُمْرُغُ كُلُّ قَرَارَةٍ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ كَ
 كَرُوهُ بِنَصْبٍ بِرِجْزِهِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ كَسَائِي بِا رِجْزِهِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ كَسَائِي بِا رِجْزِهِ
 سَيْنٍ مَقْشُودَةٍ قَرَارَتِ كُوْفِيِّينَ بَاقِي بِتَرْكِ هَمْزِهِ بِضَمِّهِ حَاوَا سْكَانِ سَيْنٍ بِدَوْنِ الْفِ
 تَنْقَبِلُ اَوْرَ نَجَاوَتُهُ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ بِا رِجْزِهِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ بِا رِجْزِهِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ
 بِرَفْعٍ نُونٍ قَرَارَتِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ وَكَسَائِي وَخُصِّهِ كَرُوهُ بِنُونٍ مَقْشُودَةٍ
 اَوْرَ لَفْظًا حَسَنٌ كُوْفِيِّينَ بِرِجْزِهِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ بِا رِجْزِهِ هِرُوسَايِ حَمْزُهُ بِا رِجْزِهِ

سورة احقاف

مکسورہ مشدودہ روایت ہشام ہر باقی قرار باظهار بدو نون پڑھتے ہیں۔
 وَلَوْ قِيلَ لَكُمْ يَا غَيْبِ قَرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَأَبُو عَمْرٍو وَعَاصِمٌ وَرَوَايَاتِ هِشَامٍ بَاقِي
 بَنُونَ مَتَكَلَّمٌ كَأَمْثَلِ الْكَاسِ كَثِيرٌ بَيِّنٌ مَضْمُونٌ وَرَفَعُ نُونٍ قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَعَاصِمٌ بَاقِي
 تَاءٍ مَفْتُوحَةٍ وَنَصَبُ نُونٍ پڑھتے ہیں۔

مِنْ سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سُورَةِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالَّذِينَ قَتَلُوا نَفْسَهُمْ قَافٍ وَتَرَكَ الْفَافَ وَكُسْرَةَ تَقَارَاتِ
 أَبُو عَمْرٍو وَرَوَايَاتِ خُصِّصَ بَاقِي بَفَتْهِ قَافٍ بِالْفَافِ كَشِيدَةٍ وَفَتْحَةٍ تَأْسِينِ بِهَمْزَةٍ
 مَقْصُودَةٍ قَرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ بَاقِي بِهَمْزَةٍ مَمْدُودَةٍ اِنْشَاقًا فَتَحْتَخَلْفُ مَرْدِيٍّ بِوَضْعِيٍّ رَاوِيٍّ
 ابْنِ كَثِيرٍ سَبْعِينَ أَيْكٍ وَجِهَ اَوْسَعُ بِمِثْلِ دِغِيرٍ قَرَارَاتِ سَكَبِيٍّ اِسْنِ لَفْظَيْنِ سَبْعِينَ اَوْ اَقْلَى
 لَهْمُ بَفَتْهِ هَمْزَةٍ وَكُسْرَةَ لَامٍ وَفَتْحَةٍ يَاقَرَارَاتِ أَبُو عَمْرٍو بَاقِي بَفَتْهِ هَمْزَةٍ لَامٍ وَالْفَافَ لَامٍ
 اَسْرَافَهُمْ بِكُسْرَةِ هَمْزَةٍ قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَانِيٍّ وَرَوَايَاتِ خُصِّصَ بَاقِي بَفَتْهِ هَمْزَةٍ وَكُنْثَوُكُمْ
 حَتَّى تَعْلَمَ اَوْ رَنَبَلُ هَرَسِ صَيْغَةٍ بَيِّنَةٍ نُونٍ رَوَايَاتِ اَبُو بَكْرٍ سَبْعِينَ بَاقِي بَنُونَ
 لَيْسَ مِنْ اَللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيُعْزِزُ رُوَّةً وَيُوقِّرُ رُوَّةً وَيُسَخِّطُ هَرَسٍ صَيْغَةٍ بَيِّنَةٍ
 غَيْبِ قَرَارَاتِ ابْنِ كَثِيرٍ وَأَبُو عَمْرٍو سَبْعِينَ بَاقِي تَاءٍ اَطْلَابِ تَسْبِيحٍ تَبِيَّةٍ بَيِّنَةٍ غَيْبِ
 قَرَارَاتِ كُوفِيٍّ وَأَبُو عَمْرٍو بَاقِي بَنُونَ مَتَكَلَّمٌ اِنْ اَرَادَ بِكَلِمَةٍ خُفَّتْ اِلَيْهِ ضَادٌ قَرَارَاتِ
 حَمْزَةٍ وَكَسَانِيٍّ بَاقِي بَفَتْهِ اَنْ يُبَيِّنَ لَمْ اَكْثَرُ اَللَّهِ بِكُسْرَةِ لَامٍ وَقَصْرُ قَرَارَاتِ حَمْزَةٍ وَكَسَانِيٍّ
 بَاقِي بَفَتْهِ لَامٌ مَرَّةً پڑھتے ہیں وَكَانَ اَللَّهُ تَعَالَى اَنْ يَجْعَلَ اَبَا غَيْبِ قَرَارَاتِ أَبُو عَمْرٍو

سورة محمد

باقی تا خطاب شطاً بفتح طاء قرارت ابن کثیر و روایت ابن ذکوان باقی باسکان علی
 قالوا لا یقتصر روایت ابن ذکوان باقی بعد یصیبون كما تعملون خاتمة سورة هجرات بیا
 غیب قرارت ابن کثیر باقی تا خطاب یوم نقول لیسجدوا یا غیب قرارت نافع و
 روایت ابو بکر باقی بنون منکم واذ بار النجوم بکسرة همزة قرارت نافع و حمزه
 و ابن کثیر باقی بفتح همز ما و ارساد بار النجوم آخر طور من بلا خلاف کسرة همزة و
 یوم یتادی پیرو قف بیا بخلف قرارت ابن کثیر پس ایک وجہ ابن کثیر
 سے ہی وقف وال پر مثل دیگر قرار کے ہی مثل ما الکفر ذاریت میں برفع لام
 قرارت حمزه و کسائی و روایت ابو بکر باقی بنصب فاخذتم الضحیة
 یحذون الف بعد صاده اسکان عین قرارت کسائی باقی باشتاتلف بعد صاده
 و نسوة عین و قوام کو بیج بخص سیم قرارت حمزه و کسائی و ابو عمر و باقی بنصب سیم
 و ابجعتهم طور میں ہمزة قطعیہ و تخفیف و سکون تاء و سکون عین و نون و الف
 بجائی تاء تا یہ قرارت ابو عمر و باقی ہمزة وصل و فتح و تشدید تا و فتح و عین و اسکان
 تا تا یہ یرون الف و ما التناهم بکسرة لام قرارت ابن کثیر باقی بفتح لام الة
 هو البر بفتح همزة قرارت نافع و کسائی باقی بکسرة همزة المسیطر کن سیم
 روایت هشام و قبل بلا خلاف و روایت حصن بخلف ہو او بشام صاده
 روایت خلاد بخلف او و روایت خلف بلا خلاف ہو باقی بصاد خالطه
 یصعقون بضم یاء قرارت ابن عمرو و عاصم باقی بفتح ما کذب سورة نجم میں

سورة هجرات

سورة النجوم

سورة النجوم

سورة النجوم

سورة النجوم

بتشدید ذال روایت ہشام ہے باقی تخفیف ذال پڑھتے ہیں اکثر مفسرین و تفسیر
 بفقہ زما و سکون میم بعد الف قرأت حمزہ و کسائی باقی بضمہ تا وقتہ میم بالف
 و متناہ بزیادت حمزہ مفتوحہ بعد الف قرأت ابن کثیر باقی بترک حمزہ ضمیمہ
 بمرزہ ساکنہ بجای یا قرأت ابن کثیر باقی بیا ساکنہ خشعاً سورہ قمر میں بفقہ زما
 بالف کشیدہ و کسرہ و تخفیف شین قرأت حمزہ و کسائی و ابو عمرو باقی بضمہ خاخر
 الف و شین مفتوحہ شدہ پڑھتے ہیں سبعلی بن تار خطاب قرأت حمزہ
 ابن عامر باقی بیا غیب سولۃ الرحمن بسم الله الرحمن الرحیم و الحسب
 ذو العصف و الریحان بنصب یا و ذال نون قرأت ابن عامر و زجر نون قرأت
 حمزہ و کسائی باقی برفع ہر حرف پڑھتے ہیں یخروج بضمہ یا و فتحہ را قرأت
 نافع و ابو عمرو باقی بفقہ زما و ضمہ را از المنشئت بکسرہ شین قرأت حمزہ بلا خلاف
 اور روایت ابو بکر بخلاف ہر باقی بفقہ زشین اور ایک وجہ ابو بکر سے بھی موافق
 باقیین ہے سَنَفْرُج لکھو بیا غیب قرأت حمزہ و کسائی باقی بنون متکلم پڑھتے
 ہیں شقاً بکسرہ شین قرأت ابن کثیر باقی بضمہ شین و تحاسن بجر بین
 قرأت ابن کثیر و ابو عمرو باقی برفع بین لَیْطَیْنُ کلمہ اولی بین بضمہ میم و تا
 و دوی ہے کسائی سے اور بعض شیوخ قرأت نے فقط دوسرے کلمہ بین
 بضمہ میم کہا ہے ابو حارث لیش راوی ثانی کسائی سے لیکن ابو حارث سے
 خود نص ضمیمہ میم کی اسی کلمہ اولی میں مروی ہے اور یہ قول کسائی کا کہ وہ کلمہ بین

سے جس میں چاہے ایک میں ضمہ پڑے مستحب ہے اور بعض مقرنین نے اس طرح قرات کسائی
 میں پڑھا ہے اور بعض نے اس تخمیر کے ساتھ نہیں پڑھا حاصل ہے کہ دوسری راوی کسائی
 نے بضمیمہ اول و کسرة میم ثانیہ پڑھا اور لیث راوی ثانی کسائی نے بضمیمہ میم
 و کسرة اول ایک جہ میں اور مثل دوسری وجہ میں پس جو مذہب
 ہوئے قرات کسائی میں اور تیسرا مذہب ہر دو روایت میں خواہ بضمیمہ اولی
 و کسرة ثانیہ خواہ کسرة اولی و ضمیمہ ثانیہ پڑھے اور باقی قراہر دو لفظ کسرة میم
 پڑھتے ہیں ذی الجلال غانہ سورہ میں بضمیمہ ذال قرات ابن عامر و باقی کسری
 ذال پڑھتے ہیں اور مصاحف شام میں یہ لفظ بو او مر سوم پڑھتے ہیں اور دیگر مصاحف میں یہ

سورة الواقعة والحلید

بسم الله الرحمن الرحيم + وَتَوْرَاتٍ يَنْخَفِضُ رَأْوُونَ قَرَأَ حَمْرَهُ وَكَسَائِي هَر
 بَاقِي بَرَفَعُ عُرْبًا بَسْكَوْنَ رَارَ قَرَأَتْ حَمْرَهُ وَرَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ بَاقِي بَضْمَةً رَاحِي قَدَرْنَا
 بَخْفِيفُ ذَالِ قَرَأَتْ ابْنُ كَثِيرٍ بَاقِي بِشَدِيدٍ شَرَبَاطِيْمٍ بَضْمَةً شَيْنِ قَرَأَتْ حَمْرَهُ وَصَحْم
 وَنَافِعُ بَاقِي بِكْسَرَةٍ شَيْنِ رَاكَ الْمَغْرَمُونَ بِزِيَادَتِ هَمْرَةٍ اسْتِفْهَامُ رَوَايَتِ ابُو بَكْرٍ
 بَاقِي بِاِجْبَارٍ پڑھتے ہیں بِمَوَاقِعِ بَوَاوَسَاكَنَ وَتَرَكَ الْفَ قَرَأَتْ حَمْرَهُ وَكَسَائِي
 بَاقِي بَوَاوَسَاكَنَ بِالْفَ كَشِيدَ پڑھتے ہیں وَقَدْ أَخَذَ مِنْهَا لَكُمُ سُورَةُ حَدِيدٍ
 مِنْ بَضْمَةٍ هَمْرَةٍ وَكُسَرَةٍ خَاوَضَمَةٍ قَالَتْ قَرَأَتْ ابُو عَمْرٍو بَاقِي بِفَتْحٍ هَمْرَةٍ وَخَاوَضَمَةٍ
 وَكَلَّا عَدَا اللَّهُ وَبَرَفَعُ لَامُ كُلِّ قَرَأَتْ ابْنُ عامرٍ بَاقِي كَلَّا يَنْصَبُ لَامُ انْظُرُوا

تَفْتِيْسِ بِهَمْزَةٍ قَطْعِيَّةٍ مَقْطُوعَةٍ هَر دُو عَالَت وَصَل وَوَقْفِ مِیْن دِکْسِر طاقِ قَرَارَتِ حَمْزَةٍ
 باقی ہَمْزہ وصلیہ اور ابتدا ہَمْزہ مضمومہ وضمہ نما رفا لَیوَمَ لَا یُؤْخَذُ بِتَارَاتِیثِ
 قرابتِ عامِ باقی بیاتذکرہ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ بِتَخْفِیفِ نَامِی قَرَارَتِ نافع وروایت
 حَفْصِ باقی بِشَدِیدِ نَامِی اِنَّ الْمُصْطَلِقِیْنِ وَالْمُصْطَلِقَاتِ بِتَخْفِیفِ هَر دُو صَادِ قَرَارَتِ
 ابنِ کثیر وروایت ابو بکر شعبہ باقی بِشَدِیدِ هَر دُو کَا لَا تَقْرَأُ حَتَّی تَنْتَهِیَ التَّلَکَ بِتَقْصِیرِ حَمْزَةٍ قَرَارَتِ
 ابو عمرو باقی بِدِہْمِزَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ کَھُوَ الْغَیْثُ بِحَذْفِ لَفْظِ تَہُو وَوَصَل بِار جَلالہ سائتہ
 لام الغنی کے قَرَارَتِ نافع و ابنِ عامر باقی بِثَبَاتِ تَہُو پُرسِ تَہِیْنِ وَ مِیْن
 سُوْرَةِ الْحِجَادِ لَہِ اِلَی السُوْرَةِ اَنْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ یُنَاسِجِی
 بِتَقْدِیْمِ نُونِ سَاکِنِ وَ تَاخِیْرِ تَا وَ حَذْفِ الْفِ وَ ضَمِّ جِیْمِ قَرَارَتِ حَمْزَةٍ باقی بِتَقْدِیْمِ تَا وَ
 تَاخِیْرِ نُونِ مَقْطُوعَةٍ وَ ثَبَاتِ الْفِ بَعْدَ نُونِ وَ فَتْحِ جِیْمِ وَ کَا قَبْلَ النَّشْرِ وَ اَقَا النَّشْرُ وَ اِ
 ہر دو لفظِ الضمہ نشینِ قَرَارَتِ نافع و ابنِ عامر وروایت حَفْصِ بِخِلَافِ اور روایت
 ابو بکر بِخِلَافِ ہُو تِیْسِ اِیْکِ جَاوِیْکِ سَہِیْ بَکْسِرَہِ نشینِ ہر دو لفظِ مِثْلِ قَرَارِ باقینِ کو ہر
 اور قرآنِ ضمہ ابتدا ہَمْزہ مضمومہ اور قرآنِ کسرہ ابتدا ہَمْزہ مکسورہ کرتے ہیں لَفْظِ حَا
 فِی الْحِجْلِیْنِ جِیْمِ مَقْطُوعَةٍ بِالْفِ کَشِیْدَہِ قَرَارَتِ عَاصِمِ باقی بِجِیْمِ سَاکِنَہِ بِحَذْفِ الْفِ بِخِلَافِ
 سُوْرَةِ مَیْمُونِ لَفْظِ تَہَا وَ تَشَدِیْدِ رَاہِ قَرَارَتِ ابو عمرو باقی بِسَاکِنِ خَا وَ تَخْفِیْفِ رَاہِ
 کَمَا لَا یَکُوْنُ ذُوْلَہُ اِسْ اِیْتِ مِیْنِ یَکُوْنُ تَارَاتِیثِ وَ رَفْعُ ذُوْلَہُ بِخِلَافِ رَاہِ
 ہشامِ باقی بِبِیَاتِ تَذْکِیْرِ وَ نَصْبِ ذُوْلَہُ اور ایک وچ ہشام سے بھی موافق ہیں کہ

اور ہر دو

جملہ بضمیمہ وال ہون الف قرأت کو غیب میں ابن عامر و نافع باقی بکسرہ جیم قرأت
 وال الف بعد وال یفصل بینکم ممتنع بین لغتہ یا واسکان فاو کسرہ صاد و
 بتخفیف قرأت عاصم اور بضمیمہ یا وفتحہ فاو کسرہ صاد بتشدید قرأت حمزہ کسائی
 اور بضمیمہ یا وفتحہ فاو فتحہ صاد تشدید قرأت ابن عامر اور بضمیمہ یا واسکان فاو
 فتحہ صاد بتخفیف قرأت نافع وابن کثیر و ابو عمرو و لا یحکموا لغتہ جیم و
 تشدید سین قرأت ابو عمرو باقی بسکون سیم و تخفیف سین و اللہ میثقی کئی نما سوہ
 صف میں باصاف ہون تنوین اور نورہ بکسرہ را قرأت حمزہ و کسائی و ابن کثیر و
 روایت حفص باقی بتنوین متعم اور نورہ لغتہ را انصار لہ زیادت لام جارہ
 جلالہ پر اور تنوین انصار قرأت نافع و ابن کثیر و ابو عمرو باقی بکسرہ یادت لام و
 ترک تنوین یخجی کسرہ لغتہ نون و تشدید جیم قرأت ابن عامر باقی بسکون نون و تخفیف
 جیم سورہ جمعہ میں اختلاف فرشی نہیں ہر گاہ کہ تم خشب سورہ منافقین
 میں بسکون جیم قرأت ابو عمرو و کسائی و روایت قبل باقی بضمیمہ شین لغتہ ا۔
 بتخفیف و لو اولی قرأت نافع باقی تشدید ق و اکن زیادت واو و نصب
 قرأت ابو عمرو باقی بدون واو و جزم نون یما تملکون خاتمہ سورہ بکار غیب
 روایت ابو بکر باقی بتار خطاب پڑھتے ہیں سورہ تغابن میں اختلاف
 فرشی نہیں ان اللہ بلغ سورہ طلاق میں بدون تنوین اور اسمیہ بتخفیف لغتہ
 حفص باقی ببلغ تنوین اور کمرہ بضمیمہ عرف بعضہ سورہ تحریم میں

قرأت
 جیم و

قرأت
 جیم و

قرأت
 جیم و

قرأت
 جیم و

بتخفيف لقراءت کسانى باقى بتشديد را ثقبه تَصَوُّحًا بضمه نون روایت
ابوبکر باقى بفتح نون مِنْ تَفْصِيْلٍ سُوْرَةٍ مَلِكٍ مِنْ بَقِصْرٍ وَتَشْدِيْدٍ وَاقْرَأَتْ
حَمْرَهُ وَكَسَانِىْ باقى بتخفيف و اَوْفَحُّهَا بضمه حاء قراءت کسانى باقى بسكون حاء
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ بِيَارِ غَيْبٍ قراءت کسانى باقى بتبار خطاب اور لفظ
فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَمِيْرٍ بِاتِّفَاقٍ تَبَارِخِطَابِ هُوَ مِنْ سُوْرَةِ اَنْ اِلَى
سُوْرَةِ الْقِيَمَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ + كَيْزٌ لِقَوْلِكَ بفتح ياء قراءت
نافع باقى بضمه وَمِنْ قَبْلِهِ سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مِيْنْ بِكسرة قاف وفتح ياء قراءت کسانى
وابوعمر و باقى بفتح قاف و سکون موحده لا يَخْفَى بيار تذکیر قراءت حمزه و
کسانى باقى بتبار تانيث مَالِيَةٍ اَوْرِ سُلْطَانِيَّةٍ يَهَى دَوْلَظِ اس سُوْرَةِ مِيْنْ
اور لفظ مَا هِيَ سُوْرَةُ قَارِعَةٍ مِيْنْ بِحَالَتٍ وَصَلْ هِرْسَه لفظ مذکور بحذف
ہا قراءت حمزه ہى باقى وقف و وصل ہر دو حالت مِيْنْ اور حمزه ہى حالت
وقف مِيْنْ باثبات ہا تَوْعِيْطُوْنَ اَوْرِ تَذَكُّرُ مَوْجُوْدٍ ہر دو صیغہ بيار غیب
قراءت ابن کثیر و روایت ہشام بخلاف اور روایت ابن ذکوان بخلاف
باقى بتبار خطاب پس ایک ہا ابن ذکوان سے ہى مثل باقین کے ہى سَأَلَ حَرْفِ
اول سُوْرَةِ مَعَارِجِ مِيْنْ تَحْقِيقِ مَمْزُورَةٍ مَفْتُوحَةٍ قراءت کوفین و ابوعمر و ابن کثیر
ہى اور نافع و ابن عامر بالف ساکنہ بوزن قَالَ پڑھتے مِيْنْ تَعْرِجُ بيار تذکیر
قراءت کسانى باقى بتبار تانيث نَزَّاعَةٍ بِنَصْبٍ وایت حفص باقى برفع

سورة الحاقة

سورة المعارج

یسبحون الخ بالفتح بعد وال بلقط جمع روایت حفص باقی یسبحون الخ
 الی نصب بضم نون وصاد قرأت ابن عامر وروایت حفص باقی بفتح نون
 واسکان صاد ودا بضم واد قرأت نافع باقی بفتح واد سورة جن میں بارہ
 جگہ لفظ فکاک اور فاکا واد کے ساتھ بفتح ہمزہ ان قرأت ابن عامر اور حمزہ
 وکسانی وروایت حفص ہے اور نافع و ابن کثیر و ابو عمرو و ابو بکر بکسر ہمزہ ہمزہ
 اور وائ المساجد میں کل قرار باتفاق فتح ہمزہ پڑھتے ہیں اور وائ
 تکا قائم بکسر ہمزہ قرأت نافع وروایت ابو بکر باقی بفتح ہمزہ یسبحون الخ بفتح
 قرأت کوفین باقی بنون متکلم قل انما اذعوا بلفظ امر قرأت حمزہ وھام
 باقی بلفظ ماضی یسبحون بضم لام روایت ہشام بخلف ہو باقی بکسر واد ایک تہ
 ہشام سے ہی مثل باقیین ہے اشد وطأ سورة مزمل میں بکسر واد وفتح طاء
 والفاء بعد طاء قرأت ابو عمرو و ابن عامر باقی بفتح واد واسکان خطاب دون الف
 رب المشرق بخفض باقرات حمزہ وکسانی و ابن عامر وروایت ابو بکر باقی بفتح بارہ من
 ثلثی الکیل بسکون لام روایت ہشام باقی بضم لام و یصف و ثلثی انصب فاد نصب
 ثانیہ قرأت کوفین و ابن کثیر باقی بخفض فاد و ثلثی سورة مدثر میں بضم راہل
 روایت حفص باقی بکسر واد الکیل اذ اذین بسکون ذال اذ اور اذین بضم
 مفتوح و وال ساکنہ قرأت نافع و حمزہ وروایت حفص ہے اور ویش ملحق
 اصل خود بقل حرکت ہمزہ طرف ذال کے پڑھتا ہو باقی اذ اذین مفتوح بالفتح

سورہ جن
 سورہ جن

سورہ جن

سورہ جن

اور بدو بدو ہر دو تہ والی کلمہ کہتے ہیں اور بقا قرأت نافع و ابن عامر
باقی کلمہ قادم آید کہ قدام غیب قرأت غیر نافع اور امام نافع بتا خطاب
وہن سورۃ القیامۃ الی سورۃ النبا بسم اللہ الرحمن الرحیم
تقریباً ہر بار قرأت نافع باقی کلمہ کہتے ہیں اور تذکرۃ ہر دو میں بیانیہ
قرابت ابن کثیر و ابو عمر و ابن عامر باقی بتا خطاب یعنی بیانیہ تذکرہ روایت
حفظ ہی باقی بتا تائید سلاسل سورہ دہرین و صلا بتون قرأت
نافع و کسائی و روایت ابو بکر و ہشام ہی باقی بدو تنوین اور حالت وقف
میں بقصر یعنی لام پر وقف بخلاف مروی ہر ابن ذکوان اور حفص اور ربیع
ہیں ان تینوں میں دوسری وجہ بدیعنی الف پر وقف ہی ہے اور حمزہ اور
قبیل بلا خلاف لام پر اور ابو حمزہ بلا خلاف الف پر وقف کرتے ہیں حاصل
کلام یہ ہے کہ نافع و کسائی و ابو بکر و ہشام جو وصل میں تنوین دیتے ہیں وہ
تو بدیعنی الف پر وقف کرتے ہیں تہ ابن کثیر و ابو عمر و حمزہ و حفص و
ابن ذکوان یہ لوگ حالت وصل میں بدو تنوین اور حالت وقف میں ابو بکر و
بجلاف الف پر اور حمزہ و قبیل بخلاف لام پر اور ربیع و ابن ذکوان و حفص
بہر دو وجہ یعنی الف پر ایک وجہ میں ابو ذکوان و دوسری وجہ میں وقف کرتے
ہیں قوارباً حالت وصل میں تنوین قرأت نافع و ابن کثیر و کسائی و روایت
ابو بکر باقی ابو عمر و ابن عامر و حمزہ و حفص و صلا بدو تنوین اور وقف بقصر

یعنی رابر قرار حمزہ ہر باقی قرار تنوین و قدیم تنوین وقف بعد یعنی الف و
کر تے ہیں اور حرف ثانی کی کردار و صلا تنوین قرار تافع و کسائی و روت
ابو بکر ہے باقی بدون تنوین اور وقف او سپر نافع و کسائی و ابو بکر و شام
کر تے ہیں اور باقی قرار رابر ایسا صل ہر دو لفظ تو ابو بکر کے سے پہلے چھ
ہو تے ہیں ایک ہر دو کے تنوین اور وقف ہر دو پر بالف واسطے نافع اور
کسائی اور ابو بکر شعبہ کے دوسرے اول کی تنوین اور وقف او سپر بالف اور
دوسرے میں عدم تنوین اور وقف باسکان رابر بدون الف واسطے
کے تیسرے ترک تنوین دونوں میں اور وقف اول پر بالف اور دوسرے
پر باسکان رابر واسطے ابو عمرو و ابن ذکوان و حفص کے چھتے ہر دو بدون
تنوین اور وقف دونوں پر بالف واسطے ہشام کے پانچویں ترک تنوین
دونوں میں اور وقف دونوں پر باسکان رابر واسطے حمزہ کے علیہ صلا
بسکون یا و کسرو ہر قرار تافع و حمزہ باقی بقعہ یا و مضمیہ ہر خفض و ہر رفع رابر قرار
نافع و ابن عامر و ابو عمرو و روایت حفص باقی خفض رابر و لا ینطق برفع
قرار تافع و ابن کثیر و عاصم باقی خفض قاف پس نافع و حفص ہر دو لفظ
رفع اور حمزہ و کسائی ہر دو لفظ خفض اور ابن کثیر و ابو بکر خفض اول رفع
ثانی اور ابو عمرو و ابن عامر رفع اول و خفض ثانی ہے ہین و ما ینطق برفع
نہا خطاب قرار ت کو فین و نافع باقی باقی غیب قنات سورہ مملات

بو او مضموم بجای همزه قرارت ابو عمر و باقی همزه مضمومه فقد رنا تشدید دال
 قرارت نافع و کسائی باقی تخفیف دال بحالک بتوحید قرارت حمزه و کسائی و روایت
 حفص باقی زیادت الف بعد لام بلفظ جمع و من سوسه الذبا الى السوة
 العلق بسبح الله الرحمن الرحيم ولا یبین بحذف الف قرارت حمزه باقی
 باثبات الف ولا ینبأ بتخفیف دال قرارت کسائی باقی تشدید راء السوات
 بخفض باقرارت کوفین و ابن عامر باقی برفع بالرحمن بخفض نون قرارت عاصم
 و ابن عامر باقی برفع نفساً سورة نازعات ین بدنون قرارت حمزه و کسائی و روایت
 ابو بکر شعبه باقی بقصر هل لک الی ان نزلت تشدید زای قرارت نافع و ابن کثیر
 باقی تخفیف فتدفعه سورة عبس ین بنصب عین قرارت عاصم باقی برفع
 تصدی تشدید صاد قرارت نافع و ابن کثیر باقی تخفیف صاد انا صکتنا
 یفتحه همزه قرارت کوفین باقی کسرة همزه یجرت سورة تکویر ین تخفیف جیم
 قرارت ابن کثیر و ابو عمر و باقی تشدید جیم تشدید شین قرارت حمزه و کسائی
 و ابن کثیر و ابو عمر و باقی تخفیف شین سحر تشدید عین قرارت نافع و روایت
 حفص ابن فکوان باقی تخفیف عین یضین بطاء همزه بجای نهاد قرارت ابن کثیر
 و ابو عمر و کسائی باقی بضاد پڑسته ین قعد لک سورة الفطار ین تخفیف
 دال قرارت کوفین باقی تشدید دال یوم کلا برفع سیم قرارت ابن کثیر و ابو عمر
 باقی بنصب سیم فکھین سورة تطیف ین بقصر فاروایت حفص باقی بعد فاء

سورة نازعات

سورة عبس

سورة تکویر

سورة الفطار

سورة تطیف

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

10/10/20

✓

~~Ge.~~

۱۰۰

دولت اسلامیہ پاکستان

عبدالله بن محمد بن عبد الوهاب

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

یحییٰ بن ہریرہ صلی علیہ السلام یا غریب قرأت ابو عمر و باقی بتا خطاب اور لفظ یحییٰ
 بفتح حا و اثبات الف بعد حقرات کو فین ہی باقی بقصر حابدون الف پتہ
 بین کا یعدیب اور لایونانی بقصر ذال و ثار بصیغہ مجهول قرأت کسائی کر
 باقی کر ذال و ثار بصیغہ معروف فذکر کبیرا و اطعمہ سورۃ بلدین برفع
 کاف و خفض تا و کسہ حمزہ و عین بالف کشیدہ و رفع میم بتون قرأت نافع
 و ابن عامر و عاصم و حمزہ ہی باقی بفتح کاف و نصب تا و فتح حمزہ و قصر عین و فتح
 میم بتون ذاکر مؤجد کس سورہ اور مؤجد کس سورہ حمزہ بین
 بتون ساکت بعد میم روایت حفص و حمزہ و ابو عمرو سے باقی بو او ساکنہ او قاعہ
 ابوالحکم حمزہ کا حمزہ متوسطہ میں بحالت ثقف باب وقف حمزہ میں مذکور ہو چکا
 و کایچا خاتمہ الشمس میں بقا بجای و او قرأت نافع و ابن عامر ہی باقی
 بو او شہدہ میں اور و السیل و الفصحی الم نشرح و التین میں فترتی خلا
 نہیں ہے و من سیرۃ العلق الی آخر القرائن
 بسم اللہ الرحمن الرحیم ان تراک بقصر حمزہ روایت قبل ہے اب مجاہد
 نے روایت کیا ہے قصر حمزہ کا قبل سے مگر خود او سپر عمل نہیں کیا لیکن سجاوی
 نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ کو دیکھا ہے کہ عمل کرتے تھے
 اس لفظ میں قصر ہیروایت قبل خلاف اسکے کہ ابن مجاہد نے اختیار کیا
 ہے اس لفظ میں قصر ہیروایت قبل کی روایت میں اور باقیں کے نزدیک مڑ ہے

اور صاحب کتاب تیسرے اس نظم میں قبیل سے سوای قصر کے اور دوسری وجہ فکر
 نہیں کی مطلق الجحی سورۃ قدیمین بکسرۃ لام قرارت کسائی باقی بفتح لام -
 خیر اللہ لہ اور شر اللہ لہ سورۃ لم یکن میں ہر دو لفظ یا ساکنہ بعد
 اوکے ہمزہ مفتوحہ قرارت نافع در روایت ابن ذکوان ہے باقی بیار مفتوحہ مشد
 بدون ہمزہ پڑھتے ہیں اور سورۃ زلزال اور عادیات اور قارعین
 اختلاف فرشی نہیں ہے لکروں الخیمہ کلمہ اولی سورۃ نکاشتر میں بضمہ یاقوار
 ابن عامر کسائی ہے باقی بفتح تا اور کلمہ ثانیہ میں بلا خلاف فتح ہی ہے اور
 سورۃ عصر میں فرشی اختلاف نہیں ہے جمع ما لگا سورۃ ہمزہ میں تشدید
 میم جمع قرارت حمزہ کسائی وابن عامر باقی بتخفیف فی عید بضمہ عین و میم قر
 حمزہ کسائی در روایت البکر ہے باقی بفتح عین و میم اور سورۃ قبیل میں فرشی
 اختلاف نہیں ہے لایلف قریش بدون یاقوار ابن عامر باقی بیار ساکنہ
 بعد ہمزہ پڑھتے ہیں الفیہ یا ساکنہ بعد ہمزہ باتفاق کل قرارت کے قرارت ہے
 اور اس لفظ ثانی میں یار سم صحت سے ساقط ہو اور سورۃ ماعون اور کوثر اور
 کافرون اور نصرین خلاف فرشی نہیں ہے آیہ طہ سورۃ بت میں
 باسکان ہا قرارت ابن کثیر ہے باقی بفتح ہا پڑھتے ہیں اور ذات لطیف میں
 باتفاق فتح ہر حالہ لطیف نفع تامل قرارت کی قرارت ہو مگر امام ماصم نصب پڑھتے ہیں
 اور سورۃ اخلاص اور معوذتین میں اختلاف فرشی نہیں ہے فقط

نکاح
 خلیفہ

نکاح

نکاح

نکاح

نکاح

نکاح
 خلیفہ
 خلیفہ
 خلیفہ

بَابُ التَّكْبِيرِ

جانا چاہیے کہ سنون ہے آخر سورہ وافضحی سے ہر ہر سورہ کے آخر تکبیر کہنا اور
یہ تکبیر روایت مسلسل مروی ہو بڑی سے لیکن قرات جمع قراہین اور پھر عمل کرنا
مستحب ٹھیکر اور بعض اہل اول نے آخر سورہ والیل سے وصل تکبیر کیا ہے اور بعد
تکبیر آخر سورہ والناس کے سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ ہی بدون تکبیر کے
اول سورہ بقرہ کی پانچ آیات مُفْطِحُونَ تک پڑھنا آداب تلاوت سے ہے پھر
تکبیر کے وصل و قطع کی تین جہوتین ہیں ایک یہ کہ قاری سورہ ختم کر کے وقف
کرے پھر تکبیر کرے اس صورت میں تکبیر پر پھر بسم اللہ پر بھی وقف جائز ہے
اور وصل تکبیر کا ساتھ بسم اللہ کے اور بسملہ کا ساتھ سورہ آتہ کے بھی جائز
دوسری صورت یہ ہے کہ وصل آخر سورہ مختمہ کا تکبیر اس صوت میں بھی تکبیر
پر پھر بسملہ پر وقف جائز ہے اور وصل تکبیر کا با بسملہ اور بسملہ کا با اول سورہ
مبتدا بھی جائز ہے دوسری صورت یہ ہے کہ وصل آخر سورہ مختمہ تکبیر
و وصل تکبیر با بسملہ وصل بسملہ با اول سورہ آتہ یعنی ملا کر پڑھے اس صوت
میں بسم اللہ پر وقف جائز نہیں ہے اور صورت مذکورہ میں سے جہاں سکوت
کرے اوس لفظ کو حکم وقف کا اور جہاں سے شروع کرے اوس لفظ کو حکم
ابتدا کا دینا چاہیے مثلاً اگر فحیث پر سکوت کرے تو ثا کو ساکن اور لفظ جلا
کہ ابتدا ہے وصل و تفخیم لام پڑھے اور جہت فحیث کو وصل کرے تو ثا کو کسر اور

الف وصل کو سا قطا اور لام کو بتریق ادا کرے ایسی ہی اگر آخر سورہ منون ہو تو حالت وقف میں تنوین کو ساکن اور حالت وصل میں تنوین کو مکسور پڑھے جیسے کَیْزٌ یا حَامِیۃٌ اور سوای ساکن اور منون کے جو اعراب ہو لفظ پر اوسے اعراب پر وصل ہوگا جیسے النّٰحِیْمِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور صلہ بارضہ کا بھی حالت وصل تکبیر میں نہیں ہے جیسے رَبَّہُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اور لفظ تکبیر کا بطریق شاطبیہ اللّٰهُ اَکْبَرُ ہے اور طرق میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ بھی مروی ہوا ہے اور بعض اہل اداء نے روایت قبیل میں بھی تکبیر کو پڑھا ہے۔

بَابُ مَخَارِجِ الْحُرُوفِ وَالصِّفَاتِ الَّتِي يَحْتَاجُ الْقَارِئُ اِلَيْهَا
اس باب میں بیان ہر مخارج حروف اور اذن صفات حروف کا جسکے طرق قاری قرآن کو احتیاج ہوتی ہی جانا چاہیے کہ حروف تہجی ۲۹ میں اور لا خارج از شمار ہے کہ واسطے تلفظ الف لینہ کے کہ گائی ہی اور طریقہ شناخت مخرج حروف کا یہ ہے کہ حرف مقصود الاستحسان کو ساکن کر کے ہمزہ وصل اول میں لا وین پس جہان آواز منقطع ہووے وہی مخرج ہے اور حرف متحرک کو آخر میں اگر بار سکتہ بڑھا وین تب بھی مخرج معلوم ہوگا ہر چند مخارج جزئی نزدیک محققین کے موافق عدد حروف کے ۲۹ ہیں لیکن مشہور اور مختار ۱۴ مخرج ہیں اور بعض علمائے مخرج مدہ کا شمار کر کے، لکھتے ہیں۔ پس جو ف حلق میں تین مخرج ہیں اور چہ حروف اوس سے نکلتے ہیں ہمہء وہاء ہواۃ اقصاص جانتے

کہ بجانب سینہ ہے نکلتی ہیں اور الف ہوائی تجاویف ثلثہ سے نکلتا ہے
 مگر چونکہ ہوائی حلق کو زیادہ دخل ہے اس واسطے اس کو حلق ہی کہتے ہیں اور
 ہوائی ہی کہا ہے اور عین اور حار مہلتین وسط حلق سے اور فین اور خار
 مہلتین اول حلق سے نکلتے ہیں اور جوف دہن میں دس مخرج ہیں اور ٹھلا
 حروف اوس سے نکلتے ہیں ق مٹھامی زبان سے جو بجانب حلق ہے اور اوپے
 اوسکے مٹھامی تالو سے اور اوس سے کچھ ورے کاف کا مخرج ہے
 جیم و شین و یا وسط زبان اور مقابل اوسکے اوپر کے تالو سے ضاد
 کنارہ زبان سے جو متصل ڈاڑھوں کے ہے نکلتا ہے اوسکے تلفظ میں زبان
 سیدھی ہو کر اول کنارے سے آخر تک اپنے مقابل کی ڈاڑھوں اور
 دانتوں سے مل جاتی ہے اور ہر دو جانب سے ادا کرنا اور کا بہت مشکل اور داہنی
 جانب سے بھی دشوار لیکن بائیں جانب سے آسان ہے لام اول کنارہ
 زبان اور اوسکے مقابل اوپر کے تالو سے اور اوس سے کچھ ہی ورے
 نون کا مخرج ہے اور قریب نون کے رار کا مخرج ہے لیکن پشت زبان
 کو بھی اوس میں دخل ہے اور طا و دال و قاسر زبان اور ثنایا ہی علیا
 کے جڑ سے اور ظا و ذال و ثانی تیزی سر زبان اور تیزی کنارہ ثنایا
 علیا سے نکلتے ہیں اور صاد و سین و مزای تیزی سر زبان اور
 کنارہ ثنایا ہی سفلی سے بشارت ثنایا ہی علیا نکلتے ہیں اور لب میں مخرج

ہین فاندرون لب پائین اور کنارہ شنایا می علیا سے اور واو دباو میم
ہر دو لب سے با ملجانے تری ہر دو لب اور میم لجانے خشکی ہر دو لب سے اور واو
بصورت غنچہ ہو جانے ہر دو لب کے نکلتے ہین اور خیشوم یعنی دماغ میں کیا
مخرج ہے اوس سے تنوین اور نون اور میم ساکنین جو مخفی ہوں مظہر ہوں
بغض نکلتے ہین کہ حالت اخفائین مخرج اصلی سے طرف دماغ کے منتقل ہوتے
ہین اور جو مظہر ہوں یا متحرک تو اپنے پہلے مخرج سے نکلتے ہین اب صفات
مشورہ حروف کا ذکر کیا جاتا ہے جتنا چاہیے کہ ہر صفت کو غرض یہی ہے
پس جو صفت بیان کیجا وہی ضد اوسکی بھی معلوم ہوگی مفالہ یا بیان ہے
پس بعض صفات ضعف کے ہین جیسے ہمیں رخاوت اور بعض صفات
قوت کے ہین جیسے جہورت و شدت صہم و سہ دس جزئیات ہین
مجموعہ اونکایہ ہے مستثنیٰ خلاف خصفہ کہ بسبب ضعف اعتبار ہے کہ اوپر
مخارج ان حروف کو جاری رہنے سانس کے ضعف و خفا کی آواز سے پہلے باقی
باقی اوائس حروف مجہورہ ہین کہ سبب قوت اعتماد کے نہ پنجارج ہین کہ
کہ قوت اور بلندی و کئی آوازیں ہوتی ہوں اور حروف شدیدہ آٹھ ہین بجل
قطبکت کہ بسبب شدت اور قوت آواز اوکے تلفظ میں جاری نہیں ہوتا
باقی مقابل شدیدہ کے رخوہ کہلاتے ہین کہ اوکے تلفظ میں آواز جاری
رہتی ہوں اور با پنج حرف عمن نل در میان شدیدہ و رخوہ کے ہین اور بعض نے

واو اور یا کو بھی انہیں درمیان حروف میں شمار کیا ہے اور حروف مدہ
 تین ہیں اوی اور باقی خداونکی قصیر ہیں اور سات حروف استعلا کو
 پین ق ظ خ ص ض ط غ انکے تلفظ میں زبان اوپر کو بلند ہوتی ہے
 ایسے انکو مستعلیہ کہتے ہیں اور باقی خداونکے مستفلیہ ہیں اور چار حروف
 مطبقہ ہیں ط ظ ص ض انکے تلفظ میں زبان اپنے مقابل کے تالو سے
 مل جاتی ہے ایسے مطبقہ کہلاتے ہیں باقی خداونکے منقوطہ ہیں اور حروف صغیر
 تین ہیں ص س ز انکے تلفظ میں آواز مثل سیٹی کے سنی جاتی ہے
 اس واسطے حروف صغیر کہلاتے اور حرف تفسی کا شین ہے تفسی کے معنی
 پھیل جانے کے ہیں اور یہ حرف تمام نہ میں پھیل کر نکلتا ہے اس واسطے تفسی
 اسکی صفت ہوئی اور مخففہ دو حرف ہیں س ل انکے تلفظ میں زبان انکو مخرج
 سے اور طرف بدلتی ہے اس واسطے انکو مخففہ کہا ہے اور حرف کمر دہ اور کو
 تلفظ میں شہہ تکرار و تشدید کا ہوتا ہے اس واسطے صفت تکرار سے موصوف ہوا
 اور تکرار اسکی صفت ذاتی ہے جو اس کے اخراج میں حاصل ہوتی ہے یعنی
 نہیں کہ اسکو دو بار کہیں اس واسطے اس کے تلفظ میں اظہار تکرار سے بہت
 بچے اور حرف مستطیل ضا د ہے جو کہ مخرج اس حرف کا لہجہ کو زبان اس
 کنارے سے اس کنارے تک سیدھی ہو کر ڈاڑھوں اور دانتوں سے
 مل جاتی ہے اس واسطے صفت استطالت سے موصوف ہوا اور حرف ہوائی کہ

کہ ہوائی خلق سے پیدا ہوتا ہے اور ہمزہ و ہر حرف مد میں جو تعلیل اور
تفسیر ہو اگر تا ہے اس واسطے او کو حروف علت ہی کہتے ہیں اور پانچ حروف
قلقلہ کے ہیں ق ط ب ج د مشہور ترین او بکا کاف ہر قلقلہ کے
معنی حرکت میں کسی چیز کو ان حروف کے تلفظ میں وہم و شبہ اور ٹکی
جنش کا ہوتا ہے خاص کر حالت وقف میں اس واسطے صفت قلقلہ سے موصوف
ہوئے غرض کہ سبب اس قوت کہ یہ حرف کہتے ہیں وقت تلفظ سکون اور ٹکی
سامع کو وہم و شبہ اور ٹکی جنش کا ہوتا ہے نہین کہ فی الحقیقت او نہیں جنش ہر

الحمد لله والمنة

خدمت میں ارہاب خبرت کے التماس ہے کہ وقت تبیض اس نسخہ کو نقش
اول یعنی اصل مسودہ سے جو مجملت تمام لکھا گیا تھا اکثر مقامات میں بعد
غور و اسماعان نظر کے محو و اثبات و نقصان و زیادت عمل میں آیا اور پھر اس
نسخہ میں نظر ثانی و ثالث بھی کر لی گئی ہے کہ فقیر کے نزدیک یہی نسخہ اصل اور
معول علیہ ہوا اور اصل مسودہ غیر کے کام کا نہیں رہا۔ اور چونکہ آیات
اضافت ابنی باب میں حتی الوسع بصراحت تمام و بیان اختلاف قرار و
روایت لکھ دی گئیں ہیں اس لیے ہر ہر سورہ کی آخرین دو بارہ او کو نہیں لکھا
جیسا کہ امام شاطبی رضی اللہ عنہ نے ہر ہر سورہ کے آخرین اوس سورہ کے
آیات کو گرن دیا ہے فقط ترمذی و بخاری و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله على نعمائه والشكر لآلائه ولا يشئ من
 نعم الله بنا نكذب بفلك الحمد سبحان الله وبحمده حسب وعده صادق رب جل
 علا بمنطوق آية شریفہ انما نحن نزلنا الذکر وانا لہ الحافظون
 روز نزول قرآن مجید سے آج تک حفاظت اوسکی حسن وجہ ہوتی آتی ہے اور اس
 عالم کے انقرض تک ہوتی رہے گی ہزار ہا حفاظ اوس ذکر شریف کے اسی
 امت مرحومہ خیار ام میں ہوتی یہ مرتبہ اگلی امت کو نصیب نہ تھا کہ کلام الہی کیسکو
 حفظ ہو اسی کلام پاک کا یہ معجزہ ہے اور اوسی وعدہ حفاظت پروردگار کا ظہور
 ہے جیسی یہ ہر آیت و کلمہ و حرف قرآن نے اتباع رسم مصحف عثمانی مقبوض و
 محفوظ ہے کیا غمزہ کہ کوئی محدث بدین ایک زیر یا زبر کو بدل سکے ویسے ہی ہر ہر
 روایت ہی قرآن سے سب سے متواتر کے جسکا حال مصحف عثمانی ہے محفوظ ہے
 مجال نہیں کہ کوئی اوس میں تخطی یا تغیر کرے اور اہل قرآن کے سامنے یہ صنعت
 اوکی جہل سے افسوس ہے کہ انارزائے خصوصاً حفاظ و قرآن وقت نے ہی اس
 فن شریف خادم و محافظ و حامی کلام الہی کو شروک و مجبور فرمایا فقط ایک تہذا
 حفص کی امام ماصم سے جو ارفع ترین روایات ہے اوسکی اصول و فروع
 پر سے نگاہی نہیں اور روایات کا علم تو کہاں بلکہ اکثر حفاظ تو یہ ہی نہیں جانتے
 کہ وہ کئی روایت میں قرآن شریف پر ہے جن اسیدو اسطے اس زمانہ میں قرآن
 مجید کی قد رشناسی نہیں اور حافظان قرآن بے وقار ہیں یہاں تک اس علم شریف

کا اندر اس ہوا کہ اگر کوئی شخص اور روایت متواترہ قرار دے سببہ میں کلام مجید
کی تلاوت کرے تو اورونکا تو کیا ذکر سے خود حافظان قرآن مجید اور عالمان
فرقان مجید ہے چونکہ پڑتے ہیں پھر کوئی اس بیچارہ کی غلط مشہور کرتا ہو
کوئی اسکو سوچوں میں لیا ہو بصیرت کمان رہی کہ اسکا مبلغ علم دریافت کریں اور
اسکا مرتبہ پہچانیں سبب یہی ہے کہ اس فن شریف کو جس سے پوری طور پر خفا
اور حمایت قرآن شریف کی ہوتی ہے چھوڑ دیا اور خود راستے خود پسندی کو اختیار
کر لیا اس واسطے خاکسار نے ترجمہ قصیدہ حرز الامانی یعنی کتاب علامہ شاطبی رحمہ
کا بطور کتاب منقل بطرز جدید بنانا شرح لطیف و مختصر اردو عبارت عام فہم
میں جسکا ذکر مقدمہ کتاب میں ہو چکا ہے امید ہے کہ پروردگار عالم قبول فرماو
اور سبب افادہ خواص عوام گردانے آئیں جو کہ یہ خاکسار ذرہ بہ تقدار مدۃ
العمر سے متوسل اس منگاہ علیا کا ہے اور خاص عہد دولت حضور ریسہ عالیہ
ملکہ متعالیہ قدر شناس بقدر ان نکتہ نوازیہ سہران جناب نواب شاہ جہان بیگم
صاحبہ ریسہ بہوپال میں ابتدا و اعتماد اس نیک کام کا ہوا اسلئے حضور ریسہ
عالیہ میں پیشکش کیا کہ بفرمان عالی شان زیور طبع سے آراستہ ہو کر شیوع عباد
اور حسناں باقیات میں اسکا ہی شمار ہو آمین یا رب العالمین بحرمۃ البقیۃ الامین

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ

وصحبہ اجمعین

نقل تحریر فقیر که بعد فرغ از اصل مسوده کتاب ورقی چند صاف نمود و بخدمت
 شیخنا الاستاذ حضرت مولانا قاری محمد عبدالرحمن صاحب گنج بلنیده بودم تا او
 بیاض منقول از نقش اول یعنی مسوده لوزی سایه کرده فقیر حقیر ابو الشمس عبدالحادی
 ورقی چند از برای ملاحظه ارسال داشته ام تا ب نظر اصلاح منظور شود و مقدمه تمهید پاره ۱

مقصود یعنی باب الاستعاذه و سوره ام القرآن فاتحه باب دعا که کبر درین اوراق موجود است
 همین بقدر حصول علم اجمالی بطرز تحریر فقیر درین کتاب کافی دانسته ام همچنین جمله ابواب اصول
 بتوضیح ضروری نوشته ام باقی اختلاف فرشی هر هر سوره بصریح اسماء هر یک از قرآن و اوراق
 و اعلام برقرارات هر یک برنگاشته چند تسوید نیز با خرد سانیده ام و حال این بیفشش بر وقت ام اما
 متر دهم که چون بنظر فیض و برکت اثر و رگزر و شاید مقبول افتد یا نباشد بگوشش بر آواز من تا صد
 قبول بگویم در رسد یا مست و زمامت بدست آید و میدانم که سعی من درین کار بیکار و کان
 رایتمو حسنا همی عندا حسن ان ادركتموه قیحا فهو عندي اقیح و

به هدایت القرآن و موموش ساخته ام آینه هر چه مناسب باشد تجویز فرمایند
 جایش از قلم خالص فادو فرموده اینست الحمد لله والصلوة علی رسول الله اما بعد میگوشند
 عبد الرحمن بن محمد پانی پیکر شریف قریب الیه القراءه و لوی عبد الله صاحب سلمه الله
 بمقتضا حسن ظن خوابین همچنان فرستادند لگرجه عاهد این از من بودم اما بخمال حفظ خاطر شان دهم
 صحیح فایتم مطابق کتابین فن خدا تعالی نیت مصنف را خالص قبول فرموده ازین ساله خلق الله را
 فایتم بخیر و تا بحث ادغام آل نه چو دیدم بهای خیر حق را شمول دارند و الحمد لله رب العالمین فقط

در برتزی کتبه عبدالمذنب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہی انزل الفرقان فی فیض نقطہ و قرات جماعہ صحابہ من امت سید الانس و الجن
 ابیہ علیہ علی ما کہ و صحبہ اولی الدرجات الرفیعات من الیقان اصابعہ خاکسار
 سقا احمد نقوی عفا اللہ عنہ القوی عرض پڑاں ہو کہ کتاب ہدایۃ القراء کذا
 باب میں بیشل و بیشال ہے جو وقت انھی کمری جناب فقط قاری مولوی ابو شمس محمد
 عبداللہ صاحب نے او کو تالیف کیا تو خاکسار فرماؤ سکا مطالعہ کیا معلوم
 ہوا کہ فی نفسہ باب اختلاف قرات سبعہ میں ایک صحیفہ کاملہ نافعہ و درہ ساطعہ
 ہے جس میں آیا کہ اللہ پاک اوس کے طبع کا سامان کر دی یہ تمنا ہی میں تھی کہ خداوند سبحان فر
 اوسکی طبع کا اسباب درست فرمایا اگر اذ اللہ شیئا ہتیا اسبابہ کا ظہور ہو یعنی قد
 فیض رسان ملکہ علی صفات الالہم جان کرم جناب نواب شاہ جہان بیگ صاحبہ رحمۃ اللہ
 ہو پال بادھما اللہ بالعز والاقبال نے وقت ملاحظہ کے اوس کے طبع کا حکم صادر فرمایا
 اوس کے لئے کہ آرزوی دلی منصبہ ظہور چلوہ کر ہوئی اور اسد پاک کے فضل کرم سے
 اوس کا چہینا شروع ہوا خاکسار نے مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اس کا مقنا
 آپ اور میں کروں تاکہ میں ہی اوس کے فیض سے مشرف ہو جاؤں چنانچہ اول سے آخر
 تک میں نے مشرور مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ اوس کا مقابلہ کیا اور آج بروز جمعہ سبت منم نام
 ذی الحجہ ۱۳۱۰ ہجری کو محلہ امیر گنج شاہ جہان آباد ہو پال میں اوس کا مقابلہ تمام ہوا الحمد للہ کہ
 اوس کے مقابلہ میں ہما اکن کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا اب اگر کوئی سو یا خطا

اوسمین پائی جاوے تو انظرین باتمکین سے ایسی ہے کہ اوسکی اصلاح فرمائیں
اور دعا و خیر سے خاکسار اور مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ کو اور رئیسہ عالیہ یلم اقبالہ کو
اور طابعین و کاتبین کو یاد کرین۔ اَللّٰہی یہ کیا خاص تیرے قرآن پاک کی قرارت
کی ہو اور تیرے ایک دوست کی کتاب کا ترجمہ و حاصل ہے ہم گنہگار تیرے کار
تجسے یہ چاہتے ہیں کہ تو اسکو قبول کر اور نوبتین و نعمات کو اوس سے نفع دے اور ہمارے
سینات سے تجاوز فرما اور خافیت الدین کی عطا کر اور حسن خاتمہ روزی فرما اور
اور جو قصود و مقور ہے اسمین ہوا ہوا اوس سے درگزر کر اور توفیق اپنی مرضیات
کی دے اے میرے مولیٰ اے میرے سید تجھ پر ہر شی آسان ہے آمین یا رب العالمین
اور الحمد للہ و آخر اوصالی علی سیدنا و مولانا محمد علی آدھو و سلم آمین الی یوم الدین۔

قطعه تاریخ طبع طبع از علی حسین کهنوی کتاب ساله ۱۳۸۴

لکھنؤ عہدہ ریاستی فیسز	فکری میں ملاحظہ فرمائی	شاہد علی حسن خان، غفر	مفصل شاہی کتب خانہ
عہدہ ریاستی فیسز	ہیں اصول قرار لیا	سال اسکا علی حسین	فیض آبادی ہذا ۱۳۱۱

ایضا از سبک افکار فکری محمد یوسف خاکیا حبیب شد به سبک الفقه

قاری کو فائدہ کیوں پہنچا
جہاد کی کانسٹیبل کو
کیا رسالہ جہاد اور جہاد کی
رہنمای طریق صحیح ہے
معراج تاریخ یوسف خاں
لکھنؤ طبع یوسف خاں
سات قرأت کو اعلیٰ ہوا
بادی ملک بخت قرأت

ایضاً نتیجہ طبع ازہر مغلی عبد الحمید صاحب مخلص باطنیہ سید الکبیر

عزیز پڑھو بعد انکار نہ
کیا چاہا ہے یہ سالِ نظم
اگر چاہے ہو محصولِ قنات
جس کا نام آج تک نہ گھبرا
کہو و شاد و صبور قنات
بہشت قنات کا سالِ نظم

الحسن لله والبر للقرآن والنجاة للثمنين انقول في معراج مطبوع شاهجهاني من اتمام حفظ
بكر است الله صاحب تمام مطابع رياست تاج و دو معجزه امير ايمام كماله بجز مطبوع و كوفي مطبع شاه عالم

اصلاح ما وقع في هذا الكتاب من البس ووالزل

وقت الكتابة والطبع

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸	۱۴	نہین	نہین	۹	۱۳	ہر ایک کی	ہر ایک کی
۱۰	۱۲	ابورویم	ابورویم	۱۴	۱۶	باشام برای	باشام برای
۱۵	۱	اوکی	اوکی	۱۶	۱۶	ہے	ہے
۱۸	۱۶	ثقیل	ثقیل	۲۵	۱۰	اطہ	اطہ
۲۹	۱۲	اوراکوئی	یا اورکوئی	۳۶	۴	تین	تین
۳۶	۴	وسہیل	وسہیل	۴۲	۱۱	تسوا	تسوا
۵۳	۱۶	یڈرڈنکم	یڈرڈنکم	۶۳	۶	مخرج	مخرج
۶۰	۹	ہوسے	ہوسے	۶۸	۵	اور	اور
۸۳	۱۴	اموالفوا	اسرفوا	۸۸	۱۶	بریاہدا	بریاہدا
۹۰	۴	ہے	ہے	۹۱	۱	آٹھوان	آٹھوان
۱۲۹	۱۱	تار	تار	۱۴۱	۱۰	یونس	یونس
۱۴۶	۱۵	یا اہلوم	یا اہلوم	۱۴۳	۵	خال	خال
۱۶۶	۱۲	تارناہٹ	تارناہٹ	۱۸۳	۱	سورہ	سورہ
۲۲۱	۹	ہر جگہ	ہر جگہ	تمت			

[illegible]

نام کتاب	تعداد جلد	تعداد جلد	تعداد جلد	کیفیت
سورۃ بقرہ	۱ جلد	۰	۰	نواب صدیق حسن خان مرحوم
تفسیر تہذیبی و لاہوری	۰	۰	۰	"
سورۃ آل عمران	۱ جلد	۰	۰	"
سورۃ مائدہ و انعام	۱ جلد	۰	۰	"
سورۃ احزاب و توبہ	۱ جلد	۰	۰	"
سورۃ یونس	۱ جلد	۰	۰	"
تفسیر سورۃ بقرہ تا تحسیم	۱ جلد	۰	۰	نواب صدیق حسن مرحوم
ترجمان القرآن	۲ جلد	۰	۰	مولوی ذوالفقار احمد صاحب
قرآن شریف بیضاوی تفسیر حسینی	۰	۰	۰	"
قرآن شریف مترجم مع فضائل	۱ جلد	۰	۰	"
قرآن و حزب الاعظم آگرہ	۰	۰	۰	"
قرآن شریف مترجم مع تفسیر	۰	۰	۰	"
حسینی فارسی بیضاوی دہلی	۰	۰	۰	"
حضیرۃ القدیس عربی	۰	۰	۰	علی بن صدیق حسن مرحوم
دعوت الحق اردو	۰	۰	۰	مُصَنَّف نواب صدیق حسن
نفع السید اردو رسالہ توحید	۰	۰	۰	"
رفع الالتباس در مسائل لباس	۰	۰	۰	نواب سید محمد صدیق حسن
اردو وحدیث	۰	۰	۰	"

نام کتاب	تعداد جلد	تعداد جلد	تعداد جلد	تعداد جلد	کیفیت
الذی والدہ و الذی علی قلوبنا اردو	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
انوار البنین و انوار النورانی اردو	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
تہذیب النساء اردو یہ کتاب	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
عورت مرد اور بچہ بچہ کے	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
واسطی از لطیف امر کمال حریت	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
بناتی و بنو خاندان داری کو اختیار	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
مکارم الاخلاق ترجمہ ریاض المہین	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
اردو علم ادب میں قابل دید ہے	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
مقامات احسان مقامات العرفان اردو	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
توفیق الباری نواب احمد اری اردو	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
طی الفرائض الخالی منازل البرزخ قول	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
ال میوہ ادا و المحی وغیرہ رسالہ	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
حالات موت میں بچہ زندہ کو قبر کی	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
سیر و کھانی جو کتاب کیا ہے بے نظیر	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
تشیق الاسماع ترجمہ سلوان الطابع	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
حکام کو انتظام ملک فقرا کو فاعت	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
لورڈ ریس کو ریاست دنیا دار کو	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن
راحت و بجاتی ہے۔	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	نواب صدیق حسن

نام کتاب	جلد	صفحہ	تعداد	کیفیت
مجتہد المذنبہ مولوی محمد عبد اللہ				
صاحب نبتی کتاب کیا کچھ دعوت اللہ	۱۲	۱۰	۲۰	انکی بہت کتابیں لائق دید ہیں
جاریہ اسلام تاریخ مغازی ارسل	اجلد	۳۰	۱۰	ظہر کیا ہو ایک لطیفہ لائق دید
غیرہ فتوح الشام و مصر و عراق				
میں نظم لائق دید ہے۔				
راہ المظہوم مفوضات الخدم حضرت	۲	۱۲	۲	اصحاب تصوف کے جان یہ کتاب لائق دید ہے
قدیم ہمایان جہان گشت اردو				
حق الصبیح روز مرزا غلام احمد	۶	۵	۳۰	جناب مولوی بشیر صاحب ہسوانی
صاحب قادیانی				
مالہ غنیلہ فارسی	۲	۵	۱۵	یہ کتاب حضرت مرور علیہ الرحمۃ کے
مالہ دروآہ سرد				قابل دید ہے۔
طلوٹ محشی کامل حکیم محمد مغز الدین	اجلد	۳۰	۱۰	شیخ ضیم مغز الدین افسر الاطباء
نہت جہانی انٹ فارسی	۸	۵	۱۲	مولوی محمد احسن بکرامی
نہت جہانی شریف مترجم اردو	۲	۱۲	۲	مولوی حاجی محمد نجابی
زب الاغلم مترجم ترجمہ فارسی				
۱۰ وزیر طبع ہے قطع ۱۸-۲۲				

رود ترجمہ جدید با محاورہ اور بہت خوب خطضابطہ صدیہ یکا نامہ ۲۲ محصول متذکرہ افغانی آئینہ تاریخ یادگار قوالم فاغنا محصول

